اکتوبر 2002ء

رجب المرجب ۱۴۲۳ھ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ لولاک ملتان

شمارہ نمبر ۷ جلد ۳۹/۲

سندھ اور پنجاب میں سینکڑوں قادیانیوں کا قبول اسلام

عہد نبوت کا تحریری سرمایہ، حدیث

حضرت امام بخاریؒ

حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ

قادیانیت کے بارہ میں حضرت کشمیریؒ کی آخری وصیت

ووٹر فارم سے ختم نبوت کے حلف نامہ کی منسوخی اور بحالی کی سرگزشت

بانی

مجاہد ختم نبوۃ حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

زیر سرپرستی

خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد مدظلہ

پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینی مدظلہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ لولاک ملتان

شمارہ نمبر 7 جلد نمبر ۳۹ قیمت فی شمارہ ۱۰ روپے

سالانہ ۱۰۰ روپے بیرون ملک ۱۰۰۰ روپے پاکستانی

نگران اعلیٰ: حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نگران: حضرت مولانا اللہ وسایا

چیف ایڈیٹر: صاحبزادہ طارق محمود

سب ایڈیٹر: حافظ احمد عثمان شاہد ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر: رانا محمد طفیل جاوید

منیجر: قاری محمد حفیظ اللہ

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ ○ مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ ○ مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ

فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ ○ حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ

شیخ الحدیث مولانا مفتی احمد الرحمنؒ ○ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہؒ

حضرت مولانا عبدالرحمن میانویؒ ○ حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ ○ حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ

مجلس منتظمہ

علامہ احمد میاں حمادی ○ مولانا صاحبزادہ عزیز احمد

مولانا بشیر احمد ○ حافظ محمد ثاقب

مولانا محمد اکرم طوفانی ○ مولانا خدا بخش شجاع آبادی

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی ○ حافظ محمد یوسف عثمانی

مولانا احمد بخش ○ مولانا مفتی حفیظ الرحمن

مولانا محمد نذر عثمانی ○ مولانا غلام حسین

مولانا محمد اسحاق ساقی ○ مولانا غلام مصطفیٰ

مولانا فقیر اللہ اختر ○ مولانا محمد طیب فاروقی

مولانا قاضی احسان احمد مولانا محمد قاسم رحمانی چوہدری محمد اقبال

رابطہ، دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ حضوری باغ روڈ، ملتان، پاکستان

فون ۵۱۴۱۲۲ فیکس ۵۴۲۲۷۷

ناشر، صاحبزادہ طارق محمود، مطبع تشکیل نو پرنٹرز ملتان

مقام اشاعت، جامع مسجد ختم نبوۃ حضوری باغ روڈ ملتان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلمتہ الیوم!

متحدہ مجلس عمل اور انتخابات	اداریہ	3
چناب نگر کانفرنس کا التواء	ادارہ	5
مفتی غلام سرور قادری سے التماس	ادارہ	6
قادیانیوں کی سرگرمیوں میں اضافہ	ادارہ	7
7 ستمبر قومی تاریخ میں یادگار دن	ادارہ	8

مقالات ومضامین

دعائے شب برأت	ادارہ	9
حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ	مولانا اللہ وسایا	11
اسراء یا معراج	مولانا شعیب احمد	14
بکھرے موتی	مولانا اللہ وسایا	18
اسلامی تاریخ کا ایک زریں ورق	مولانا محمد اسماعیل	24
حضرت امام بخاریؒ	مولانا اللہ وسایا	28
ووٹر فارم سے حلف نامہ کی بحالی کی سرگزشت	مولانا اللہ وسایا	30
ختم الرسل کی خصوصیات	مولانا غلام فرید	51

ردقادیانیت

قادیانیت کے بارہ میں آخری وصیت	علامہ محمد انور شاہ کشمیریؒ	53

متفرق

جماعتی سرگرمیاں	ادارہ	56
سندھ میں قادیانیوں کا قبول اسلام	ادارہ	59
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مطبوعات	ادارہ	61
تبصرہ کتب	ادارہ	63

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمۃ الیوم!

متحدہ مجلس عمل اور انتخابات!!!

ملک کی مختلف دینی سیاسی جماعتوں نے ہونے والے انتخابات میں مشترکہ طور پر حصہ لینے کے لئے ’’متحدہ مجلس عمل‘‘ قائم کرنے کا اعلان کیا ہے۔ مجلس کے قائدین نے توقع ظاہر کی ہے کہ متحدہ مجلس عمل انتخابات کے بعد حکومت سازی میں موثر کردار ادا کرے گی۔ رہنماؤں کا خیال ہے کہ ان کی جماعتیں انتخابات میں 20 سے 25 فیصد تک نشستیں حاصل کریں گی۔ قومی اسمبلی کی 358 نشستوں کے تناسب سے یہ تعداد 89 بنتی ہے۔ جسے آئندہ حکومت سازی میں خصوصی کردار کے حوالے سے رد نہیں کیا جاسکتا۔ متحدہ مجلس عمل کے رہنماؤں کے اس دعویٰ کے بارے میں قبل از وقت کچھ نہیں کہا جاسکتا۔ کیونکہ پس پردہ ملکی سیاست کی کروٹیں نہ جانے کیا نتائج منظر عام پر لاتی ہیں؟۔

دینی سیاسی جماعتوں کا اتحاد وقت کی اہم ضرورت تھا۔ بالخصوص مولانا فضل الرحمٰن، قاضی حسین احمد، مولانا شاہ احمد نورانی، پروفیسر ساجد میر، مولانا سمیع الحق، محترم ساجد نقوی نے مخصوص حالات کے پیش نظر باہمی انتخابی اتحاد کا عملی مظاہرہ کر کے ایک اعلیٰ روایت کی بنیاد رکھی ہے۔ ان قائدین کا جذبہ قابل ستائش ہے کہ انہوں نے قوم کی آرزو کو باہمی اتحاد کا عملی جامہ پہنایا ہے۔ یہ کہنا غلط ہوگا کہ دینی سیاسی رہنماؤں نے قوم کو مایوس کیا۔ دیکھنا یہ ہے کہ قوم کس حد تک ان کی حوصلہ افزائی کرتی ہے؟۔

اس میں شک نہیں کہ متحدہ مجلس عمل بنیادی طور پر مشرف حکومت کی 11 ستمبر کی یوٹرن پالیسی کے نتیجہ میں معرض وجود میں آئی ہے۔ حقیقت حال یہ ہے کہ ورلڈ ٹریڈ سنٹر کی تباہی سے قبل دینی جماعتوں اور جنرل مشرف کے مابین وہ تناؤ اور کھچاؤ نہیں تھا جو آج نظر آرہا ہے۔ 12 اکتوبر کو جنرل مشرف پرویز کے ذریعہ نواز شریف کی برطرفی کے اقدام کو دینی جماعتوں کی قیادت نے سراہا تھا۔ جنرل مشرف جب واجپائی سے مذاکرات کے لئے بھارت گئے تو مذہبی و سیاسی قائدین نے فراخدلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان پر اعتماد کا

اظہار کیا۔ مذہبی جماعتوں اور مشرف حکومت کے درمیان عدم اعتماد اور کشمکش کا آغاز اس وقت ہوا جب دہشت گردی کے خاتمہ کے حوالے سے پاکستان عالمی کولیشن کا حصہ دار بنا۔ اور پتھر کے زمانے میں واپس جانے کی بجائے پتھر دل ہونے کو ترجیح دی۔ مشرف حکومت نے اپنی طرح طالبان کو بھی سر جھکانے کی تلقین کی بلکہ اصرار کیا۔ طالبان سر کٹوا کر بھی نہ ختم ہوئے جبکہ ہم سر جھکا کر بھی نہ بچ سکے۔ یہ بات طے شدہ تھی کہ امریکہ افغانستان میں جہادی بیس کمیپ ختم کر کے کشمیر میں بھی جہادی قوت کو ختم کروائے گا۔ جہادی تنظیموں کے خلاف وسیع کریک ڈاؤن اور دینی مدارس کو غیر موثر بنانے کے لئے مدرسہ آرڈیننس کے نفاذ کے بعد دینی' مذہبی جماعتوں کے قائدین کا اتحاد وقت کی ضرورت تھا۔ انتخابات کے بعد حکومت سازی میں متحدہ مجلس عمل اسی صورت میں کلیدی کردار ادا کر سکتی ہے جب قوم یکے بعد دیگرے اقتدار کا مزہ لوٹنے والی سیاسی جماعتوں کے برعکس متحدہ مجلس عمل پر اعتماد کا اظہار کرے۔ بہر طور متحدہ مجلس عمل کے رہنماؤں کو حکمت عملی' بصیرت اور دور اندیشی کا مظاہرہ کرنا ہوگا۔ اور اپنی تمام صلاحیتوں کو بروئے کار لاکر انتخابات کے میدان کارزار میں اترنا ہوگا۔

سیاسی حلقوں کی جانب سے مسلسل انتخابات میں متوقع دھاندلی کے خدشات کا اظہار بھی کیا جارہا ہے۔ حالیہ صدارتی ریفرنڈم میں "حسن کارگردگی" کے بعد کیا ضمانت ہے کہ ہونے والے انتخابات غیر جانب دارانہ' منصفانہ ہوں گے۔ اگر ریفرنڈم کی طرح شفاف اور صاف انتخابات ہوئے تو سیاسی جماعتوں کے رد عمل میں کیا اسی طرح تحریک چل سکتی ہے؟ جس طرح سابق وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو کے دور میں تحریک چلی تھی؟۔

یہ ایک ایسا سوال ہے جس کے بارے میں قبل از وقت تو کچھ نہیں کہا جاسکتا۔ تاہم سیاست کے میدان میں ہر بات ممکن ہے۔ اگر ایسی کوئی تحریک چلی تو اس میں فعال کردار مجلس عمل کا ہی ہوگا۔ اس پہلو کو مد نظر رکھ کر پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ (ن) گروپ کو متحدہ مجلس عمل کی سیاسی قوت کو تسلیم کرتے ہوئے اپنی انتخابی حکمت مرتب کرنا ہوگا۔

مشرف حکومت کے بارے میں ایک الزام مسلسل دہرایا جاتا ہے کہ وہ امریکی ایجنڈے پر عمل پیرا ہے۔ دینی' مذہبی جماعتوں' جہادی تنظیموں پر پابندی' دینی مدارس کو کنٹرول کرنے اور اب تک کے اقدامات اگرچہ اس بات کی تائید کرتے ہیں۔ فحاشی وعریانی کو سرکاری سرپرستی پر فروغ دیا گیا ہے۔ دینی رہنما تو شروع

دل سے کہہ رہے ہیں کہ پاکستان کو ترکی کی طرز پر ماڈل سٹیٹ بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

پاکستان کو سیکولر ریاست بنانے کی تمام تر کوششوں کی راہ میں سد سکندری کے طور پر متحدہ مجلس عمل کی قیادت موثر کردار ادا کر سکتی ہے۔ اس وقت پاکستان کی نظریاتی اساس کو زبردست خطرہ لاحق ہے۔ اسلام اور پاکستان لازم وملزوم ہیں۔ بیرونی طاقتیں ملک کی تباہی وبربادی میں مکمل طور پر سرگرم عمل ہیں۔ ایٹمی طاقت ہونے کے ناطے باطل طاقتیں ہمارے وجود کو مٹانے کے درپے ہیں۔ ان تمام عوامل کو مدنظر رکھتے ہوئے ضرورت اس امر کی ہے کہ مذہبی قیادت ابھر کر سامنے آئے اور نہیں تو انتخابات میں اس قدر نشستیں متحدہ مجلس عمل کو ملیں کہ وہ حکومت سازی کے علاوہ چاہے تو حکومت سوزی میں بھی موثر کردار ادا کر سکے۔

چناب نگر ختم نبوت کانفرنس کا التوا اور رد قادیانیت کورس کی نئی تاریخ کا انعقاد

ملک میں عام انتخابات کا انعقاد ایک ماہ کے وقفہ کے بعد متوقع ہے۔ ان انتخابات کی وجہ سے امسال چناب نگر میں منعقد ہونے والی سالانہ ختم نبوت کانفرنس کے انعقاد کی تاریخوں میں تقدیم وتاخیر ہوئی۔ پہلے یہ طے کیا گیا تھا کہ انتخابات سے قبل یعنی ۱۹، ۲۰/ ستمبر کو کانفرنس منعقد کی جائے۔ لیکن چونکہ مختلف دینی رہنما انتخابات کے عمل میں مصروف تھے اس لئے اب یہ طے پایا کہ کانفرنس کا انعقاد انتخابات کے بعد کیا جائے اور اس کے لئے نئی تاریخیں ۳۱/ اکتوبر اور یکم نومبر بروز جمعرات وجمعہ کی مقرر کی گئی ہیں۔ امید ہے کہ کانفرنس حسب سابق اس سال بھی انشاء اللہ بھرپور طور پر کامیاب رہے گی۔

چناب نگر میں ہر سال مدارس کے سالانہ امتحانات کے بعد ”رد قادیانیت وعیسائیت کورس“ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام منعقد ہوتا ہے۔ جس میں ممتاز علمائے کرام اور مناظرین مدارس عربیہ، سکول وکالجز کے طلباء اور عوام الناس کو قادیانیت اور عیسائیت کے موضوعات کی تردید کے لئے تیاری کراتے ہیں۔ امسال چونکہ مدارس کے سالانہ امتحانات میں تقدیم عمل میں آئی ہے۔ اس لئے مذکورہ کورس کے انعقاد کے حوالے سے یہ طے کیا گیا ہے کہ ۲۴/ رجب المرجب سے اس کورس کے داخلے شروع ہوں گے۔ جبکہ یکم شعبان کو کورس کا آغاز ہوگا۔ کورس کی اسناد چناب نگر ختم نبوت کانفرنس کے موقع پر تقسیم کی جائیں گی۔

نعلین مبارک کی چوری

لولاک کے گزشتہ شمارہ کی کاپیاں پریس جا چکی تھیں کہ یہ روح فرسا خبر دل پہ بجلی بن کر گری کہ بادشاہی مسجد لاہور سے سرکار دو عالم ﷺ کے نعلین مبارک چوری کر لئے گئے۔ پولیس نے ایف آئی آر درج کی۔ گورنر پنجاب نے تحقیقات کا حکم دیا۔ حکام بالا نے دعوے کیے۔ لیکن ابھی تک نہ سراغ ملا اور نہ ہی چور گرفتار ہوئے اور نہ ہی اس قبیح حرکت کرنے والے کیفر کردار تک پہنچے۔

بادشاہی مسجد کے پہلو میں ایک ہال کمرے میں مقدس شخصیات سے منسوب تبرکات اور نوادرات رکھے گئے ہیں۔ جن کی زائرین بڑی عقیدت اور احترام سے زیارت کرنے کا شرف حاصل کرتے ہیں۔ جو روحانی سکون اور قلبی طمانیت کا باعث بنتے ہیں۔ اہل وطن اس لحاظ سے خوش قسمت تھے کہ شاہ کونین ﷺ کے نعلین مبارک ان کے لئے خیر وبرکت کا ذریعہ تھے۔ نعلین رسول ﷺ کی چوری کا تکلیف دہ سانحہ اس لحاظ سے افسوسناک ہے کہ نعلین مبارک ایک اسلامی ملک میں چوری ہوئے۔ ان نعلین مبارک کی حفاظت کا فریضہ سب سے پہلے ترکی کو حاصل رہا۔ پھر یہ گراں قدر تبرک تحفے کے طور پر امیر تیمور کو ملے۔ اس کے بعد بابر شاہ کو سعادت حاصل ہوئی۔ 1749ء میں رنجیت سنگھ نے ان تبرکات کو قلعہ لاہور میں محفوظ رکھا۔ 1883ء میں انجمن اسلامیہ لاہور کی نگرانی میں محفوظ ہوئے۔ بعد ازاں ہر خاص وعام کو زیارت کا شرف بخشنے کے لئے انہیں بادشاہی مسجد کے ملحقہ ہال کمرے میں رکھ دیا گیا۔ 119 برس ہر حکمران نے دل وجان سے ان تبرکات کی حفاظت کا فریضہ سرانجام دیا۔

اس سانحہ کی تمام تر ذمہ داری موجودہ حکومت پر عائد ہوتی ہے۔ نعلین مبارک کی چوری پاکستانی قوم کے خلاف ایک گہری سازش ہے۔ اس کا واضح مقصد قوم کو خیر وبرکت سے محروم کرنا ہے۔ نعلین نبوی ﷺ کی چوری پنجاب حکومت کے لئے ایک چیلنج کی حیثیت رکھتی ہے۔ لیکن افسوس کہ حکومت کو انتخابی جوڑ توڑ اور طوالت اقتدار کے منصوبوں پر عمل درآمد سے فراغت نہیں۔ ضروری تھا کہ اس مذموم ومکروہ سازش کے پیچھے کارفرما عزائم ومقاصد کو بے نقاب کیا جاتا۔

مفتی غلام سرور قادری سے التماس

مفتی غلام سرور قادری صوبائی وزیر اوقاف پنجاب آج کل مشرف حکومت کی تعریف وتوصیف

میں زمین وآسمان کے قلابے ملارہے ہیں۔ گزشتہ دنوں ان کا بیان اخبارات کی زینت بنا کہ جنرل مشرف پرویز جیسا حکمران چراغ لے کر بھی ڈھونڈے سے نہیں ملے گا۔ اس سے قبل انہوں نے صدر مملکت کو امیر المومنین قرار دے کر قوم کو ان کی اہمیت کا احساس دلایا تھا۔ دینی حلقوں نے مفتی صاحب کے بیانات پر خاصا ردعمل کا اظہار کیا ہے۔ مفتی غلام سرور قادری چونکہ اوقاف کے صوبائی وزیر ہیں اور انہیں وزارت سے لطف اٹھانے کا پہلی بار موقع ملا ہے۔ حکومتی کاسہ لیسی اور خوشامد میں مفتی صاحب کا انداز ان کے حقیقی منصب سے یکسر برعکس ہے۔ انہیں یقین کر لینا چاہئے کہ ان کے اس انداز سے ان کی عزت وتکریم اور وقار میں اضافہ نہیں ہو رہا بلکہ بتدریج کمی آرہی ہے۔ ایک عالم اور مفتی کی یہ شان نہیں کہ وہ حکومتی ستائش اور خوشامد میں اس حد تک گزر جائے۔ محمود غازی وفاقی وزیر مذہبی امور مشرف حکومت میں اہم وزیر رہے ہیں۔ وفاق کی قربت کے باوجود انہوں نے بھی ایسا انداز اختیار نہیں کیا۔ محترم یہ وزارتیں پانی کا بلبلا ہیں اہل علم کی شان نہیں کہ وہ دنیاداری کی ڈور میں اس طرح شامل ہو جائیں کہ پلٹ کر سوائے شرمندگی کے کچھ حاصل نہ ہو۔ محترم مفتی صاحب وزارت کے مزے ضرور لیں لیکن اپنے منصب کو داغدار نہ کریں۔ ان سے یہ التماس ہے۔

قادیانیوں کی سرگرمیوں میں اضافہ

قادیانی ذریت کی یہ عادت رہی ہے کہ ہر زخم چاٹنے کے بعد دوبارہ غیر آئینی اور غیر قانونی حرکتوں کا ارتکاب شروع کر دیتی ہے۔ سٹلائٹ کے ذریعہ مرزا طاہر کی تقریر جمعہ کے روز قادیانی بڑے اہتمام سے سنتے ہیں۔ قادیانیوں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ سادہ لوح مسلمانوں کو لالچ دے کر کسی نہ کسی طرح اپنے ساتھ ملائیں تاکہ وہ انہیں اپنے مذہبی عقائد کی تبلیغ کر سکیں۔ بے روزگار مسلمان نوجوانوں کو گرین کارڈ' امریکہ یورپ کے ویزہ کے لالچ میں قادیانیت سے متعارف کر دیا جاتا ہے۔ جن شہروں میں قادیانیوں نے غیر قانونی سرگرمیاں جاری رکھی ہوئی ہیں وہاں مسلمانوں میں خاصا اشتعال پایا جاتا ہے۔ قادیانی جماعت کو مشرف حکومت کے ہاتھوں خاصا ذلیل ہونا پڑا ہے۔ قادیانی ذریت آتش انتقام میں جل رہی ہے۔ قادیانی جماعت ہونے والے انتخابات کو سبوتاژ کرنا چاہتی ہے تاکہ جنرل مشرف کی حکومت کو ناکام بنایا جا سکے۔ ہم حکومت سے استدعا کریں گے کہ وہ قادیانی جماعت کی قیادت کی سرگرمیوں اور ان کی اندرون خانہ سازشوں

سے دوچار ہے۔ قادیانی جماعت مشرف حکومت کو ناکام بنانے کے درپے ہے۔

7 ستمبر قومی تاریخ میں یادگار دن

7 ستمبر 1974ء میں قادیانیوں کو پاکستان کی قومی اسمبلی اور سینٹ نے متفقہ طور پر غیر مسلم اقیت قرار دیا تھا۔ اسلامیان برصغیر کی سو سالہ جدوجہد کے نتیجہ میں اس فیصلہ سے ملت اسلامیہ کو جو خوشی ہوئی وہ ایک فطری امر تھا۔ اس فیصلہ سے پاکستان کی عزت کا اسلامی دنیا کی نظروں میں اضافہ ہوا۔ قادیانیت کے لئے 7 ستمبر کا دن سوہان روح اور اسلامیان عالم کے لئے مسرت وانبساط کا دن ہے۔ اس حوالہ سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ماہ ستمبر کے پہلے دس دنوں کو عشرہ ختم نبوت کے طور پر منانے کا اعلان کیا ہے۔ چنانچہ دیگر تقریبات کے علاوہ ان دس دنوں میں رحیم یار خان' بہاول پور' بہاول نگر' اوکاڑہ' قصور' لاہور' شیخوپورہ' سیالکوٹ' گوجرانوالہ' کوہاٹ اور پشاور میں ختم نبوت کانفرنسوں کا اہتمام کیا گیا ہے۔ کانفرنسیں بڑی آب وتاب سے منعقد ہو رہی ہیں۔ تفصیلات آئندہ شمارہ میں ملاحظہ کی جائیں۔

حضرت مولانا محمد اسحٰق ساقی کو صدمہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاول پور کے مبلغ حضرت مولانا محمد اسحٰق ساقی اور دفتر مرکزیہ کے امام مسجد جناب قاری خادم حسین کی والدہ محترمہ بقضائے الٰہی گزشتہ دنوں انتقال کر گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

حضرت مولانا عزیز الرحمٰن ثانی کی ہمشیرہ کا انتقال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے مبلغ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن ثانی کی ہمشیرہ محترمہ گزشتہ دنوں انتقال کر گئیں۔ مرحومہ صاحب اولاد تھیں۔ زچگی کے بعد اچانک داعی اجل کو لبیک کہا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور ادارہ لولاک حضرت مولانا محمد اسحٰق ساقی' جناب قاری خادم حسین' حضرت مولانا عزیز الرحمٰن ثانی کے ان صدمات پر اظہار تعزیت کرتے ہوئے دعا گو ہیں کہ حق تعالیٰ فوت شدگان کی مغفرت فرمائیں اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل کی نعمت نصیب فرمائیں۔ آمین!

☆......☆......☆

۱۵ شعبان المبارک

دعائے مشائخ در شب برأت

مشائخ سے شب برات کے سلسلہ میں ایک دعا منقول ہے جو پندھوریں شب کو کی جاتی ہے۔ مولانا سید عبدالحیؒ سابق ناظم ندوۃ العلماء لکھنو (والد بزرگوار حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ) نے اس پر کچھ روشنی ڈالی ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ:

''شعبان کی پندرھویں شب کو نماز پڑھنا اور دن کو روزہ رکھنا مسنون ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مبارک شب میں آسمان دنیا سے غروب آفتاب سے صبح صادق تک تجلی فرماتا ہے اور ارشاد ہوتا ہے کہ جو شخص اپنے گناہوں کو بخشوانا چاہتا ہے وہ آئے۔ میں اس کے گناہوں کو بخش دوں گا۔ جو شخص رزق حاصل کرنا چاہتا ہے میں اس کو روزی دوں گا۔ جو کسی مصیبت میں مبتلا ہو اس کو تندرست کروں گا۔''

بزرگوں سے ثابت ہے کہ وہ شب برات کو نماز مغرب کے بعد سورہ یٰسین تین بار پڑھتے ہیں۔ اول بار عمر درازی کی نیت سے۔ دوسری بار بلاؤں کے دفع کرنے کے واسطے۔ تیسری بار خدا کے سوا کسی اور کا محتاج نہ ہونے کے لئے۔ اور ہر بار سورہ یٰسین کے بعد ذیل کی دعا ایک بار پڑھتے ہیں۔ اس دعا کی برکت سے اللہ تعالیٰ ان کی حاجت روائی فرماتا ہے۔ اور سال بھر تک تمام مصیبتوں سے محفوظ رکھتا ہے۔ مجھ کو مشائخ سے دعا پہنچی ہے۔ میں تمام مسلمانوں کو جو اس کے پڑھنے کے خواہش مند ہوں۔ اجازت دیتا ہوں۔ احقر نفیس الحسینی

اَللّٰهُمَّ يَا ذَا الْمَنِّ وَلَا يُمَنُّ عَلَيْكَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا ذَا الطَّوْلِ وَالْاِنْعَامِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ ظَهْرَ اللَّاجِئِيْنَ وَجَارَ الْمُسْتَجِيْرِيْنَ وَاَمَانَ الْخَائِفِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ كَتَبْتَنِيْ عِنْدَكَ فِيْ اُمِّ الْكِتَابِ شَقِيًّا اَوْ مَحْرُوْمًا اَوْ مَطْرُوْدًا

اَوْ مُقْتَرًا عَلَیَّ فِی الرِّزْقِ فَامْحُ اَللّٰهُمَّ بِفَضْلِكَ
شَقَاوَتِیْ وَحِرْمَانِیْ وَطَرْدِیْ وَاقْتَارَ رِزْقِیْ
وَاَثْبِتْنِیْ عِنْدَكَ فِیْ اُمِّ الْكِتَابِ سَعِیْدًا مَّرْزُوْقًا
مُّوَفَّقًا لِّلْخَیْرَاتِ فَاِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ
فِیْ كِتَابِكَ الْمُنَزَّلِ عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّكَ الْمُرْسَلِ
یَمْحُوا اللّٰهُ مَا یَشَآءُ وَیُثْبِتُ وَعِنْدَهٗ اُمُّ الْكِتَابِ
اِلٰهِیْ بِالتَّجَلِّی الْاَعْظَمِ فِیْ لَیْلَةِ النِّصْفِ مِنْ
شَعْبَانَ الْمُكَرَّمِ الَّتِیْ یُفْرَقُ فِیْهَا كُلُّ اَمْرٍ حَكِیْمٍ
وَّیُبْرَمُ اَنْ تَكْشِفَ عَنَّا مِنَ الْبَلَاءِ مَا نَعْلَمُ وَمَا
لَا نَعْلَمُ وَمَا اَنْتَ بِهٖ اَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ
وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

ترجمہ: ''اے اللہ! اے احسان فرمانے والے۔ تجھ پر احسان نہیں کیا جاتا۔ اے عزت اور بزرگی والے۔ اے قدرت اور انعام والے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو پناہ لینے والوں اور امان طلب کرنے والوں اور ڈرے ہوؤں کی پناہ ہے۔ اے اللہ! اگر تو نے اپنی کتاب تقدیر میں میرا بدبخت ہونا یا نامراد یا مردود ہونا یا میرے رزق کا تنگ ہونا لکھا ہے تو اے اللہ اپنے فضل سے میری بدبختی اور میری محرومی اور میری نامرادی اور میرے رزق کی تنگی کے فیصلے کو مٹا دے اور اپنی کتاب میں میرے لئے نیک بخت ہونے۔ کشادہ رزق پانے اور نیکیوں کی توفیق پانے کا فیصلہ لکھ دے۔ کیونکہ تو نے اپنے بھیجے ہوئے نبی ﷺ پر نازل کردہ کتاب میں فرمایا ہے

بقیہ صفحہ 50 پر

مولانا اللہ وسایا

حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ

نام نعمان کنیت ابو حنیفہ امام اعظم لقب نسب نامہ نعمان بن ثابت بن زوطی۔

حضرت امام ابو حنیفہؒ ۸۰ ہجری میں پیدا ہوئے۔آپ کے والد جناب ثابتؒ حضرت علیؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔انہوں نے ان کے لئے اور ان کے خاندان کے لئے دعا کی تھی۔ بعض نے امام صاحب کا سن پیدائش ۷۰ ہجری بھی بتایا ہے۔

حضرت علامہ ابن قیمؒ فرماتے ہیں۔آپ ﷺ کے بعد علم نبوت کے تین مراکز تھے۔ مکہ، مدینہ، کوفہ۔ مکہ معظمہ کے صدر معلم حضرت ابن عباسؓ۔مدینہ طیبہ کے صدر معلم حضرت ابن عمرؓ اور کوفہ کے صدر معلم حضرت عبداللہ بن مسعودؓ تھے۔ حضرت علیؓ کے زمانہ خلافت میں کوفہ دارالخلافہ بنا۔ حضرت علیؓ کے کوفہ تشریف لانے سے قبل حضرت سعد بن ابی وقاصؓ، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، حضرت حذیفہؓ، حضرت عمارؓ، حضرت ابو موسیٰؓ کوفہ تشریف لا چکے تھے۔

صحابہ کرامؓ میں سے ایک ہزار پچاس حضرات نے کوفہ میں سکونت اختیار فرمائی جن میں سے چوبیس بدری صحابہؓ بھی تھے۔ بعض حضرات نے کوفہ میں ڈیڑھ ہزار صحابہ کرامؓ کے تشریف لانے کا ذکر فرمایا ہے۔ علامہ نوویؒ نے کوفہ کو دارالفضل والفضلاء کا لقب دیا ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہؒ بیس سال کی عمر میں تحصیل علم کی طرف متوجہ ہوئے۔ ادب انساب علم کلام کے حصول کے بعد فقہ کی طرف متوجہ ہوئے۔ اس زمانہ میں کوفہ میں فقیہ وقت حضرت امام حمادؒ تھے۔ حضرت حمادؒ مشہور امام وقت تھے بڑے بڑے تابعینؒ سے آپ نے استفادہ کیا تھا۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے حدیث و فقہ کا جو سلسلہ کوفہ میں قائم ہوا تھا۔ اس کا مدار اپنے وقت میں حضرت حمادؒ پر رہ گیا تھا۔ حضرت حمادؒ کا سن وصال ۱۲۰ ہجری ہے۔

حضرت حمادؒ اور ان کے علاوہ کوفہ میں کوئی ایسا محدث و فقیہ نہ تھا۔ جن سے حضرت امام ابو حنیفہؒ نے استفادہ نہ کیا ہو۔ حضرت شیخ عبدالحق دہلویؒ نے امام صاحب کے شیوخ کی تعداد چار ہزار تحریر کی ہے۔ حضرت علامہ سیوطیؒ نے بہت سے آپ کے شیوخ و اساتذہ کا ذکر کیا ہے۔ مولانا عبدالحئیؒ نے بھی آپ کے شیوخ کا تعارف کرایا ہے۔ علامہ شعرانیؒ فرماتے ہیں کہ امام صاحب نے جس حدیث سے استدلال کیا اس کو خیار تابعینؒ سے حاصل کیا تھا۔ ان کے رواۃ میں کوئی متہم بالکذب نہیں۔ امام صاحب کے مسلک کے دلائل میں ضعف مابعد کے رواۃ میں تو ممکن ہے۔ امام صاحب تک کوئی ضعف نہیں۔ آپ نے حرمین شریفین کا سفر بھی کیا اور استفادہ علم

بھی۔آپ کا چھ سال تک مکہ مکرمہ میں مستقل قیام رہا۔ پچپن مرتبہ سے زائد بصرہ کا سفر کیا۔ مکہ مدینہ کوفہ بصرہ غرض عراق و حجاز دونوں جگہ سے روایات کو آپ نے حاصل کیا۔آپ کے تلامذہ کا شمار مشکل بلکہ بہت مشکل ہے۔ علامہ کرورئیؒ نے آپ کے تلامذہ کی تعداد آٹھ ہزار سے اوپر بیان فرمائی ہے۔ فقہاء میں آپ کے شاگرد امام ابو یوسفؒ امام محمدؒ امام زفرؒ امام حسن بن زیادؒ اور محدثین سے آپ کے شاگرد حضرت عبداللہ بن مبارکؒ لیث بن سعدؒ امام مالکؒ اور سعد بن کدامؒ صوفیاء سے آپ کے شاگرد فضیل بن عیاضؒ داؤد طائیؒ رحمہم اللہ تعالیٰ اجمعین مشہور و معروف ہیں۔آپ کے شاگردوں میں سے چالیس حضرات پر مشتمل ایک کونسل تھی جو نئے مسائل پر بحث کے بعد جس پر اتفاق ہو جاتا تھا۔وہ مسئلہ ضبط تحریر میں آجاتا تھا۔ حضرت عبداللہ بن مبارکؒ فرماتے ہیں کہ کوفہ میں آکر میں نے دریافت کیا کہ یہاں سب سے بڑا پارسا کون سا ہے؟۔ تو مجھے حضرت امام ابو حنیفہؒ کا نام بتایا گیا اور میں نے ان کو ایسا پایا جیسا سنا تھا۔

بخاری، مسلم کی حضرت ابو ہریرہؓ اور طبرانی و احمد کی حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: " لوکان العلم باالثریا لتنا وله اناس من ابناء فارس ۰ "اگر علم ثریا کے پاس ہو تو فارس کے کچھ لوگ اس کو حاصل کرلیں گے۔ علامہ سیوطیؒ اور ابن حجرؒ نے آپ ﷺ کی اس پیشگوئی کا مصداق اولین حضرت امام ابو حنیفہؒ کو قرار دیا ہے۔

علامہ ذہبی فرماتے ہیں: " کان من اذکیا؟ بنی آدم ۰ " یعنی امام صاحب اولاد آدم کے ذکی و ذہین لوگوں میں سے تھے۔ حضرت امام وکیعؒ فرماتے ہیں۔امام ابو حنیفہ سے بڑھ کر کسی فقیہ سے میری ملاقات نہیں ہوئی۔

عہد صحابہ کرامؓ اور امام صاحب

امام صاحب کے آغاز شباب تک کئی صحابہ کرامؓ زندہ تھے۔ حضرت انس بن مالکؓ نے ۹۳ ہجری میں وفات پائی۔ حضرت ابو الطفیل عامر بن واثلہؓ نے ۱۰۲ھ میں اور عبداللہ بن بسرؓ المازنی نے ۹۶ ہجری میں وفات پائی۔ محدثین و محققین کے نزدیک حضرت امام صاحب نے متعدد حضرات صحابہ کرامؓ سے متعدد بار شرف زیارت حاصل کیا۔لہذا آپ کا تابعی ہونا مسلم ہے۔ علامہ ذہبیؒ فرماتے ہیں کہ امام صاحبؒ نے حضرت انس بن مالکؓ کو بار بار دیکھا ہے۔ حضرت حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ آپ کے زمانہ میں متعدد صحابہ کرامؓ کوفہ میں جمع تھے۔ حضرت امام مالکؒ اور اوزاعیؒ فرماتے ہیں کہ امام صاحبؒ نے چھبیس صحابہ کرامؓ کی زیارت سے اپنی آنکھوں کو ٹھنڈا کیا ہے۔ حافظ ابن حجرؒ عسقلانی، علامہ ذہبیؒ، علامہ نوویؒ، زین العراقیؒ، ابن جوزیؒ، امام دارقطنیؒ نے امام

صاحب کی تابعیت کو تسلیم کیا ہے۔ البتہ حضرات صحابہ کرامؓ سے آپ کا روایت کرنا بعض حضرات کے نزدیک بالکل ثابت نہیں۔ لیکن صاحب لسان المیزان نے حضرت عائشہ بنت عجردؓ سے آپ کی روایت کا ذکر کیا ہے۔ امام صاحب اور آپ کی قائم کردہ فقہی کونسل سے بارہ لاکھ ستر ہزار مسائل کا مدون ہونا بیان کیا گیا ہے۔ منصور نے ۱۴۷ ہجری میں آپ کو قید کیا سجدہ کی حالت میں رجب ۱۵۰ ہجری میں آپ کا وصال ہوا۔ رحمتہ اللہ علیہ

آپ کے صرف ایک صاحبزادے تھے جن کا نام حماد تھا۔ یحییٰ بن معین کا قول ہے: " کان ابو حنیفه ثقة لایحدث الا ما یحفظ ولا یحدث بمالا یحفظ۔ "امام صاحب ثقہ تھے وہی حدیث بیان کرتے تھے جو آپ کو حفظ ہوتی تھی جو حفظ نہ ہوتی تھی اسے بیان نہ کرتے تھے۔ امام وکیع فرماتے ہیں جیسی احتیاط امام صاحب سے حدیث میں پائی گئی کسی دوسرے سے نہیں پائی گئی۔ حضرت علی بن جعد جوہریؒ جو حضرت امام بخاریؒ اور حضرت امام ابو داؤدؒ کے استاد ہیں۔ فرماتے ہیں کہ ابو حنیفہ :"اذا جاء باالحدیث جاء بمثل در۔ "امام ابو حنیفہؒ جس حدیث سے استدلال کرتے تھے وہ موتی کی طرح چمکتی ہوتی ہے۔ علامہ شعرانیؒ نے میزان میں امام ابو حنیفہؒ کی یہ روایت نقل کی ہے کہ قسم بخدا وہ شخص ہم پر الزام لگاتا ہے کہ ہم نص پر قیاس کو ترجیح دیتے ہیں۔ کیا نص کے بعد بھی قیاس کی ضرورت ہو گی؟۔ حافظ ابن قیمؒ نے اعلام الموقعین میں فرمایا کہ ان ضعیف الحدیث عنده (ابوحنیفه) اولی من القیاس کہ امام صاحب ضعیف حدیث کو بھی قیاس سے اولیٰ سمجھتے تھے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں: "الناس عیال لابی حنیفه فی الفقه بعده۔ " آنے والے فقہ میں ابو حنیفہؒ کے خوشہ چین ہیں۔

علامہ سیوطیؒ فرماتے ہیں: " من مناقب ابی حنیفة التی انفرد بهاانه اول من دون علم الشریعة ورتبه ابوابا ثم اتبعه مالك بن انس فی ترتیب المؤطا ۔ ولم یسبق اباحنیفةاحد۔ "

امام ابو حنیفہ کے خصوصی مناقب میں سے ہے جن میں وہ منفرد ہیں۔ ایک یہ بھی ہے کہ وہ وہی شخص ہیں جنہوں نے علم شریعت کو مدون کیا اور ان کو ابواب پر ترتیب دیا۔ پھر امام مالکؒ نے مؤطا کی ترتیب میں انہی کی پیروی کی اور اس سلسلہ میں امام ابو حنیفہؒ پر کسی کو سبقت حاصل نہیں۔ امام صاحب کی مسانید کی تعداد علامہ کوثری نے اکیس بیان کی ہے۔ جن کو ان کے شاگردوں نے اپنی کتابوں میں مکمل سمو دیا ہے۔ علامہ شعرانیؒ نے بڑے فخر و مسرت سے اعلان کیا کہ میں امام اعظمؒ کی مسانید ثلاثہ کے صحیح نسخوں کی زیارت و مطالعہ سے شرف ہوا۔

☆......☆......☆

مولانا شعیب احمد

اسراء یا معراج

اسراء کے معنی رات کو چلانے یا لے جانے کے ہیں چونکہ حضور ﷺ کا یہ مبارک اور حیرت انگیز سفر رات میں ہوا تھا اس لئے اس کو اسراء کہتے ہیں۔ قرآن نے بھی اس سفر کو اسراء کہا ہے اور معراج عروج سے نکلا ہے جس کے معنی اوپر چڑھنے کے ہیں چونکہ حدیث میں لفظ: ”عرج لی“ مجھے اوپر چڑھایا گیا“ آیا ہے۔ اس لئے اس کو معراج کہتے ہیں۔

انبیاء علیہم السلام کے روحانی حالات اور سوانح زندگی سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے برگزیدہ رسولوں کو آغاز نبوت میں کسی مخصوص وقت میں تمام مادی وسائل کو ختم کر کے حجاب کی ساری دیواروں کو منہدم اور زمان و مکان کی قید ختم کر کے ان کے سامنے آسمان و زمین کے تمام پوشیدہ مناظر پیش کئے ہیں اور نور کا حلہ پہنا کر ان کو سیر ملکوت اور اپنے قرب سے ان کے مرتبہ کے مناسب مشرف فرمایا ہے۔

چنانچہ حضرت ابراھیم علیہ السلام کے بارے میں قرآن کہتا ہے کہ: ”اسی طرح ہم ابراھیم کو آسمان و زمین کے عجائب دکھاتے ہیں۔“ آسمان و زمین کے عجائب کا مشاہدہ یہی اسراء و معراج ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کوہ طور پر جلوہ نور دکھایا گیا وہی ان کی معراج تھی۔

بہر حال چونکہ آپ سرور انبیاء اور سب سے اعلیٰ و افضل تھے اس لئے آپ کی رسائی بھی وہاں تک ہوئی جہاں تک کسی بھی فرزند آدم اور کسی نوری مخلوق کو بھی نہیں ہوئی اور آپ نے وہ سب مشاہدہ کیا جو اب تک کسی نے بھی نہیں کیا تھا۔

یہ معراج کیوں اور کس لئے ہوئی؟........... جناب نبی کریم ﷺ نے جب نعرہ توحید بلند کیا تو سارا عرب دشمن بن گیا۔ در و دیوار، گلی کوچے جو برسوں کے آشنا تھے وہ بھی نا آشنا بن گئے۔ اول روز سے اس حق کی آواز کو دبانے کی مہم شروع ہوگئی۔ اس آواز کو دبانے کے لئے قریش نے اولاً ایجابی امتحان یعنی امن پسندی اور طمع و لالچ کا راستہ اپنایا۔

چنانچہ عتبہ بن ربیعہ قریش کا سفیر بن کر آیا اور کہا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا چاہتے ہو؟۔ مکہ کی ریاست؟ یا کسی بڑے گھرانے میں شادی؟ یا دولت کا ذخیرہ؟۔ ہم یہ سب کچھ مہیا کر سکتے ہیں اور ہم اس پر بھی راضی ہیں کہ تم ہمارے حاکم اور سارا مکہ تمہارے زیر فرمان رہے لیکن تم ان باتوں سے باز آجاؤ۔

آپ ﷺ نے اس کے جواب میں قرآن مجید کی چند آیتیں تلاوت کیں۔ عتبہ واپس گیا تو اس نے کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا کلام شاعری نہیں۔ میرا خیال ہے اس کو اس کے حال پر چھوڑ دو۔ لیکن قریش نہ مانے۔ کسی نے شاعر کہا۔ کسی نے کاہن اور کسی نے مجنون بتایا تاکہ لوگ اس آواز پر لبیک نہ کہیں۔ لیکن جب آپ ﷺ حق کی دعوت دینے سے نہ رکے اور اسلام کا حلقہ وسیع ہونے لگا تو سرداران قریش نے ایجابی امتحان کی آخری چنگاری کو کام میں لانے کے لئے جناب ابو طالب جوان کی نگاہ میں آپ ﷺ کی سب سے بڑے پشت پناہ تھے ان کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ اپنے بھتیجے کو اس کام سے روکو لیکن ابو طالب نے انہیں نرمی سے سمجھا کر واپس کر دیا۔ لیکن چونکہ مخالفت کی بنیاد موجود تھی کہ آپ اپنی دعوت سے پیچھے نہیں ہٹ سکتے تھے۔ اس لئے یہ وفد دوبارہ ابو طالب کے پاس آیا اور اس میں سارے سرداران قریش شامل تھے۔

انہوں نے ابو طالب سے کہا کہ تمہارا یہ بھتیجا ہمارے آباؤ اجداد کو گمراہ کہتا ہے۔ ہمارے بتوں کی توہین کرتا ہے۔ ہمیں احمق بتاتا ہے۔ یا تو تم بیچ سے ہٹ جاؤ یا تم بھی میدان میں آؤ۔ تاکہ ہم میں سے ایک کا فیصلہ ہو جائے۔ جناب ابو طالب سمجھ گئے کہ قریش اب زیادہ برداشت نہیں کر سکتے اور حالت نازک ہے تو انہوں نے آپ ﷺ سے کہا: ”جان عم میرے اوپر اتنا بوجھ نہ ڈالو کہ میں اٹھا نہ سکوں۔“

آپ ﷺ نے جب دیکھا کہ اب آخری پشت پناہ بھی کھسک رہی ہے تو آپ نے آبدیدہ ہو کر کہا:

”اگر وہ میرے ایک ہاتھ پر سورج اور دوسرے پر چاند لا کر رکھ دیں تب بھی میں اپنے اس کام سے باز نہ آؤں گا۔ خدا اس کام کو پورا کرے گا یا میں خود اس پر قربان ہو جاؤں گا۔“

جب ایجابی امتحان کی آخری کوشش بھی ناکام ہو گئی اور آپ ﷺ ان کے پھیلائے ہوئے زر، زن اور زمین کے جال میں نہ آئے تو انہوں نے سلبی امتحان لینا شروع کیا۔ یعنی تشدد کا راستہ اپنایا۔ راستے میں کانٹے بچھائے گئے۔ لید سے بھری اوجھ سجدہ کی حالت میں گردن پر رکھی گئی۔ سر پر کوڑا کرکٹ پھینکا گیا۔ چہرہ انور پر تھوکا گیا۔ گردن میں پھندہ لگایا گیا۔ آپ کی نکاحی بیٹیوں کو طلاق دلوائی گئی۔ ایذاء وتکلیف پہنچانے کا کونسا طریقہ تھا جو انہوں نے نہ اپنایا ہو اور یہ ظلم وستم صرف اس لئے تھا کہ اس حق کی آواز کو دبا دیا جائے اور یہ تشدد اتنا بڑھا کہ آخر کھانا پینا سب بند کر دیا گیا۔ زندگی کے تمام ذرائع روک دیئے گئے اور ایک دو دن کے لئے نہیں مہینہ دو مہینہ تک کے لئے نہیں بلکہ تین سال تک شعب ابی طالب میں اسی بے کسی اور سوشل بائیکاٹ کی حالت پر رہنے پر مجبور کر دیا گیا۔ ظالموں کو بچوں، بوڑھوں اور عورتوں پر بھی رحم نہ آیا اور آخر یہ حالت آئی کہ جس کے دانت نے شاید کبھی سوکھا گوشت بھی نہ کھایا تھا بھوک کی شدت نے اسے چمڑے کے ٹکڑے کو دھو کر بھون کر کھانے پر مجبور کر دیا۔ (فاتح ایران حضرت سعد بن وقاص ؓ) مہینوں ان درختوں کے پتوں پر گزر کرنی پڑی کہ جسے

شاید جانور بھی شوق سے نہ کھائیں۔

مصیبتوں کا یہ دور ختم ہوا تو طائف کا وہ دردناک سفر پیش آیا کہ ظالموں نے جسم اطہر کو زخموں سے چور کر دیا۔ ایڑیاں خون سے بھر گئیں۔ آپ ﷺ اسے بھی سہ گئے۔ کونسا ایسا طریقہ تھا کہ جس سے آپ کو اور آپ کی آواز کو نہ دبایا گیا ہو۔ ایذارسانی کی کون سی ایسی قسم تھی جو رب کریم کی راہ میں نہ برداشت کی گئی ہو۔ اندھوں اور ناسمجھوں کو کون بتائے کہ آخر اللہ کے راستہ میں تکالیف و مصائب کا انجام سوائے رفعت وبلندی معراج اور ترقی کے کیا ہو سکتا ہے۔ ایک چیز کا مسلسل ایک طرف سے دباؤ دوسری طرف ابھار تو ضرور پیدا کرے گا۔

مولانا سید مناظر احسن گیلانی اپنی کتاب النبی الخاتم میں لکھتے ہیں کہ: ”ان بھولے بھالوں سے کوئی کیا کہہ سکتا ہے۔ آخر جو نیچے سے دبایا گیا اور مسلسل دبایا گیا اور اتنی بے دردیوں سے دبایا گیا کہ جس سے زیادہ دباؤ اس رقیق قلب کے لئے ممکن نہ تھا اور وہ دبتا چلا گیا۔ اسی کے متعلق پوچھتے ہیں کہ اوپر کی طرف کس طرح چڑھا۔ اگر عقل اور ہوش سے کام لیا جائے تو عقل خود قیاس کرتی ہے کہ اس مسلسل دباؤ نے کسی دوسری جانب کتنا ابھار پیدا کیا ہوگا۔ چنانچہ واقعہ معراج شعب ابی طالب کے مصائب کی قیمت ہے۔

غرض یہ کہ جب اسلام کا پر خطر اور پریشانیوں سے بھرپور دور ختم ہونے کو تھا اور ہجرت مدینہ سے امن و سکون، راحت و آرام کی نئی صبح طلوع ہونے کو تھی تو وہ مبارک وقت آیا جو قضاء قدر میں جناب نبی کریم ﷺ کی معراج کے لئے مقرر تھا۔ یہ واقعہ کب اور کس تاریخ میں پیش آیا اس میں اختلاف ہے۔ مشہور یہ ہے کہ ہجرت سے قبل ۲۷ رجب ۱۰ ہجری کو پیش آیا۔

بہر حال رات کا وقت تھا اور آپ ﷺ اس وقت حطیم کعبہ میں سو رہے تھے۔ جبرائیل امین تشریف لائے۔ اولاً سینہ مبارک کو چاک کیا پھر اسے آب زمزم سے دھویا۔ بعدہ سونے کا ایک طشت ایمان و حکمت سے بھرا ہوا لائے اور آپ کے سینہ مبارک کے اندر ڈال کر اس کو بند کر دیا اور پھر براق پر سوار ہو کر بیت المقدس تشریف لے گئے اور پھر وہاں سے بذریعہ سیڑھی آسمانوں پر گئے اور پھر ساتوں آسمانوں کی سیر کرتے ہوئے اور مختلف انبیاء کرام علیہ السلام سے ملتے ہوئے سدرۃ المنتہیٰ تک تشریف لے گئے۔ یہی وہ مقام ہے کہ اس سے آگے کسی کی رسائی نہیں ہوئی۔ احکام یہیں پر نازل ہوتے ہیں اور اعمال یہیں سے اوپر چڑھتے ہیں۔ جبرائیل امین کی پہنچ بھی یہیں تک ہے۔ لیکن:

شب معراج تو افلاک سے آگے پہنچا
تو جہاں پہونچا نہ پہنچا ہے وہاں کوئی نبی

آپ ﷺ اس سے بھی آگے بڑھ کر ایسے مقام تک گئے کہ جہاں قلم تقدیر کے لکھنے کی آواز آرہی تھی

اور پھر وہاں پہنچ کر حضور ﷺ اور رب حضور میں راز و نیاز کی کیا کیا باتیں ہو ئیں ' کیا کیا نوازشیں ہو ئیں ' وہ رب کریم جانتا ہے یا اس کا معزز مہمان جانتا ہے۔ امت کے واسطے بارگاہ الٰہی سے تین عطیے مرحمت ہوئے :

(۱)............سورہ بقرہ کی آخری آیتیں جس میں اسلام کے عقائد اور ایمان کی تکمیل اور مصیبتوں کے دور کے ختم ہونے کی بشارت ہے۔

(۲)............امت محمدیہ میں سے جسنے کسی کو خدا کا شریک نہ ٹھہرایا ہو چاہے وہ کتنا بڑا گنہگار ہو اس کی مغفرت کی جائے گی۔

(۳)............پچاس نمازیں فرض ہوئیں۔

واپس ہوئے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے پوچھا کہ کیا خاص احکام لائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ امت کے واسطے پچاس نمازیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ میں نے بنی اسرائیل کا خوب تجربہ کیا ہے اور آپ کی امت کی عمریں بھی تھوڑی ہیں۔ اس لئے آپ کی امت اس کی متحمل نہیں ہو سکتی۔ جایئے اور رب کریم سے کمی کی درخواست کیجئے۔ آپ ﷺ تشریف لے گئے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کہنے پر چند بار جانا ہوا اور آخر میں پانچ رہ گئیں۔ پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہی مشورہ دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اب مجھے اپنے رب سے شرم آتی ہے۔ اس پر ندا آئی کہ اے محمد ﷺ! میرے حکم میں تبدیلی نہیں ہوگی اور میرا فیصلہ نافذ ہو چکا۔ نمازیں پانچ ہوں گی۔ لیکن ثواب پچاس کا ملے گا۔

نماز چونکہ معراج کا تحفہ ہے۔ شاید اسی لئے نماز کو حدیث کے اندر مومنین کی معراج کہا گیا ہے کہ بندہ نماز میں اپنے رب کے حضور دست بستہ کھڑا ہو کر راز و نیاز کی باتیں کرتا ہے۔

اب آسمان سے اتر کر زمین پر اولاً بیت المقدس تشریف لائے۔ دیکھا کہ یہاں انبیاء علیہم السلام کا مجمع ہے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام ' حضرت ابراہیم علیہ السلام نماز میں مشغول ہیں۔ اسی حال میں نماز کا وقت آگیا۔ انبیاء علیہم السلام منتظر تھے کہ امام کون بنے۔ جبرائیل امین نے آپ ﷺ کو آگے بڑھایا۔ آپ ﷺ نے امامت فرمائی۔ اس طرح امام الانبیاء کے منصب عظیم سے مشرف ہوئے اور ان سب منازل کو طے کرنے کے بعد صبح کو آپ مسجد حرام (کعبہ) میں تشریف لائے۔

بعض عارفین کا قول ہے کہ عرش تک سیر کرانے میں ختم نبوت کی طرف اشارہ ہے۔ کیونکہ تمام کائنات عرش پر ختم ہو جاتی ہے۔ قرآن وحدیث سے عرش کے بعد کسی مخلوق کا وجود ثابت نہیں۔ اسی طرح نبوت ورسالت کے تمام کمالات آپ ﷺ پر ختم ہیں۔

تحریر: مولانا اللہ وسایا

بکھرے موتی

محدثین عظام اور ان کے کارنامے

مستشرقین اور دوسرے دین دشمن عناصر نے علم حدیث میں تشکیک پیدا کرنے کے لئے بے سروپا پروپیگنڈہ کیا۔ شام کے علامہ مصطفیٰ السباعیؒ نے: "السنة و مکانتها فی التشریع الاسلامی." اور مولانا سید مناظر احسن گیلانیؒ نے: "تدوین حدیث" نامی کتابیں تحریر فرمائیں۔ اسی طرح اس عنوان پر شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ نے لامع الدراری شرح بخاری کے مقدمہ میں اور مولانا عبدالرحمٰن مبارک پوریؒ نے ترمذی کی شرح تحفة الاحوذی کے مقدمہ میں بہت کارآمد مواد جمع کر دیا ہے۔ مولانا تقی الدین ندوی مظاہری نے: "محدثین عظام اور ان کے علمی کارنامے" کتاب تحریر فرمائی۔ فقیر نے اس آخری کتاب کے مطالعہ کا شرف حاصل کیا۔ اس سے چند چیزیں قارئین لولاک کے ذوق نظر کے لئے پیش خدمت ہیں۔

حدیث کی تعریف: ...... آنحضرت ﷺ کے اقوال، افعال اور تقریر کا نام حدیث ہے۔

(تقریر سے مراد ایسے واقعات جو آپ ﷺ کے سامنے پیش آئے اور ان میں کوئی تبدیلی آپؐ نے نہیں فرمائی۔)

مقام حدیث: ...... حدیث نبوی، قرآن مجید کا بیان اور اس کی شرح ہے۔ پس اگر قرآن مجید کی تشریعی حیثیت تسلیم کی جاتی ہے تو اس کے بیان و شرح کی بھی تشریعی حیثیت ماننی پڑے گی۔

احادیث کی اقسام: ...... حضرت امام شافعیؒ نے اپنی تصنیف "الرسالہ" میں احادیث و سنن کی تین اقسام بیان فرمائی ہیں:

(۱)............ وہ جو عینہ قرآن پاک کا ذکر ہے۔

(۲)............ وہ جو قرآن مجید کے مجمل حکم کی تشریح ہے۔

(۳)............ وہ جس کا ذکر بظاہر قرآن مجید میں نہ تفصیلاً ہے نہ اجمالاً۔

کتاب و حکمت :...... سورۃ احزاب میں ارشاد باری تعالیٰ ہے :" واذکرن ما یتلٰی فی بیوتکن من آیات اللّٰہ والحکمۃ ۔ "اور تمہارے گھروں میں اللہ تعالیٰ کی جو آیات اور حکمت کی باتیں سنائی جاتی ہیں۔ ان کو یاد رکھو۔

ازواج مطہرات کو آیات الٰہی کے علاوہ کس حکمت کو یاد رکھنے کا حکم قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے دیا ہے۔ ظاہر ہے کہ اس سے مراد خود آنحضرت ﷺ کے اقوال و افعال اور احوال ہیں جس کے مجموعہ کو حدیث یا سنت کہتے ہیں۔ (لفظ یتلٰی سے یہ شبہ نہ ہے کہ وہ کتاب کے لئے خاص ہے۔ کیونکہ آنحضرت ﷺ کسی کتاب کا صفحہ پڑھ کر نہیں سناتے تھے۔ بلکہ الفاظ الٰہی کو زبانی ادا فرماتے تھے۔)

اسماء الرجال :...... ڈاکٹر اسپنگر مستشرق کہتا ہے کہ مسلمانوں نے علم حدیث کی حفاظت کیلئے اسماء الرجال کا فن ایجاد کیا۔ جس سے پانچ لاکھ انسانوں کے حالات محفوظ ہو گئے۔

صحابہ کرامؓ :...... حافظ ابوزرعہؒ نے بیان کیا کہ جب آنحضرت ﷺ کا وصال مبارک ہوا تو ان لوگوں کی تعداد (جنہوں نے آپ ﷺ کو دیکھا 'سنا) ایک لاکھ سے زیادہ تھی۔ خطیب بغدادیؒ نے حجتہ الوداع میں آپ ﷺ کے صحابہ کرامؓ کی موجود تعداد ایک لاکھ چودہ ہزار بیان کی ہے۔ حضرت حافظ جلال الدین سیوطیؒ نے اسماء الرجال میں دس ہزار صحابہ کرامؓ کے اسماء اور احوال کے محفوظ ہونے کا قول تدریب ص ۴۰۶' ۴۰۷ پر نقل فرمایا ہے۔

صحابہ کرامؓ کی مثال :...... مشہور تابعی حضرت مسروقؒ حضرات صحابہ کرامؓ کے بارے میں فرماتے ہیں :"میں صحابہ رسول کی صحبت میں بیٹھا ہوں۔ میں نے ان کو حوض کی مانند پایا۔ بعض حوض ایسے ہوتے ہیں جو صرف ایک آدمی کو سیراب کر سکتے ہیں۔ بعض دو کو بعض دس آدمیوں کو بعض سو آدمیوں کو اور بعض ایسے ہوتے ہیں کہ اگر سب اہل زمین پانی پینے آجائیں تو سب کو سیراب کر دیں۔"

جمع حدیث اور صحابہ کرامؓ :...... حضرات صحابہ کرامؓ کو حدیث رسول کے جمع کرنے کا کتنا اہتمام تھا۔ حضرت امام بخاریؒ نے ادب المفرد 'امام احمد بن حنبلؒ اور طبرانیؒ نے اپنی اپنی مسانید میں حضرت جابر بن عبداللہؓ صحابہ رسول ﷺ کا واقعہ نقل کیا ہے کہ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ مجھے معلوم

ہوا کہ شام میں مقیم ایک صحابی عبداللہ بن انیسؓ کے متعلق معلوم ہوا کہ ان کے پاس ایک حدیث ہے جو مجھے معلوم نہ تھی۔ میں نے یہ خبر سنتے ہی اونٹ لیا۔ کجاوہ کسا اور پھر شام روانہ ہو گیا۔ ان کے در دولت پر پہنچا۔ دستک دی۔ خادم آیا۔ میں نے کہا کہ حضرت عبداللہ بن انیسؓ سے کہو کہ جابرؓ آیا ہے۔ خادم نے کہا جابر بن عبداللہؓ۔ میں نے کہا ہاں۔ وہ گھر گئے۔ اطلاع دی۔ حضرت عبداللہ بن انیسؓ آئے۔ گلے ملے۔ میں نے کہا مجھے معلوم ہوا کہ آپ کے پاس آخرت میں قصاص کے متعلق حدیث ہے۔ میں نے جلدی میں کہ کہیں موت آجانے سے حدیث سے محروم نہ رہ جاؤں سفر کیا ہے۔ انہوں نے اسی وقت حدیث سنادی۔

(۲)............ حضرت ابو ایوب انصاریؓ نے براہ راست آنحضرت ﷺ سے حدیث شریف سنی۔ اس حدیث کے سننے کے وقت حضرت ابو ایوبؓ کے ساتھ حضرت عقبہ بن عامرؓ بھی تھے جو مصر میں مقیم ہو گئے تھے۔ بعد میں حضرت ابو ایوب انصاریؓ کو حدیث کے الفاظ میں کچھ تردد ہو گیا۔ ایک معمولی تردد مٹانے کے لئے حضرت ایوب انصاریؓ مدینہ سے مصر گئے۔ حضرت عقبہ بن عامرؓ سے ملے اور فرمایا کہ مسلمانوں کی پردہ پوشی کے متعلق آنحضرت ﷺ نے ایک حدیث شریف بیان فرمائی تھی۔ اس حدیث کو سننے والوں میں میرے اور آپ کے علاوہ کوئی شخص باقی نہیں رہا۔ وہ حدیث شریف کیا تھی۔ آپ بیان فرمائیں۔ حضرت عقبہ بن عامرؓ نے حدیث شریف بیان فرمائی جو یہ تھی: ”من ستر مؤمنا فی الدنیا علی خزیۃ سترہ اللہ یوم القیامۃ۔“ جو شخص کسی مؤمن کی خطا پر دنیا میں پردہ ڈالے گا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی (خطاؤں پر) پردہ ڈالیں گے۔ یہ حدیث سنتے ہی حضرت ابو ایوب انصاریؓ اپنی سواری کی طرف پلٹے اور مدینہ روانہ ہو گئے۔ ایک منٹ مزید قیام نہیں کیا۔ اس لئے کہ سفر کا مقصود صرف اور صرف اس ایک حدیث شریف کا حصول تھا۔ واپسی میں اتنی جلدی فرمائی کہ والئی مصر حضرت مسلمہؓ کو حضرت ابو ایوب انصاریؓ کی مصر آمد کا علم ہوا۔ کچھ ہدایا دے کر قاصد کو بھیجا تو وہ مصر اور مدینہ کے راستہ میں جا کر ان کو ملا۔

(۳)............ امام دارمیؒ نے اپنی سنن میں عبداللہ بریدہؓ سے روایت کی ہے کہ ایک صحابیؓ سفر کر کے حضرت فضالہؓ بن عبید کے پاس مصر پہنچے۔ وہ اس وقت اپنی اونٹنی کو چارہ کھلا رہے تھے۔ ان کو دیکھ کر فرمایا! مرحبا۔ اس صحابی نے حضرت فضالہ سے فرمایا: ”لم اتاک زائرا۔“ میں آپ کی زیارت کے لئے

نہیں آیا۔ بلکہ میں نے اور آپ نے آنحضرت ﷺ سے ایک حدیث شریف سنی تھی۔ مجھے امید ہے کہ وہ آپ کے حافظہ میں محفوظ ہوگی۔ حضرت فضالہؓ نے پوچھا کونسی؟۔ صحابی مذکور نے کہا: ''کذا وکذا۔'' یعنی یہ یہ مفہوم بیان کیا۔ حضرت فضالہؓ نے پوری حدیث شریف سنادی۔ ان واقعات سے اندازہ فرمایئے کہ حضرات صحابہ کرامؓ کس طرح احادیث رسول ﷺ کی حفاظت کا اہتمام فرماتے تھے: اللهم ارحم جميع امته محمد ﷺ!

مقلین و مکثرین :...... مقلین کم روایت بیان کرنے والے صحابہؓ کو کہتے ہیں۔ جیسے حضرت زبیرؓ، حضرت زید بن ارقمؓ، حضرت عمران بن حصینؓ۔ مکثرین زیادہ روایت بیان کرنے والے صحابہ کرامؓ۔ جیسے حضرت ابن عباسؓ، حضرت ابوہریرہؓ، حضرت عائشہؓ، حضرت جابر بن عبداللہؓ، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ۔

حدیث مسلم :......''لاتكتبوا عني ومن كتب عني غيرالقرآن فليمحه وحدثوا عني ولا حرج ومن كذب علي متعمدا فليتبوأ مقعده من النار۔'' مجھ سے کچھ نہ لکھو اور جس نے مجھ سے قرآن کے علاوہ لکھا ہے اسے چاہئے کہ وہ اسے مٹادے اور (ہاں) مجھ سے حدیثیں بیان کرو اس میں کچھ حرج نہیں اور جس نے میرے متعلق قصداً جھوٹ بولا (منسوب کیا) اسے چاہئے کہ وہ اپنا ٹھکانا جہنم کو بنالے۔ اس سے منکرین حدیث حجیت حدیث کے خلاف دلیل قائم کرتے ہیں۔ امام بخاریؒ وغیرہ کے نزدیک اس حدیث پر کلام ہے۔ ان کی تحقیق میں یہ الفاظ حضور ﷺ سے نہیں ہیں۔ بلکہ خود حضرت ابوسعید خدریؓ کے ہیں۔ جسے راوی نے غلطی سے مرفوعاً نقل کردیا ہے۔ لیکن بالفرض اس حدیث کو موقوف نہیں بلکہ مرفوع بھی تسلیم کرلیا جائے تب بھی یہ کتابت حدیث کی ممانعت عارضی اور وقتی طور پر تھی جو اس زمانہ میں خاص طور سے حفاظت قرآن کے سلسلے میں کی گئی تھی۔ چونکہ حق تعالیٰ نے آپ ﷺ کو جوامع الکلم عطا فرمائے تھے۔ اس لئے اندیشہ تھا کہ یہ نئے نئے لوگ جو ابھی ابھی قرآن مجید سے آشنا ہورہے ہیں کہیں دونوں کو خلط ملط نہ کردیں، مگر جب پختگی پیدا ہوگئی۔ جب قرآن مجید سے اشتباہ کا اندیشہ جاتا رہا تو کتابت حدیث کی اجازت دے دی گئی۔ بلکہ روایات سے آپ ﷺ کا حدیث لکھوانا اور املاء کرانا ثابت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کئی صحابہ کرامؓ کے پاس احادیث مبارکہ کے لکھے ہوئے صحیفے موجود تھے۔ جن میں سے بعض آج طبع ہوچکے ہیں اور بعض کے دیدار سے امت کے خوش نصیب لوگوں نے ایمان کی جلاء حاصل کی۔ چنانچہ مستدرک حاکم نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے آنحضرت ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے: ''قيدوا العلم بالكتاب'' کہ علم کو قید کتابت میں لاؤ۔

اسی طرح ترمذی ج ۲باب ماجاء فی الرخصة فی کتابة العلم کے تحت احادیث ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔

عہد نبوت کا تحریری سرمایہ حدیث

صاحب مستدرک حاکم نیشاپوریؒ فرماتے ہیں کہ اعلیٰ درجہ کی صحیح حدیثوں کی تعداد تقریباً دس ہزار ہے۔ اسی طرح کی روایات جو مسانید وجوامع سنن معاجم اور فوائد ورسائل میں موجود ہے۔ ان کی مجموعی تعداد پچاس ہزار سے بھی کم ہے۔ ان تمام کتابوں سے چھان بین کر کے جو تعداد حاکم نے اعلیٰ درجہ کی حدیثوں کی پیش کی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ حضرت ابوہریرہؓ کے اس بیان کو بھی سامنے رکھیں کہ عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ کو مجھ سے زیادہ حدیثیں اس لئے یاد تھیں کہ میں صرف احادیث یاد کرتا تھا اور وہ لکھ لیا کرتے تھے۔ محدثین لکھتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہؓ کی احادیث کی تعداد پانچ ہزار تین سو چوہتر ہے۔ اس کا کھلا نتیجہ یہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ کی احادیث کی تعداد ۵۳۷۴ سے زائد ہونی چاہئے جو قید تحریر میں آچکی تھیں۔ ان کے علاوہ دیگر صحابہ کرامؓ کے نوشتے آنحضرت ﷺ کے احکامات وفرامین جو آپؐ نے املاء کرائے تھے۔ ان کو بھی شامل کر لیا جائے تو یقیناً صحابہ کرامؓ کے پاس دس ہزار سے زائد احادیث دور نبوی ﷺ اور عہد صحابہؓ میں کتابی شکل اختیار کر چکے تھے۔

ایک شبہ کا ازالہ :...... جہاں حفاظ کی روایات کی تعداد نقل کی جاتی ہے۔ وہاں وہ بہت زیادہ بتائی جاتی ہے۔ مثلاً کہا جاتا ہے کہ حضرت امام احمد بن حنبلؒ کو سات لاکھ احادیث یاد تھیں۔ حافظ ابوذرعہ رازی کی حدیثوں کی تعداد سات لاکھ بتائی گئی ہے۔ امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ مجھے ایک لاکھ صحیح اور دو لاکھ غیر صحیح احادیث یاد ہیں۔ امام مسلمؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی جامع صحیح مسلم کو تین لاکھ احادیث سے منتخب کیا۔ حافظ ابن جوزیؒ ان روایات کے ان اعداد و شمار کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں: ”ان المراد بهذا العدد الطرق لا المتون ۔“ ان اعداد و شمار سے مراد حدیثوں کے متن نہیں۔ بلکہ طرق واسانید مراد ہیں۔ مثلاً ایک حدیث کی دس اسناد ہیں تو محدثین ان کو دس احادیث شمار کرتے ہیں۔ جیسے: ”انما الاعمال باالنیات ۔“ اس حدیث شریف کی سات سو اسانید ہیں۔ یہ حدیث متن کے اعتبار سے ایک ہے۔ لیکن باعتبار اسانید کے محدثین کے ہاں اس کو سات سو شمار کیا گیا ہے۔ مثلاً صحیح بخاری کی مکررات حذف کرنے کے بعد کل روایات دو ہزار چھ سو دو ہیں اور صحیح مسلم کی روایات چار ہزار ہیں تو دونوں کتابوں کی مکررات کے حذف کے بعد تعداد ۶۶۰۲ ہوئی۔ لیکن محدثین نے ان دونوں کتابوں کی اسانید کے اعتبار سے دیگر کتب کی مدد سے استخراج کر کے تعداد پچیس ہزار دو سو اسی بتائی ہے۔ اس طرح صحابہ کرامؓ کے اقوال وفتاویٰ جات بلکہ تابعین و تبع تابعین کی احادیث کے حوالہ سے

اقوال و فتاویٰ کو حدیث میں ہی شامل کرنے سے قدر تاحدیثوں کی تعداد بڑھ جاتی ہے۔

تابعین اور کتابت حدیث : ...... کہا جاتا ہے کہ احادیث کی جمع کا کام تابعینؒ نے شروع کیا۔ آخری صحابیؓ ۱۱۰ ہجری میں اگر فوت ہوئے تو گویا آپ ﷺ کے سو سال بعد احادیث کی جمع کا کام شروع ہوا۔ یہ بات بھی منکرین حدیث کے مریض دل و دماغ کی اختراع ہے۔ ورنہ تابعیؒ اسے کہتے ہیں جس نے آنحضرت ﷺ کو نہ دیکھا ہو۔ بلکہ آپ ﷺ کے صحابہؓ کو دیکھا ہو۔ آپ کی وفات ۱۲ ربیع الاول ۱۱ ہجری کو ہے تو تابعینؒ کا عہد ۱۱ ہجری میں شروع ہو گیا۔ آخری صحابیؓ اگر ۱۱۰ ہجری کو فوت ہوئے تو تابعیؒ بننے کا عہد آپ ﷺ کی وفات کے سو سال بعد ختم ہو گیا۔ نہ کہ شروع ہوا۔ غرض اگر تسلیم کر لیا جائے کہ احادیث کی جمع و ترتیب عہد تابعین میں شروع ہوئی تو بھی آپ ﷺ کی وفات کے ساتھ ہی شروع ہو گئی۔ (خذو کن من الشاکرین)

حضرت امام زہریؒ : ...... حضرت امام محمد بن شہاب زہریؒ المتوفی ۱۲۵ ہجری تابعینؒ سے پہلے مدون حدیث ہیں۔ جیسا کہ فتح الباری جلد ۸ ص ۸۱۵ پر ہے: ''اول من دوّن الحدیث ۔ ''امام زہریؒ سب سے پہلے حدیث کا مدون ہیں۔ اگر ان کی وفات ۱۲۵ھ میں ہے تو ظاہر ہے کہ فرض طور پر وفات سے پچاس ساٹھ سال پہلے کام شروع کیا ہو تب بھی ۶۰ ہجری' ۷۵ ہجری میں کام کیا تو آپ ﷺ کی وفات کے نصف صدی بعد تو کتابت حدیث تدوین و ترتیب کے کئی مراحل طے کر چکا تھا۔ چہ جائیکہ یہ کہا جائے کہ یہ کام سو سال بعد ہوا۔

آئمہ حدیث کے سنین وفات

حضرت ابن جریج مکیؒ کی	وفات	۱۵۰ھ	میں ہوئی۔
حضرت ابن اسحاقؒ کی	وفات	۱۵۱ھ	میں ہوئی۔
حضرت سعید بن عروبہؒ کی	وفات	۱۵۶ھ	میں ہوئی۔
حضرت معمر الیمنیؒ کی	وفات	۱۵۳ھ	میں ہوئی۔
حضرت ربیع بن صبیحؒ کی	وفات	۱۶۰ھ	میں ہوئی۔
حضرت امام ابو حنیفہؒ کی	وفات	۱۵۰ھ	میں ہوئی۔
حضرت امام مالکؒ کی	وفات	۱۷۹ھ	میں ہوئی۔
حضرت امام شافعیؒ کی	وفات	۲۰۴ھ	میں ہوئی۔
حضرت امام احمد ابن حنبلؒ کی	وفات	۲۴۱ھ	میں ہوئی۔ رحمہم اللہ تعالیٰ اجمعین!

مرسلہ: مولانا محمد اسماعیل

حضرت عروہ بن زبیرؒ

اسلامی تاریخ کا ایک زریں ورق

ولید بن عبدالملک نے پوری قوم کو ایک خاندان بنادیا۔ جہاں ہر ایک خوش حال و مسرور تھا۔ اس نے ساتویں صدی عیسوی میں وہ کارنامہ انجام دیا جس کو آج بیسویں صدی کی بڑی بڑی حکومتیں بھی نہیں کر سکیں۔ اس نے غربت وافلاس اور بیماری وجہالت کا خاتمہ کیا۔ مریضوں کی مردم شماری کرائی۔ مریضوں کے لئے بہترین علاج معالجہ کا انتظام کیا۔ اندھوں کے لئے راستہ بتانے والے خادم' یتیموں کے لئے مدارس اور تعلیم گاہیں قائم کیں۔ جہالت اور ناخواندگی کا مقابلہ کرنے کے لئے علماء اور فقہاء کے وظیفے مقرر کئے۔ اسی خلیفہ نے بھیک مانگنے کو قانوناً روکا اور فقراء ومحتاجوں کے لئے پناہ گاہیں بنوادیں۔ جہاں ان کے لئے زندگی کی ساری ضروریات مہیا کی جاتی تھیں اور آخر کار اس زمانے کے فقیر بھی مالدار ہو گئے۔

آج اس محل پر ایک عجیب سی اداسی چھائی ہوئی ہے۔ اس کے ذرے ذرے سے رنج وغم کے آثار نمایاں ہیں۔ آج اسی محل کا ایک معزز مہمان بیمار ہے۔ اس کی بیماری کی خبر سن کر بڑے بڑے اطباء محل میں آچکے ہیں اور ہر ایک اپنی اپنی معلومات اور تجربات کے مطابق مریض کی تشخیص اور علاج معالجے میں مصروف ہے۔ آپ سوچیں گے کہ یہ بیمار شخص یقیناً بادشاہ کا کوئی قریبی عزیز ہوگا یا ہو سکتا ہے کہ محل کا کوئی شہزادہ ہو جس کے لئے بادشاہ اس قدر غمگین ہے۔ ورنہ ضرور یہ کسی دوسرے ملک کا بادشاہ ہوگا جس کے بیمار ہونے سے سارے محل پر رنج وغم کے بادل چھاگئے اور خوشی ومسرت کی تمام آوازیں دب کر رہ گئی ہیں۔

لیکن یہ ہمارا مہمان کوئی شہزادہ نہیں اور نہ ہی کوئی بادشاہ ہے بلکہ یہ مدینہ منورہ کے ایک جلیل القدر عالم ہیں اور اس سے بھی زیادہ تعجب خیز بات یہ ہے کہ یہ اس خاندان سے ہیں جس نے ایک عرصہ تک بنی امیہ کی زبردست مخالفت کی اور علم بغاوت بلند کر کے تخت وتاج کے معاملہ میں ان سے جنگ تک کی ہے۔ یہ خاندان آل زبیرؓ کا ہے اور یہ جلیل القدر عالم عروہ بن زبیرؒ ہیں۔ عبداللہ بن زبیرؓ کے حقیقی بھائی ہیں۔

ایک دن کا ذکر ہے کہ حضرت معاویہؓ بن سفیانؓ کے زمانہ میں حضرت عبداللہ بن زبیرؓ اور ان کے دونوں بھائی حضرت عروہ بن زبیرؒ اور حضرت مصعب بن زبیرؒ اور ان کے ساتھ عبدالملک ابن مروان حرم مکہ میں جمع تھے۔ ہر

ایک نے بیت اللہ میں اپنی اپنی تمنا کا اظہار یوں کیا:

مصعب بن زبیرؓ نے کہا کہ میری تمنا یہ ہے کہ شام و عراق پر میری حکومت ہو جائے اور قریش کی دو خوبصورت عورتیں سکینہ بنت حسینؓ اور عائشہ بنت طلحہؓ میرے حبالہ عقد میں آجائیں۔

عبداللہ بن زبیرؓ نے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ مجھے خلافت ملے اور میں حرمین شریفین کا خادم بن جاؤں۔

عبدالملک بن مروان نے کہا کہ میری انتہائی خواہش یہ ہے کہ مجھے حضرت معاویہؓ کی گدی نصیب ہو اور میں پوری دنیا پر حکمرانی کروں۔

حضرت عروہ بن زبیرؓ نے بڑی سادگی سے کہا کہ میں تو ان میں سے کسی بات کا بھی اہل نہیں ہوں۔ میں تو یہ دعا کرتا ہوں کہ الٰہی مجھے علم کی دولت نصیب فرما اور مجھے جنت نصیب کر دے۔

اس واقعہ کو گزرے ابھی چند سال بھی نہیں ہوئے تھے کہ تاریخ نے دیکھا کہ ہر ایک اپنی اپنی تمنا کے مطابق منصب حکومت پر فائز ہو گیا اور عروہ بن زبیرؓ نے اپنے علم و تقویٰ اور زہد و پرہیزگاری کی وجہ سے ایک بلند مقام حاصل کر لیا۔ یہاں تک کہ خلافت کی لڑائی میں اپنے بھائی کا ساتھ دینے کی بجائے وہ ان جھگڑوں سے بالکل الگ تھلگ رہے۔

خلیفہ ہونے کے بعد عبدالملک بن مروان اکثر یہ کہا کرتے تھے کہ اگر کوئی جنتی شخص کو دیکھنا چاہے تو وہ حضرت عروہ بن زبیرؓ کو دیکھ لے۔ یہ وہی عروہ بن زبیرؓ ہیں جو آج شاہی محل میں بیمار پڑے ہیں۔ ہاں مدینہ منورہ کے سات مشہور عالموں میں سے ایک جلیل القدر عالم، ایک نیک نفس اور فرشتہ خصلت انسان جو ہر رات کو چوتھائی قرآن نوافل میں پڑھنے کے انتہائی پابند تھے۔ کھجوروں کی فصل میں اپنے باغ کا ایک دروازہ کھول دیتے تاکہ جس کا جی چاہے وہ بلا تکلف وہاں جا کر تازہ کھجوریں کھائے اور لے جائے۔

یہی عروہؓ آج خلیفہ کے مہمان ہیں۔ ان کے پیر میں ایک ایسا زخم ہو گیا ہے جس کا علاج ناممکن ہے۔ اطباء نے متفقہ طور پر پاؤں کاٹ دینے کا فیصلہ سنا دیا ہے۔

خلیفہ یہ سن کر گھبرا اٹھا۔ اس نے طبیبوں سے سفارش کی کہ وہ کوئی صورت نکالیں خواہ کتنا ہی خرچ ہو۔ مال و دولت کا ڈھیر ان کے سامنے پیش کیا گیا لیکن اطباء بے بس تھے۔

طبیبوں نے خلیفہ سے اجازت چاہی کہ وہ پیر کو کاٹ کر علیحدہ کر دیں تاکہ جسم کے دوسرے حصے اس کے اثر سے محفوظ رہیں۔

عروہ بن زبیرؓ راضی ہو گئے اور خلیفہ نے بھی اجازت دے دی۔ طبیبوں نے عروہؓ کو بے ہوش کرنا چاہا تو

عروہؒ بولے ! مجھے بے ہوش کرنے کی ضرورت نہیں۔ میں ذکر الٰہی میں مشغول ہو جاؤں تو تم میرا پاؤں کاٹ دینا۔

یہ کہہ کر وہ ذکر الٰہی میں مصروف ہو گئے اور ان پر استغراقی کیفیت طاری ہو گئی۔ یہ دیکھ کر طبیبوں نے ان کا اپریشن شروع کر دیا۔ پہلے ایک تیز چھری کو خوب گرم کر کے اس سے اوپر کی کھال کا اپریشن شروع کیا۔ حضرت عروہ بن زبیرؒ اسی طرح ذکر و تسبیح میں مصروف رہے اور ان پر استغراقی کیفیت طاری رہی۔

خلیفہ کچھ دیر تک مریض کے کمرے میں بیٹھا طبیبوں کو اپریشن کرتے دیکھتا رہا پھر وہ بھی اس دردناک منظر کی تاب نہ لا کر دور ہٹ گیا۔

عروہ بن زبیرؒ کو جب ہوش آیا تو وہ کیا دیکھتے ہیں کہ ان کا کٹا ہوا پیر طبیبوں کے ہاتھ میں ہے۔ انہوں نے پیر کو اپنے ہاتھ میں لے لیا اور اسے الٹ پلٹ کر دیکھنے لگے اور پھر بے اختیار کہہ اٹھے :

”سن لے ! اے کٹے ہوئے پیر کہ میں کبھی تیرے ساتھ کسی معصیت کی راہ میں نہیں چلا۔ اس پر اللہ تعالیٰ شاہد ہیں۔“

خلیفہ کا جگر رنج و غم سے پارہ پارہ ہو گیا لیکن وہ کر ہی کیا سکتا تھا۔ اس نے ہر چند کوشش کی کہ وہ طبیبوں سے یہ کہے کہ وہ علاج کی کوئی اور صورت نکالیں مگر اس کے سوا کوئی چارہ ہی نہیں تھا۔ بادشاہ نے اپنے دل میں کہا : یہ شخص مال و جاہ کی حرص سے دور تھا اور اللہ تعالیٰ نے اس کے دل کو غنی بنا دیا اسی لئے دنیا کی بڑی سے بڑی دولت بھی اس کی نظر میں ہیچ ہو چکی ہے۔

خلیفہ ابھی یہ سوچ ہی رہا تھا کہ اچانک ایک چیخ نے اس کے سلسلہ فکر کو توڑ دیا اور خاموشی کا پردہ چاک ہو گیا۔ آواز آئی ! شیخ عروہ کے بیٹے کا انتقال ہو گیا۔

باپ کی امیدوں کا مرکز اور آنکھوں کی ٹھنڈک محمد ابن عروہؒ اپنے گھوڑے کے پیر سے کچل کر انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون !

عروہ بن زبیرؒ پر مصائب و آلام کے پہاڑ ٹوٹ پڑے۔ قریب تھا کہ وہ اس روح فرسا خبر کو سن کر بے قابو ہو جاتے اور ان کے ضبط و صبر کا پیمانہ چھلک اٹھتا لیکن وہ سنبھل گئے۔ ایمان و صبر نے ان کی دستگیری کی اور انہوں نے صرف اتنا کہا کہ :

”زندگی کا یہ سفر ہمارے لئے بہت گراں ثابت ہوا۔“

دوسرے ہی دن خلیفہ کے پاس قبیلہ عبس کا ایک وفد آ پہنچا۔ اس وفد میں ایک اندھا شخص بھی تھا۔ خلیفہ نے اس سے خیریت پوچھی تو اس نے اپنی کہانی یوں شروع کی :

"امیر المومنین! ہم دوران سفر ایک رات ایک وادی میں مقیم ہوگئے۔ میرے قبیلہ میں مجھ سے زیادہ مالدار کوئی نہ تھا۔ اچانک اس وادی میں رات کو سیلاب آگیا اور وہ میری تمام دولت اور مال و متاع بہالے گیا۔ میرے بیوی بچے اور اونٹ وغیرہ سب اسی سیلاب کی نذر ہوگئے۔ صرف ایک اونٹ اور ایک چھوٹا بچہ باقی رہ گیا تھا۔ یہ اونٹ ذرا سرکش تھا تو میں بچہ کو زمین پر رکھ کر اونٹ کو سدھارنے کی خاطر تھوڑی دور اس کو لے کر چلا۔ ابھی چند قدم ہی آگے نکلا کہ بچے کی چیخ سنائی دی۔ میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ مجھے ایک بھیڑیے کے منہ میں نظر آیا جو اس کو کھانے کی کوشش کر رہا تھا۔ میں جلدی سے پیچھے پلٹا تو اونٹ آگے بڑھ گیا۔ اتنے میں بھیڑیا بچے کو اٹھا کر لے گیا۔ اب میں نے دوڑ کر اونٹ کو پکڑنا چاہا تو اس نے میری آنکھوں پر حملہ کر دیا۔ جس سے میری آنکھوں کی بینائی جاتی رہی۔"

خلیفہ نے انتہائی تاثر کے ساتھ یہ کہانی سن کر کہا:

"اس شخص کو عروہ کے پاس لے جاؤ تاکہ انہیں معلوم ہو سکے کہ ان سے بڑھ کر بھی اس دنیا میں مصیبت زدہ موجود ہے۔"

عروہؓ نے اس شخص کی کہانی سنی تو زبان پر کلمہ شکر جاری ہوگیا اور وہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو یاد کر کے رو پڑے۔

داخلے جاری ہیں
ایل ایل بی پارٹ ون ٹو تھری
داخلے جاری ہیں
نور لاء کالج
گورنمنٹ کالج آف پنجاب ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ سے منظور شدہ
بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان سے الحاق شدہ
مینجنگ ڈائریکٹر
مہر امجد حسین سرگانہ
ایڈووکیٹ ہائی کورٹ
پرنسپل
مہر حامد حسین سرگانہ
ایڈووکیٹ ہائی کورٹ
1747/A بالمقابل گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین کچہری روڈ ملتان
فون نمبر: 161-542058 موبائل نمبر: 0300-9639656

مولانا اللہ وسایا

حضرت امام بخاریؒ

حضرت امام بخاریؒ کا سلسلہ نسب یہ ہے۔ محمد بن اسماعیل بن ابراھیم بن مغیرہ بن بردزبہ' بردزبہ یہ مجوسی تھے۔ مجوسیت پر ان کا انتقال ہوا۔ امام صاحب کے پردادا مغیرہ خاندان کے پہلے شخص ہیں جنہوں نے بخارا کے امیر ایمان جعفی کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ اسی نسبت سے امام صاحب جعفی معروف ہوئے۔ ورنہ جعف خاندان سے آپ کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ آپ کے دادا کے زیادہ حالات معلوم نہیں البتہ آپ کے والد جناب اسماعیل بہت بڑے محدث تھے۔ اپنے زمانہ میں محدثین کے طبقہ رابعہ میں ان کا شمار ہوتا تھا۔ یہ امام مالکؒ اور حمادؒ کے شاگرد تھے۔ لیکن عبداللہ بن مبارکؒ کی خدمت میں زیادہ رہے۔ امام بخاریؒ ۱۳ شوال نماز جمعہ کے بعد ۱۹۴ ہجری کو پیدا ہوئے۔ بچپن میں نابینا پیدا ہوئے۔ والدہ کی دعاؤں سے اللہ تعالیٰ نے بینائی لوٹادی۔ امام صاحبؒ کے والد کا جب انتقال ہوا امام صاحبؒ کی عمر اس وقت تین سال تھی۔ آپ نے بچپن میں تحصیل علم کا شغل اختیار کیا۔ سولہ سال کی عمر میں حضرت عبداللہ بن مبارکؒ اور امام وکیعؒ کی کتابوں کو حفظ کر لیا تھا۔ (یہ دونوں حضرت امام ابو حنیفہؒ کے شاگرد ہیں۔)

امام صاحبؒ حج کے لئے حجاز مقدس گئے۔ دو سال مکہ مکرمہ قیام کیا۔ اٹھارہ سال کی عمر میں نبی کریم ﷺ کے روضہ طیبہ کے پاس چاندنی راتوں میں قضایا الصحابۃ والتابعین اور التاریخ الکبیر تصنیف کی۔ حافظ ابن حجرؒ کے بقول امام صاحب کے سفر کا آغاز ۲۱۰ ہجری میں ہوا۔ مصر جزیرہ میں دوبار تحصیل علم کے لئے سفر کیا۔ حجاز مقدس میں چھ سال قیام کیا۔ کوفہ وبغداد علماء کا مرکز تھا۔ بصرہ میں چار مرتبہ تشریف لے گئے اور بعض دفعہ پانچ پانچ سال قیام کیا۔ متعدد مرتبہ بغداد بھی گئے۔ ہر مرتبہ امام احمد بن حنبلؒ بغداد کے قیام پر اصرار کرتے تھے۔

امام صاحبؒ کا قول ہے کہ میں نے اسی ہزار حضرات سے حدیثیں لکھی ہیں۔ اور وہ سب محدث تھے لیکن اسحٰق بن راھویہؒ اور علی بن مدینیؒ سے زیادہ فیض حاصل کیا۔ امام صاحب سے براہ راست نوے ہزار آدمیوں نے جامع الصحیح البخاری کو سنا تھا۔ امام ترمذیؒ' نسائیؒ' مسلمؒ جیسے صحاح ستہ کے ارکان آپ کے شاگرد تھے۔ امام صاحبؒ فرماتے تھے کہ مجھے ایک لاکھ صحیح اور دو لاکھ غیر صحیح حدیثیں یاد ہیں۔ اور اس بخاری شریف کا میں نے چھ لاکھ احادیث سے انتخاب کیا ہے۔ آپ کی ذہانت وحافظہ ضرب المثل تھا۔ ایک بار بغداد تشریف لے

گئے۔ بغداد کے علماء نے آپ کے حافظہ کے امتحان کے لئے ایک سو احادیث کے متون اور اسناد کو بدل کر دس دس آدمیوں نے دس دس احادیث پیش کیں۔ سند کسی حدیث کی اور متن کسی اور حدیث کا تھا۔ جب آپ سنتے تھے فوراً فرمادیتے: ”لا ادری۔“ میں نہیں جانتا۔ جب وہ دس دس آدمی سو روایتوں کو سند و متن کے اخلاط سے سنا چکے اور آپ نے سب کی صحت کو تسلیم کرنے سے انکار کیا تو آپ نے ان سو احادیث کے صحیح متن صحیح سندوں کے ساتھ سنا کر ہجوم خلق کو متحیر کر دیا۔ آپ کے علم و فضل کا سب کو لوہا ماننا پڑا۔

امام بخاریؒ کا حافظہ معاصرین کے نزدیک آپ کی کرامت تھا۔ اپنے والد سے بہت سا ترکہ پایا۔ لیکن سب اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے رہے۔ اور خود بسااوقات آپ کو دو یا تین بادام پر دن گزارنا پڑا۔ تحصیل علم کے لئے آدم بن ایاسؒ کے ہاں گئے۔ گھر سے رقم آنے میں تاخیر ہوگئی۔ فرماتے ہیں میں نے اس صورت حال کو مخفی رکھا۔ دو دن گھاس کھا کر گزارہ کیا۔ تیسرے دن کسی اجنبی نے دینار کی تھیلی عطیہ و ہدیہ کر دی۔ یوں اللہ تعالیٰ نے مشکل حل کر دی۔ فرماتے ہیں کہ ہدیہ کرنے والے کو میں جانتا بھی نہ تھا۔ فرماتے ہیں جس دن مجھے غیبت کی حرمت معلوم ہوئی اس دن سے میں نے کسی کی غیبت نہیں کی۔

ایک مرتبہ بیمار ہوئے۔ حکیموں کو دکھایا گیا۔ حکیموں نے آپ کا قارورہ دیکھ کر کہا کہ یہ سالن استعمال نہیں کرتے۔ جب آپ سے معلوم کیا تو انکشاف ہوا کہ چالیس سال سے سالن استعمال نہیں کیا۔ ایک بار پڑھ رہے تھے۔ فارغ ہو کر قمیص کا دامن اٹھا کر ساتھیوں سے فرمایا کہ دیکھو پشت پر کیا ہے۔ دیکھا تو ایک بھڑ تھا۔ جس نے پشت کو سترہ مقام پر ڈنگ مار کر نشان زدہ اور متورم کر دیا۔ ساتھیوں نے عرض کی پہلی بار آپ کو بھڑ نے ڈنگ مارا تو آپ سلام پھیر دیتے۔ فرمایا ایک سورہ کی تلاوت کر رہا تھا۔ نامکمل چھوڑنا گوارہ نہ ہوا۔

آپ کے فضائل کے لئے بقول حافظ ابن حجر کے: ”فذالك بحر لا ساحل له۔“ ایسا سمندر ہیں جس کا کنارہ نہیں۔ امام مسلم کا کہنا تھا کہ اپنے زمانہ میں دنیا بھر میں وحید العصر تھے۔ ابن خزیمہ فرماتے ہیں کہ اپنے زمانہ میں اس آسمان کے نیچے امام بخاریؒ سے بڑا عالم میں نے نہیں دیکھا۔ ۲۵۶ ہجری میں باسٹھ سال کی عمر میں آپ نے وصال فرمایا۔ والئی بخارا نے کہا کہ میرے گھر پر میرے بچوں کو بخاری و تاریخ الکبیر پڑھادیں۔ فرمایا پڑھانے کے لئے کسی کے دروازے پر جانا علم کی توہین ہے۔ اس نے کہا میرے بچے آپ کے ہاں پڑھنے کے لئے آجائیں گے لیکن ایسے وقت جب دوسرے طلباء نہ ہوں۔ فرمایا یہ امتیاز بھی طبیعت پر بھاری ہے۔ والئی بخارا غصہ سے پھر گیا۔ آپ نے بخارا چھوڑ دیا۔ سمرقند گئے۔ وہاں سے سفر کیا۔ بخارا سے تھوڑے فاصلہ پر خیال کا گاؤں خرتنگ وہاں چلے گئے۔ شوال میں وہاں سے سمرقند کے لئے سفر کیا تو راستہ میں اجل نے آن گھیرا۔

بقیہ صفحہ 62 پر

مولانا اللہ وسایا

قسط نمبر 3

ووٹر فارم سے ختم نبوت کے حلف نامہ کی منسوخی اور بحالی کی سرگزشت

سرگودھا جھنگ اور فیصل آباد میں یوم احتجاج

ووٹر فارم میں ختم نبوت کے حلف نامہ کی بحالی کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر سرگودھا میں حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی کی دعوت پر ۲۹ اپریل کو علماء کرام کا اجلاس ہوا۔ شہر و ضلع بھر سے تقریباً پچاس سے زائد علماء کرام اور تمام دینی جماعتوں کے رہنماؤں نے شرکت کی جس میں فیصلہ ہوا کہ ۳ مئی جمعہ کو ضلع سرگودھا میں یوم احتجاج منایا جائے۔ چنانچہ ضلع بھر کی مساجد میں قرار دادیں پاس کی گئیں اور حکومتی فیصلہ پر شدید غم وغصہ کا اظہار کیا گیا۔ اس طرح فیصل آباد' چنیوٹ' جھنگ میں بھی یوم احتجاج منایا گیا۔ چناب نگر کی تمام مساجد میں متفقہ قرار دادیں منظور کی گئیں دوسرے دن ۴ مئی کو ملک بھر کے اخبارات میں حکومتی فیصلہ کے خلاف خبریں شائع ہوئیں۔ جمعیت علماء اسلام' جمعیت علماء پاکستان' مجلس تحفظ ختم نبوت' جماعت اسلامی' جمعیت اہل حدیث' شیعہ مکتب فکر' مجلس احرار اسلام اور دیگر تمام جماعتوں کے رہنماؤں نے اس پر صدائے احتجاج بلند کر کے حکومتی اقدام کو چیلنج کیا کہ وہ کسی بھی طرح عامتہ المسلمین کے لئے قابل قبول نہیں ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولانا فقیر محمد صاحب نے حکومتی ذمہ داران حضرات کو ٹیلیگرام ارسال کیں۔

۷ مئی راولپنڈی میں علماء کنونشن

جامعہ اسلامیہ راولپنڈی کے رئیس حضرت مولانا قاری سعید الرحمٰن صاحب کی دعوت پر مجلس عمل تحفظ ختم نبوت میں شریک جماعتوں کا اجلاس ۷ مئی کو منعقد ہوا۔ جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مولانا بشیر احمد' صاحبزادہ طارق محمود' مولانا محمد اکرم طوفانی' قاضی احسان احمد' مفتی محمود الحسن' مفتی خالد میر' دعوت وارشاد چنیوٹ کے سربراہ مولانا منظور احمد چنیوٹی اور راولپنڈی اسلام آباد کے علماء کرام نے شرکت کی۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ آنے والے جمعہ ۱۰ مئی کو راولپنڈی' اسلام آباد' مری اور گردونواح میں یوم احتجاج منایا جائے گا۔ ۷ مئی کو اسلام آباد ہوٹل میں پریس کانفرنس کی گئی جس کی رپورٹ یہ ہے:

اسلام آباد (نمائندہ خصوصی) مسلمان عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے پوری طرح تیار ہیں۔ ووٹر

لسٹ میں ختم نبوت کے اقرار کا حلف نامہ شامل کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ ملک کو اسلام سے دور لے جانے کی ہر کوشش کا سدباب کیا جائے گا۔ پاکستان کے اسلامی تشخص کو ختم کرنے کے لئے بیرونی ممالک قادیانیوں کی بے جا حمایت کر رہے ہیں۔ قادیانیوں کو غیر آئینی اور غیر قانونی طور پر اسلام کا لبادہ اڑھانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ حضور ﷺ سے وفانہ کرنے والے حکمران اپنے اقتدار کی خیر منائیں۔ قادیانیوں کے خلاف جہاد میں پوری امت مسلمہ شانہ بشانہ حصہ لے گی۔ آئین کی اسلامی دفعات کے تحفظ' قادیانیوں سے متعلق آئینی ترامیم اور ووٹر لسٹ فارم میں عقیدہ ختم نبوت کا اقراری حلف نامہ شامل کرانے کے لئے مسلمانان پاکستان اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہانے کے لئے تیار ہیں۔ این جی اوز مشرقی تیمور کی طرز پر پاکستان کے ٹکڑے کرنے کے ایجنڈے پر کام کر رہی ہیں۔ ان خیالات کا اظہار پنجاب کے سابق صوبائی وزیر اور جامعہ اسلامیہ راولپنڈی کے رئیس قاری سعید الرحمٰن عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مولانا محمد اکرم طوفانی' احرار اسلام کے امیر مولانا عطاالمہیمن شاہ بخاری' دارالعلوم تعلیم القرآن راولپنڈی کے مہتمم مولانا اشرف علی' شیخ الحدیث مولانا حسن جان (پشاور)' مولانا محمد شریف ہزاروی (اسلام آباد) قاری عتیق الرحمٰن اور دیگر نے ووٹر لسٹ فارم سے عقیدہ ختم نبوت کے اقرار کا حلف نامہ حذف کرنے کی گھناونی سازش کی مذمت کرتے ہوئے کیا۔ علماکرام نے کہا کہ حضور اکرم ﷺ کو آخری نبی تسلیم کرنا ہر مسلمان کے ایمان کا بنیادی جزو ہے۔ اس لئے اس حلف نامے پر پاکستان بھر کے مسلمان مکمل ایمان رکھتے ہیں۔ اس حلف نامے کا اخراج قادیانیوں کی ایما پر کیا گیا ہے۔ کیونکہ قادیانی حضور ﷺ کے بعد مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی مانتے ہیں اور آپ ﷺ کے بعد بھی نبوت کے جاری ہونے کے قائل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس حلف نامے کو حذف کر کے قادیانیوں کو تقویت پہنچانے کی کوشش کی گئی ہے جو ہر لحاظ سے قابل مذمت ہے۔ انہوں نے حکومت پر زور دیا کہ فوری طور پر اس حلف نامے کو ووٹر لسٹ فارم میں بحال کیا جائے اور پاسپورٹ کی طرح شناختی کارڈ میں بھی مذہب کے خانہ کا اضافہ کیا جائے۔

۸ مئی ملتان میں آل پارٹیز اجلاس

ملتان (سپیشل رپورٹ) توہین رسالت ایکٹ اور حدود آرڈیننس میں ترامیم کے حوالہ سے وفاقی وزیر نثار میمن کے بیان پر جماعت اسلامی ملتان کے امیر خواجہ عبیدالرحمٰن' کنور محمد صدیق نے کہا کہ آئین کی اسلامی دفعات میں ترامیم کرنے کا حکمرانوں کے پاس کوئی حق نہیں۔ جمعیت علماء پاکستان کے مفتی ہدایت اللہ پسروری نے کہا کہ تمام اہم امور پر قادیانی قابض ہو رہے ہیں۔ اسلامی دفعات میں تبدیلی کسی صورت قبول نہیں کریں گے۔ مسلم لیگ (ن) کے حافظ اقبال خاکوانی نے کہا کہ یہ صیہونیوں کی سازش ہے امریکہ کے دباؤ میں حکمران

بے بس ہو چکے ہیں۔ متفقہ آئین کی اسلامی دفعات میں تبدیلی حکمرانوں کو مہنگی پڑے گی۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث کے علامہ عنایت اللہ رحمانی نے کہا کہ حکمرانوں کے دن گنے جا چکے ہیں۔ دریں اثناء آل پارٹیز ختم نبوت کانفرنس کے رہنماؤں سید قدیر بخاری' راؤ ظفر اقبال' علامہ خالد محمود ندیم' مولوی محمد عارف اور انتظار حسین قریشی نے مشترکہ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حکومتی ایوانوں میں قادیانی اثرورسوخ بڑھتا جا رہا ہے۔ ووٹر لسٹ کے نئے فارم میں مسلم اور غیر مسلم ووٹر کی شناخت ختم کر دی گئی ہے۔ قانون توہین رسالت اور حدود آرڈیننس کو ختم کرنے کے حکومتی سطح پر اعلانات کئے جا رہے ہیں۔ یہ سب کچھ امریکی اور قادیانیوں کے دباؤ میں کیا جا رہا ہے۔ مذہبی جماعتیں ایسی صورت حال کو کسی طرح تسلیم نہیں کریں گی۔ دریں اثناء جمعیت علماء اسلام (ف) کی کال پر ملک بھر کی طرح ملتان میں بھی جمعۃ المبارک کے روز حکومت کے خلاف مسجد ختم نبوت کے باہر احتجاجی مظاہرہ کیا جائے گا۔ دوسری جانب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر میں آل پارٹیز ختم نبوت اجلاس آج پانچ بجے شام دفتر ختم نبوت میں منعقد ہوگا۔ جس میں حکومت کے خلاف آئندہ کا لائحہ عمل مرتب کیا جائے گا۔

عالمی مجلس کے رہنماؤں کا احتجاجی بیان

ملتان (سٹاف رپورٹر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماؤں پیر سید نفیس الحسینی' مولانا اللہ وسایا' مولانا بشیر احمد' مولانا خدا بخش' مولانا محمد اسماعیل شجاعبادی نے ایک مشترکہ بیان میں کہا کہ اگر گستاخ رسول کی سزا کے قانون اور اس کے طریقہ کار اور قادیانیت سے متعلق پارلیمنٹ یا اعلیٰ عدالتوں کے فیصلوں کو امریکہ کی رضاء حاصل کرنے کے لئے چھیڑا گیا یا غیر موثر کیا گیا تو اسلامیان پاکستان اللہ اور اس کے رسول کی رضاء کے لئے اٹھ کھڑے ہوں گے اور قادیانی نواز حکومت کو چلتا کریں گے۔ تحریک ختم نبوت کے رہنماؤں نے کہا کہ ملک بھر میں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں' ریفرنڈم میں قادیانیوں کی مشرف حکومت کے لئے کوششیں اس بات کی غماز ہیں کہ حکمران ملک کی اساسی اور نظریاتی حیثیت کو ختم کرنے کے لئے تلے ہوئے ہیں۔ پہلے جداگانہ طرز انتخاب کو ختم کر کے نظریہ پاکستان سے انحراف کیا گیا' بعد ازاں ووٹر فارم سے حلفیہ بیان ختم کیا گیا اب حالات اس رخ پر جا رہے ہیں کہ حکمران امریکی آقاؤں کو خوش کرنے کے لئے ایک سو سالہ جدوجہد اور قربانیوں سے حل کئے جانے والے مسائل کو بھی ختم کرنا چاہتے ہیں۔ تحریک ختم نبوت کے رہنماؤں نے ملک بھر کی دینی جماعتوں سے اپیل کی ہے کہ وہ ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے اٹھ کھڑے ہوں اور سٹریٹ پاور کو منظم و متحرک کر کے حکمرانوں کو ان کے عزائم میں کامیاب نہ ہونے دیں۔

۱۰ مئی کو ملک بھر میں جمعہ پر یوم احتجاج

راولپنڈی (نمائندہ رپورٹ) جمعیت علماء اسلام (ف) کے امیر مولانا فضل الرحمٰن کی اپیل پر امریکہ کی بڑھتی ہوئی مداخلت اور قبائلی علاقوں میں دینی مدارس کے خلاف امریکہ اور پاکستان کے مشترکہ آپریشن کے خلاف جمعہ کے روز ملک بھر میں یوم احتجاج منایا گیا۔ اس موقعہ پر شہروں اور ضلعی صدر مقامات پر مظاہرہ ہوئے جمعیت کے کارکنوں نے چوک فوارہ راولپنڈی میں احتجاجی مظاہرہ کیا۔ تاہم تھوڑی دیر کے بعد پولیس نے مداخلت کر کے مظاہرین کو پرامن طور پر منتشر کر دیا۔ پولیس کی ناکہ بندی کی وجہ سے جمعیت کے ضلعی امیر مولانا عبدالمجید ہزاروی مظاہرہ میں نہ پہنچ سکے۔ جبکہ جے یو آئی (ف) کے مرکزی نائب امیر حافظ حسین احمد کے پہنچنے سے پہلے ہی مظاہرہ ختم ہو چکا تھا۔ مظاہرہ کی قیادت جمعیت کے ضلعی جنرل سیکرٹری مولانا محبوب الرحمٰن قریشی' مولانا شفیق الرحمٰن' قاری حسین علی قاسمی نے کی۔ مظاہرین نے امریکی مداخلت مردہ باد' دینی مدارس اسلام کے قلعہ ہیں کے نعرہ لگا رہے تھے۔ مظاہرہ میں دینی مدارس کے طلباء سمیت ۴۰ کارکنوں نے شرکت کی جو پولیس کی ناکہ بندی کی وجہ سے ٹولیوں کی صورت میں چوک فوارہ پہنچنے میں کامیاب ہو گئے۔ جمعیت کے رہنماؤں نے کہا کہ ہم موجودہ حکومت کی امریکہ کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کی پالیسی کی مزمت کرتے ہیں۔ اگر امریکی کمانڈوز کی مداخلت کا سلسلہ بند نہ ہوا تو ملک گیر سطح پر منظم احتجاج کیا جائے گا۔ قبل ازیں جے یو آئی (ف) کے نائب امیر اور سابق سینیٹر حافظ حسین احمد نے جامعہ مسجد ملکی خیابان سرسید میں ووٹر لسٹوں اور شناختی کارڈ کے فارموں سے ختم نبوت کے عقیدہ کے بارہ میں بیان حلفی ختم کرنے پر احتجاج کرتے ہوئے کہا کہ یہ اقدام امریکی ایماء پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی ترمیم اور تحفظ ناموس رسالت کے قانون کو ختم کرنے کی سازش کا حصہ ہے۔ ہزاروں غازی علم الدین شہید ناموس رسالت ﷺ کے تحفظ کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ سپریم کورٹ نے حکومت کو دینی معاملات میں کوئی آئینی ترمیم کرنے کا اختیار نہیں۔

ملتان (سٹاف رپورٹر) جمعیت علماء اسلام (ف) کے سربراہ مولانا فضل الرحمٰن کی اپیل پر جمعہ کے روز پاکستان میں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں' ریشہ دوانیوں' ووٹر لسٹ میں مذہب کا خانہ ختم کرتے اور فارم نمبر ۴ سے مسلمان ہونے کا حلف نامہ ختم کرنے کے خلاف مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ کے باہر سڑک پر احتجاجی مظاہرہ کیا گیا۔ مظاہرہ کا اہتمام جمعیت علماء اسلام ملتان نے کیا تھا اور گرمی کی شدت ہونے کی وجہ سے سڑک پر مظاہرین کے لئے خیمہ بھی لگا دیا گیا تھا۔ مظاہرہ سے جمعیت علماء اسلام کے رہنماؤں حاجی حبیب الرحمٰن' ڈاکٹر محمد عارف' قاری قمر طاہر' قاری محمد طیب جالندھری جماعت اسلامی کے رہنما راؤ ظفر اقبال' خواجہ عبیدالرحمٰن' جمعیت علماء پاکستان کے انتظار حسین قریشی' مجلس احباب کے قاری عزیز الرحمٰن ہاشمی' مجلس

تحفظ ختم نبوت کے مولانا بشیر احمد اور دیگر نے خطاب کیا' مقررین نے کہا کہ موجودہ حکومت مسلسل اسلام کے خلاف سازشوں میں مصروف ہے اور یہود و ہنود اور نصاریٰ کے اشارہ پر پاکستان کے نظریاتی تشخص کو ختم کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ نظریہ پاکستان کے خلاف ایک سازش ہے اور دو قومی نظریہ کو تباہ کرنے کی ایک بھیانک کوشش ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ حکومت امریکہ کے اشارہ پر قادیانیت کے خلاف آئین میں موجود شق اور توہین رسالت کی ایکٹ میں ترمیم کرنے کی کوشش کر رہی ہے اور ایک سازش کے تحت قادیانیوں کو ملک کے اہم ترین مناصب پر فائز کیا جارہا ہے اور ان کے لئے مراعات بڑھتی جارہی ہیں اور اسی بناء پر مرزائیوں کی اسلام اور پاکستان کے خلاف سازشوں میں روز بروز اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسلمانوں نے ۱۹۵۳ء اور ۱۹۷۴ء کی تحفظ ختم نبوت کی تحریکوں میں زبردست قربانیاں دے کر قادیانیوں کو قومی اسمبلی میں اقلیت قرار دلایا تھا اور اب اگر ان کی اس حیثیت کو تبدیل کرنے کی کوشش کی گئی تو پاکستانی عوام اسے کسی صورت قبول نہیں کریں گے اور تحفظ ختم نبوت کے لئے سڑکوں پر نکل آئیں گے۔

انہوں نے کہا کہ اسی سلسلے میں ۲۸ مئی کو لاہور میں آل پارٹیز ختم نبوت کانفرنس منعقد ہو رہی ہے جس میں اس مسئلہ پر متفقہ لائحہ عمل اختیار کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ پاک فوج کی معاونت کے ساتھ امریکی فوج قبائلی علاقوں کے معصوم اور بیگناہ افراد پر جو مظالم ڈھا رہی ہے ہم اس کی بھی شدید مذمت کرتے ہیں اور مطالبہ کرتے ہیں کہ جہادی اور دینی تنظیموں کے کارکنوں اور رہنماؤں کی بلاجواز گرفتاریاں فوری طور پر بند کی جائیں۔ اس موقعہ پر مظاہرین نے امریکہ اور پرویز مشرف کے خلاف زبردست نعرہ بازی بھی کی اور مطالبہ کیا کہ ووٹر لسٹوں میں مذہب کا خانہ دوبارہ شامل کیا جائے ورنہ حکومت کے خلاف زبردست تحریک چلائی جائے گی۔ واضح رہے کہ یہ پہلا موقعہ تھا کہ مظاہرہ میں پولیس موجود نہیں تھی۔ وہاڑی سے دریں اثناء ووٹر لسٹوں میں ختم نبوت کا حلف نامہ اور قادیانیوں کی شناخت ختم کرنے اور امریکی کمانڈوز کی قبائلی علاقوں میں دینی مدارس کے اندر چھاپے کے خلاف وہاڑی کی مساجد میں قرار دادیں منظور کی گئیں۔ مساجد میں نماز جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے علماء کرام مولانا کرم الٰہی فاروقی' مولانا ادریس ضیاء' علامہ غلام قنبر عسکری' عبدالخالق وٹو' قاری ظہور الحق' چوہدری مقصود احمد ودیگر نے کہا کہ حکومت کی طرف سے مخلوط انتخابات کے اعلان کے بعد رائے دہندگان اور امیدواران کے لئے مذہبی بنیاد پر علیحدگی کا تصور ختم کر دیا گیا ہے۔ ووٹر فارم میں مذہب کا خانہ خصوصاً قادیانیوں کے متعلق حلفیہ بیان کا کالم ختم کر دیا گیا ہے۔ اس کا فائدہ اٹھاتے ہوئے ۳۹ ہزار قادیانیوں نے اپنا نام مسلم ووٹر لسٹ میں درج کروا دیا ہے۔ جمعیت علماء اسلام کی طرف سے پیش کی گئی ان قرار دادوں میں

مزید کہا گیا ہے کہ امریکی فوجی کمانڈوز کے پاکستان آرمی کے ساتھ دینی مدارس پر چھاپے قابل افسوس ہیں۔ امریکی فوجی چادر اور چاردیواری کا تقدس پامال کررہے ہیں۔ قبائلی علاقوں میں آپریشن بند کیا جائے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے جنگ کے تمام ایڈیشنوں میں ذیل کا اشتہار ۱۱ مئی کو شائع کرایا

صدر پاکستان جنرل پرویز مشرف سے علماء کرام کا مطالبہ

ووٹر لسٹ فارم میں عقیدۂ ختم نبوت سے متعلق حلف نامہ حذف کرنا

آئین کی سراسر خلاف ورزی ہے، ووٹر لسٹ فارم میں فوری طور پر حلف نامہ شامل کیا جائے

ہزاروں قادیانیوں نے مسلمانوں کی ووٹر لسٹ فارم میں اپنا نام درج کرادیا

چیف الیکشن کمشنر فوری طور پر نوٹس لیں

شناختی کارڈ، پاسپورٹ، ووٹر لسٹ وغیرہ کے فارم میں مسلمانوں اور غیر مسلموں کے درمیان حد امتیاز کیلئے حلف نامہ درج تھا جس کے مطابق مسلمان حلف نامہ پر دستخط کرتا تھا کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین تسلیم کرتا ہے اور آپ ؐ کے بعد کسی بھی مدعی نبوت کو نبی یا مذہبی مصلح تسلیم نہیں کرتا۔ یہ حلف نامہ ووٹر لسٹ میں مخلوط انتخابات کیلئے استعمال ہوتا تھا اور جداگانہ انتخابات کے وقت بھی یہی حلف نامہ رکھا گیا تھا، مگر موجودہ حکومت کی جانب سے مخلوط انتخابات کے اعلان کے بعد جو نیا ووٹر لسٹ فارم شائع ہوا ہے اس سے یہ حلف نامہ نکال دیا گیا ہے، جس کی وجہ سے قادیانیت سے متعلق دوسری آئینی ترامیم اور امتناع قادیانیت آرڈیننس غیر موثر ہوکر رہ گیا ہے اور ہزاروں قادیانیوں نے اس سے ناجائز فائدہ اٹھا کر اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے ہوئے اپنا نام مسلمانوں کی ووٹر لسٹ میں درج کرادیا ہے۔ اس بنا پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یہ مطالبہ کرنے میں حق بجانب ہے کہ جس طرح جنرل پرویز مشرف نے عبوری آئین (پی سی او) میں قادیانیت سے متعلق ترامیم اور اسلامی دفعات کو شامل کرکے پاکستان کے اسلامی تشخص کو برقرار رکھا تھا اسی طرح وہ فوری طور پر ووٹر لسٹ فارم میں عقیدۂ ختم نبوت سے متعلق اس حلف نامہ کو بھی دوبارہ شامل کریں گے اور پاسپورٹ کی طرح شناختی کارڈ میں بھی مذہب کے خانہ کا اضافہ کریں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت۔ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت

حضوری باغ روڈ، ملتان۔ فون ملتان:-514122 فون کراچی:-7780337

اداریٔ نوٹ روزنامہ نوائے وقت لاہور

طریق انتخاب پر علماء کرام کی تشویش؟

پاکستان کے مذہبی مکاتب فکر کے سرکردہ علماء کرام نے جداگانہ طرز انتخاب اور ووٹ کے لئے عقیدہ ختم نبوت کا حلف ختم کرنے کے حکومتی فیصلوں کو مسترد کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ دستور کی اسلامی دفعات کے تحفظ کو یقینی بنایا جائے۔ علماء کرام کی تشویش اور متذکرہ مطالبے کا پس منظر یہ ہے کہ گزشتہ دنوں امریکی کانگریس کی طرف سے قادیانیوں کو مسلمان تسلیم کرنے کے مطالبہ کے فوراً بعد مسلم اور غیر مسلم دونوں کے الگ الگ اندراج اور ووٹر فارم میں مذہب اور عقیدہ ختم نبوت کا حلف نامہ ختم کرنے کا فیصلہ کیا گیا جو عملاً مسلمانوں اور قادیانیوں کا فرق ختم کرنے کے مترادف ہے۔ اس اقدام کو عوام الناس کی آنکھوں سے اوجھل کرنے کے لئے عام انتخابات کو مخلوط طور پر عمل میں لانے کا اعلان بھی کیا گیا۔ ان کالموں میں لکھا جا چکا ہے کہ مخلوط انتخابات دوقومی نظریے کی نفی کرنے اور تخلیق پاکستان کے عمل کے بطلان کے مترادف ہے اور تجویز پیش کی گئی تھی کہ مخلوط انتخاب کے ذریعے قادیانیوں کو اپنے اقلیتی حقوق سے ماورا ہونے اور قومی سیاست کے دھارے میں اپنے غیر اسلامی تشخص سے ضم ہونے کی اجازت نہ دی جائے۔ جداگانہ انتخابات کا طریق جنرل ضیاالحق کے دور میں زیر عمل آیا تھا اور اس کے تحت چند انتخابات کرائے جا چکے ہیں جن میں اقلیتوں اور قادیانیوں کو اپنی مخصوص نشستوں پر انتخابات لڑنے کا حق حاصل تھا۔ ان انتخابات میں کسی اقلیتی گروپ نے کبھی اعتراض نہیں اٹھایا اور نہ مخلوط انتخابات میں اپنا وجود ضم کرنے کی خواہش کا اظہار کیا ہے۔ تاہم قادیانیوں کا مسئلہ یکسر جداگانہ ہے۔ وہ اسلام کے دھارے سے اپنی سوچی ہوئی اور انگریزوں کے مفاد کی "اختراعات" سے خود علیحدہ ہوئے ہیں اور اب عقیدہ ختم نبوت کے خلاف کام کر رہے ہیں۔ دوم وہ انگریزی حکومت کے دور سے مسلمانوں کے قلوب سے جذبہ وعقیدہ جہاد ختم کرنے میں مصروف ہیں۔ ان کا موخر الذکر عمل امریکی مفادات کے مطابق ہے۔ اس لئے ان کے حق میں امریکی کانگریس نے بھی آواز اس وقت اٹھائی جب پاکستان پوری طرح امریکی نرغے میں آیا ہوا ہے اور اس کی سب شرطیں قبول کر رہا ہے۔ لیکن اب ریفرنڈم کے بعد پلوں کے نیچے سے کچھ پانی بہہ چکا ہے مزید بہہ رہا ہے۔ عوام کے مشاہدات نے ان کی کایا پلٹ دی ہے۔ ریفرنڈم کے نتائج نے پوری قوم کی سوچ کا دھارا تبدیل کر دیا ہے۔ صدر جنرل پرویز مشرف نے بعد از ریفرنڈم اپنی تقریر میں اسلامی اقدار کے مطابق جمہوریت قائم کرنے کا تذکرہ کیا ہے تو ان کا فرض ہے کہ وہ اسلام کی کسی مسخ شدہ صورت کو قبول نہ

کرے۔ پاکستان کا بیان جمہوریت کے وسیلے سے اسلامی اقدار کے تحفظ کے لئے ہی عمل میں لایا گیا تھا۔ اس کی اساس دو قومی نظریئے پر ہے جسے جداگانہ طرز انتخاب سے قائم رکھا جا سکتا ہے۔ تمام مذہبی مکاتب فکر کے علماء نے حکومت کے لائحہ عمل پر تشویش کا اظہار کیا ہے تو حکومت کو عامتہ الناس کے مذہبی جذبات کو پیش نظر رکھنا چاہئے۔ کیونکہ جداگانہ طریق تخلیق پاکستان کی نظریاتی اساس کے عین مطابق ہے۔ مخلوط انتخاب کا جو شوشہ چھوڑا گیا ہے اسے فوری طور پر واپس لے لینا چاہئے۔ اس اعلان میں جتنی بھی تاخیر کی جائے گی وہ نامناسب ناواجب اور عوام الناس کے دینی احساسات اور عقیدہ ختم نبوت کے خلاف ہوگی۔ (نوائے وقت ۱۱مارچ ۲۰۰۲ء)

۱۲ مئی کو کراچی میں علماء کرام کا اجلاس

ووٹر لسٹوں سے ختم نبوت کے اقرار کے حلف نامے کے اخراج پر احتجاج کا سلسلہ تاحال جاری ہے۔ ارباب اقتدار کو ہنوز اس مسئلہ کی سنگینی کا احساس نہیں ہوا ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے گزشتہ دنوں ۱۲ مئی ۲۰۰۲ء کو علماء کرام کو اس مسئلہ کی نزاکت کا احساس دلانے اور انہیں صحیح صورتحال سے آگاہ کرنے کے لئے دفتر ختم نبوت کراچی میں ایک خصوصی اجلاس کا انعقاد کیا۔ جس کی صدارت بقیۃ السلف برکتہ العصر مخدوم العلماء استاذ الاساتذہ شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا سرفراز خان صفدر دامت برکاتہم العالیہ نے فرمائی۔ جبکہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے صدر اور جامعہ فاروقیہ کراچی کے رئیس شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب اور مدرسہ احسن العلوم کراچی کے شیخ الحدیث حضرت مولانا زرولی خان صاحب اور جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے رئیس ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب خصوصی طور پر اس اجلاس میں شریک ہوئے۔ اس اجلاس میں مختلف مذہبی جماعتوں کے رہنماؤں اور دینی مدارس کے ارباب اہتمام اور علما کرام کی ایک کثیر تعداد نے شرکت کی۔ اس موقع پر اجلاس کے شرکا کو حکومت کی جانب سے جداگانہ طرز انتخاب کو ختم کر کے مخلوط طرز انتخاب کا طریقہ کار رائج کرنے اور اس کی وجہ سے نئے شائع ہونے والے ووٹر لسٹ فارم نمبر ۴ سے عقیدہ ختم نبوت کی تصدیق کے حلف نامہ کے اخراج کے مضمرات اور اس حوالے سے پاکستانی عوام میں پائی جانے والی تشویش سے آگاہ کیا گیا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماؤں مولانا علامہ احمد میاں حمادی اور مولانا نذیر احمد تونسوی نے اس موقع پر اجلاس کے شرکاء کو آگاہ کیا کہ عقیدہ ختم نبوت اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے اور اسلام اور دیگر مذاہب کے درمیان اصل اور بنیادی فرق میں سے ایک ہے۔ مخلوط طرز انتخاب کی بحالی سے قبل جداگانہ طرز

انتخاب میں ووٹر لسٹوں میں ہر مسلمان کو آنحضرت ﷺ کو آخری نبی ماننے کے عقیدہ کے اقرار کے حلف نامے پر دستخط کرنا لازمی تھا۔ موجودہ ریفرنڈم سے قبل جو نئے ووٹر لسٹ فارم شائع کئے گئے ان سے اس حلف نامے کو حذف کر دیا گیا۔ جس کی وجہ سے نہ صرف مسلم اور غیر مسلم کی تفریق ختم ہو گئی۔ بلکہ قادیانیوں کو اپنے آپ کو ووٹر لسٹوں میں مسلمان ظاہر کر کے اپنے ووٹ کا اندراج مسلمان کی حیثیت سے کرانے کا موقع مل گیا۔ جس کی وجہ سے ہزاروں قادیانیوں نے غیر قانونی طور پر اپنے ووٹوں کا اندراج مسلمان کی حیثیت سے کروایا۔ حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان نے اجلاس کو بتایا کہ قادیانیوں نے ہمیشہ اسلام اور پاکستان سے غداری کی ہے۔ انہوں نے ملک کو دنیا بھر میں انسانی حقوق کی بدترین صورتحال کے حوالے سے بدنام کیا ہوا ہے۔ ان کی اوچھی حرکتوں کی وجہ سے آئے دن قادیانیوں سے متعلق قوانین اور توہین رسالت کے قانون کو ختم کرنے کے مطالبات سامنے رہتے ہیں۔

علماکرام نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ووٹر لسٹ سے عقیدہ ختم نبوت کے اقراری حلف نامے کو حذف کرنے والے اقتدار پر فائز نہیں رہ سکتے۔ حضور ﷺ کے غداروں کے لئے اس ملک میں کوئی جگہ نہیں اس حلف نامے کو حذف کرنے کا نتیجہ اپنے اقتدار کو خود اپنے ہاتھوں سے تباہ کرنے کے سوا اور کچھ نہیں۔ اب بھی وقت ہے کہ حکومت ۲۸ مئی سے قبل اس اقدام کو واپس لے کر ملک کے اسلامی آئینی تشخص کو بحال کر سکتی ہے۔ بصورت دیگر ۲۸ مئی کو اس کے خلاف اعلان جہاد کیا جائے گا۔ پاکستان کے بارے میں پایا جانے والا اسلامی تصور پہلے ہی ترکی طرز کے سیکولر طرز حیات کے دعویداروں کی وجہ سے مسخ ہوتا جارہا تھا اور اب عقیدہ ختم نبوت سے روگردانی کر کے اس پر سب سے کاری ضرب لگانے کی کوشش کی گئی ہے۔ عقیدہ ختم نبوت وہ عقیدہ ہے جس پر مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر کا اجماع ہے۔ اس عقیدہ سے کسی مسلمان کو اختلاف نہیں۔ کیونکہ آنحضرت ﷺ کو آخری نبی نہ ماننے والا مسلمان ہو ہی نہیں سکتا۔ اس مسئلہ کے بارے میں اللہ رب العزت نے اپنی مقدس کتاب قرآن کریم میں واضح احکامات جاری فرما دیئے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ، صحابہ کرامؓ، تابعینؒ، تبع تابعینؒ سے لے کر موجودہ صدی تک پوری امت کا اس مسئلہ پر اجماع ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے ۱۸۹۲ء میں مجدد ہونے کا دعویٰ کیا اور ہندوستان کے شہر لدھیانہ سے اپنی دجالی بیعت کا آغاز کیا تھا۔ جب اسے اس دعویٰ سے مطلوبہ نتائج نہ ملے تو اس نے ۱۹۰۱ء میں نبوت کا دعویٰ کیا۔ اس کے پیروکاروں نے اسے نبی، مسیح، ملہم، مجدد، نبی کریم ﷺ کا ظل اور بروز اور نہ معلوم کیا کیا مان لیا۔ اور جو لوگ مرزا غلام احمد کے جھوٹے دعویٰ نبوت پر ایمان نہیں لائے۔ انہیں خود مرزا اور اس کے پیروکاروں نے

کافر' ولدالزنا اور اس جیسی دیگر غلیظ اور مکروہ گالیوں سے نوازا۔ انبیا کرام علیہم السلام بھی مرزا غلام احمد کی بدزبانیوں سے محفوظ نہ رہ سکے۔ ان تمام ہفوات کی وجہ سے علماء امت نے مرزا غلام احمد اور اس کے پیروکاروں کے کفر کا فتویٰ دیا اور پاکستان کی قومی اسمبلی نے ۱۹۷۴ء میں قادیانیوں کے کفر پر مہر تصدیق ثبت کی۔ جس کی وجہ سے ان کا شمار سرکاری طور پر بھی غیر مسلموں کی فہرست میں ہونے لگا۔

پاکستان میں گزشتہ سال تک انتخابات کے حوالے سے جداگانہ طرز انتخاب کا طریقہ کار رائج تھا۔ جس کے تحت انتخابات کے لئے اپنے ووٹ کا اندراج کرانے والے افراد کو مسلم اور غیر مسلم کے دو الگ الگ ووٹر لسٹ فارم جاری کیے جاتے تھے۔ مسلم ووٹروں کے لئے جاری ہونے والے ووٹر لسٹ فارم نمبر ۴ میں ہر مسلم ووٹر کو فارم میں درج ایک حلف نامہ بھرنا پڑتا تھا۔ جس کے تحت وہ اس بات کا حلفیہ اقرار کرتا تھا کہ وہ حضور اکرم ﷺ کو خاتم النبیین تسلیم کرتا ہے اور آپ کے بعد کسی بھی مدعی نبوت کو نبی تسلیم نہیں کرتا۔ طرز انتخاب کی تبدیلی کے ساتھ ہی نئے ووٹر لسٹ فارم کا اجرا ہوا۔ ان نئے فارموں میں دانستگی یا نادانستگی سے عقیدہ ختم نبوت کے اقرار پر مشتمل اس حلف نامے کو حذف کر دیا گیا۔ جس کی وجہ سے قادیانیوں کو یہ فری ہینڈ مل گیا کہ وہ نئے مسلم ووٹر لسٹ فارم میں اپنے آپ کو کھلم کھلا مسلمان ظاہر کر کے اپنے ووٹوں کا اندراج مسلمان کی حیثیت سے کرائیں۔ قادیانیوں نے اس سنہری موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہزاروں کی تعداد میں اپنے ووٹوں کا اندراج مسلمانوں کی حیثیت سے کروایا۔ قادیانیوں کی اس غیر آئینی اور غیر قانونی حرکت کا ملکی اخبارات نے مختلف خبروں کے ذریعہ انکشاف کیا۔

علماء کرام نے کہا کہ ووٹر لسٹ سے عقیدہ ختم نبوت کے اقرار پر مشتمل حلف نامے کا اخراج کرنے والے اقتدار پر فائز نہیں رہ سکتے۔ حضور ﷺ کے غدار کیلئے اس ملک میں کوئی جگہ نہیں۔ قادیانیوں کو مسلمانوں کی صف میں شامل کرنے کی ہر غیر قانونی حرکت کی مخالفت کی جائے گی۔ حضور ﷺ کو آخری نبی ماننا اسلام' یہودیت' عیسائیت اور قادیانیت کے درمیان بنیادی فرق ہے۔ اس عقیدہ پر مشتمل حلف نامے کو حذف کرنا اسلام کی بنیادوں کو منہدم کرنے کی کوشش اور آئین پاکستان سے غداری کے مترادف ہے۔ آئین کی اسلامی دفعات' توہین رسالت کے قانون اور قادیانیت سے متعلق قوانین اور آئینی ترامیم میں کسی قسم کے ردوبدل یا ترمیم کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ ملک کے آئینی تشخص کو ملیامیٹ کرنے کی ہر کوشش ناکام بنادی جائے گی۔

شیخ الحدیث مولانا سرفراز خان صفدر صاحب نے اس حلف نامے کے اخراج کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا کہ ان اقدامات کے ذریعہ قادیانیوں کو غیر آئینی اور غیر قانونی طور پر مسلمان ثابت کرنے اور مسلمانوں

کی صفوں میں داخل کرنے کی ہر کوشش کی بھرپور مزاحمت کی جائے گی اور تمام مسلمان اپنے تمام تر اختلافات بھلا کر اس مسئلہ پر متفقہ طور پر جدوجہد کرنے کے لئے تیار ہیں۔ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے سربراہ اور جامعہ فاروقیہ کے رئیس حضرت مولانا سلیم اللہ خان نے اس حلف کے حذف کئے جانے کو اسلام کی بنیادوں کو منہدم کرنے کی مذموم کوشش قرار دیتے ہوئے کہا کہ امت مسلمہ کے اتحاد کے ذریعہ ان کوششوں کا مقابلہ کرنے کی ضرورت ہے۔ جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے رئیس مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر نے کہا کہ ملک کے آئینی تشخص کو ملیامیٹ کرنے کے لئے بیرونی اشاروں پر مختلف اسلام دشمن این جی اوز اسلام کے متفقہ عقائد اور قوانین کے خلاف اعتراضات اور احتجاج کر رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیوں اور این جی اوز کی شہ پر عقیدہ ختم نبوت کا حلف نامہ یا دیگر اسلامی قوانین کو حذف کرنا اسلام اور آئین پاکستان سے غداری کے مترادف ہے۔ جامعہ عربیہ احسن العلوم کے مہتمم مولانا مفتی زرولی خان نے کہا کہ آئین کی اسلامی دفعات میں کسی قسم کے ردوبدل یا ترمیم کی کسی صورت میں اجازت نہیں دی جائے گی اور ایسی ہر کوشش کے مکمل سدباب تک ہماری جدوجہد جاری رہے گی۔ جمعیت علماء اسلام کے رہنما مولانا خان محمد ربانی نے کہا کہ جمعیت علماء اسلام ایسی ہر کوشش کا ڈٹ کر مقابلہ کرے گی اور تمام مذہبی جماعتوں کے علاوہ دیگر جماعتوں کے تعاون سے ایسی ہر کوشش کو ناکام بنادیا جائے گا اور ۲۸ مئی کو جمعیت علماء اسلام کے زیر اہتمام ہونے والے اجلاس میں آئندہ کے لائحہ عمل کا اعلان کیا جائے گا۔

اس موقع پر اجلاس میں یہ قرارداد منظور کی گئی کہ اگر ۲۸ مئی تک حلف نامے کے اخراج کا فیصلہ واپس نہ لیا گیا تو ملک گیر تحریک کا اعلان کیا جائے گا۔ قرارداد کے ذریعہ یہ مطالبہ بھی کیا گیا کہ اس حلف نامے کے اخراج میں ملوث افراد کو بے نقاب کر کے انہیں کڑی سزا دی جائے۔ تاکہ آئندہ کوئی ایسی حرکت کرنے کی جرات نہ کر سکے۔

اس موقع پر قاری محمد عثمان' مولانا سید حماد اللہ شاہ' مولانا عبدالرشید انصاری' مولانا رشید احمد درخواستی' مولانا محمد طیب نقشبندی' مولانا قاری عمر خطاب' قاری شفیق الرحمٰن علوی' مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی' مولانا امان اللہ خالدی' مولانا عبدالعزیز لاشاری' مفتی عبدالجبار' مولانا گل محمد تالونی' مولانا عبدالکریم عابد' مولانا خان محمد ربانی' مولانا ضمیر احمد' مولانا امجد حسین' مولانا محب الرحمٰن' مولانا آفتاب احمد' مولانا خورشید احمد' مولانا فیاض احمد' مولانا محمد مظہر' مولانا شفیق الرحمٰن' مولانا سعید الرحمٰن' مولانا محمد ہارون' مولانا محمد اسعد' مولانا عبدالرحیم' مولانا سید عبید اللہ' مولانا وکیل احمد' مولانا عباد الرحمٰن' مولانا محمد انور' مولانا عبید الرحمٰن' مولانا محمد

رحیم' مولانا محمد ارشد' مولانا عبداللہ' مولانا غلام محمد' مولانا محمد طاہر' مولانا صلاح الدین' مولانا سید شفیع الرحمٰن' مولانا سمیع اللہ' مولانا عبدالسمیع رحیمی' مولانا بلال احمد' مولانا محمد نعیم' مولانا سید شاہ محمد' مولانا شجاع اللہ' مولانا عبدالقادر' مولانا عبدالغفار' مولانا احسان اللہ' مولانا محمد نسیم' مولانا حافظ عبدالقیوم نعمانی' مولانا امداد اللہ' حافظ خلیل الرحمٰن زاہد' مولانا عبدالغنی' مولانا حبیب اللہ' مولانا الطاف الرحمٰن عباسی' مولانا محمد جمیل' مولانا محمد سلیم' مولانا سعداللہ' مولانا امجد علی' مولانا محمد فیاض' مولانا محمد حنیف' مولانا دلدار محمد' مولانا عبدالشکور' مولانا محمد شکیل' مولانا حبیب الرحمٰن' مولانا قاری علی حسن' مولانا اصغر علی' مولانا جلیل احمد' مولانا مظاہر حسن' مولانا صدیق احمد' مولانا عبدالکریم' مولانا ڈاکٹر نصیرالدین' مولانا معین الدین' مولانا عبدالستار' مولانا ابو معاویہ' مولانا ابو ہریرہ' مولانا محمد طاہر' مولانا ظفر احمد آزاد' مولانا محمد حنیف فاروقی' مولانا عبدالجبار' مولانا ارشد اقبال' مولانا محمد سلطان' مولانا محب اللہ' مولانا سعید احمد جلال پوری' مولانا عبدالقیوم دین پوری' حافظ عبدالمالک صدیقی' مولانا محمد ایاز' باز محمد' مولانا محمد عثمان الحق' مولانا محمد رفیق' مولانا محمد یوسف' مولانا حبیب اللہ' مولانا نعیم امجد سلیمی' مولانا قاری زبیر احمد' مولانا عزیز الرحمٰن رحمانی' مولانا محمد طلحہ رحمانی' مولانا محمد مراد' مولانا سید محمد عمر' مولانا نورالحسن' مولانا شہاب الدین' مولانا اسعد اقبال' مولانا محمد آصف' مولانا محمد شعیب' مولانا شہزاد احمد مدنی' مولانا سید حسین' مولانا عبدالرحیم بخاری' مولانا احتشام الحق' مولانا گل محمد آفریدی' مولانا قاری اللہ داد' مولانا قاری محمد طیب حقانی' مولانا عبدالرحمٰن عزیز' مولانا محمد جمال الدین' مولانا محمد اشرف کھوکھر' عبداللطیف طاہر' مولانا محمد حسین' مولانا محمد نعمان' رانا محمد انور' سید اطہر عظیم' منظور احمد راجپوت ایڈووکیٹ' جمال عبدالناصر شاہد' ملک ریاض الحق' قاری عبدالعزیز' انورالحسن' سید کمال شاہ' اللہ وارث اور دیگر حضرات نے ان علماء کرام کی مکمل تائید کرتے ہوئے انہیں ہر معاملہ میں اپنی مکمل حمایت کا یقین دلایا۔

کراچی کے علماء کرام کا احتجاج

کراچی (پ ر) ممتاز علماء کرام ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر' مفتی نظام الدین شامزئی' مفتی محمد جمیل خان' مولانا سعید احمد جلال پوری' مولانا نذیر احمد تونسوی' علامہ محمد سعید لدھیانوی' مولانا سید حماد اللہ شاہ' قاری محمد عثمان نے ایک بیان میں کہا ہے کہ عقیدہ ختم نبوت پر مشتمل حلف نامہ ووٹر لسٹ میں دوبارہ شامل کرنے کا مطالبہ کرنا مسلمانان پاکستان کے دلوں کی آواز ہے اور ان کا آئینی اور قانونی حق ہے جسے ہر صورت میں پورا کیا جانا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت کے غداروں کو پاکستان کے اسلامی آئینی تشخص میں تبدیلی کرنے کی

اجازت نہیں دی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ ملک کو قادیانی نواز اسٹیٹ نہیں بننے دیا جائے گا۔ انہوں نے قادیانیوں کو چور دروازے سے مسلمان ثابت کرنے کی تحریک کو پاکستان کے آئین سے غداری قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کے مسلمان قومی اسمبلی کے ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کے فیصلے کے تحت قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت تصور کرتے ہیں۔ انہوں نے عقیدہ ختم نبوت کو اسلام کا بنیادی عقیدہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ جس ملک میں حضور ﷺ کی عزت و ناموس محفوظ نہ ہو اس ملک کا خدا ہی حافظ ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کو لاکھوں مسلمانوں کے خون کا نذرانہ پیش کر کے اس لئے بنایا گیا تھا تاکہ اس میں اسلام کو سربلندی حاصل ہو اور اس میں غیر اسلامی اقدار کی بجائے مکمل اسلامی نظام کا نفاذ ہو۔ لیکن یہ ایک المیہ ہے کہ اس ملک میں ناموس رسالت کا مذاق اڑانے والوں اور عقیدہ ختم نبوت سے غداری کرنے والوں کو بیرونی ممالک کی شہہ پر ناجائز مراعات فراہم کی جارہی ہیں اور ملک کی مسلم اکثریت کا استحصال کیا جارہا ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ ووٹر لسٹ میں فوری طور پر عقیدہ ختم نبوت کے اقرار کا حلف نامہ شامل کیا جائے اور جن قادیانیوں نے اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر کے ووٹر لسٹوں میں اپنے ناموں کا اندراج کروایا ہے انہیں پاکستان کے قانون کے تحت عبرتناک سزا دی جائے۔

۱۳ مئی فیصل آباد میں کنونشن

فیصل آباد (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی دعوت پر مختلف مکاتب فکر کے علماء نمائندہ تاجران اور دینی سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں کا ایک مشترکہ اجلاس گزشتہ شب مرکزی جامع مسجد محمود میں شیخ الحدیث مولانا نذیر احمد کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ اجلاس میں نئے ووٹر فارم سے مذہب کا خانہ اور عقیدہ ختم نبوت سے متعلق حلف نامہ کی عبارت کو ختم کئے جانے پر تشویش کا اظہار کیا گیا کہ دستور پاکستان میں قادیانیوں سے متعلق واضح آئینی حیثیت کو ختم کرنے کی کوشش کی گئی تو اسلامیان پاکستان چین سے نہیں بیٹھیں گے۔ تاجر رہنماؤں اور علمائے کرام نے زور دے کر کہا کہ یہ مسئلہ حل ہو چکا ہے۔ پوری امت کا قادیانیوں کے کفر پر اتفاق ہے۔ ۱۹۷۴ء کی پارلیمنٹ نے مسلمانوں کے دیرینہ مطالبے پر قادیانی جماعت کو صفائی کا پورا موقع دیئے جانے کے بعد متفقہ طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا تھا۔ اجلاس میں کہا کہ حکومت نے ووٹر فارم میں مذہب کا خانہ اور ختم نبوت کا حلف نامہ بحال نہ کیا تو دینی جماعتوں کے سربراہی اجلاس کے فیصلوں کے مطابق تحریک چلائی جائے گی۔

اجلاس میں مولانا محمد اشرف ہمدانی، صاحبزادہ طارق محمود، علامہ غلام رسول ایم اے، مولانا محمد رفیق

جامی' محبوب الزمان بٹ' مفتی محمد ضیاء الحق' مولانا محمد یوسف انور' مولانا امجد علی امجد' مولانا نفیر محمد' مولانا ارشاد الحق اثری' چوہدری اسلم علی والہہ' محمد عظیم رندھاوا' قاری محمد ابراہیم' مولانا رمضان آفتاب' مولانا عبدالرشید ارشد' مولانا محمد رشید عمر' ڈاکٹر جاوید اختر' عبدالسلام فانی' مولانا حق نواز خالد' مولانا حبیب خان' سید مہدی کاظمی' صوفی غلام رسول' مفتی محمد مدنی' قاری محمد یونس رحیمی' حافظ ناصر' میاں عبدالمنان' شیخ محمد بشیر' حاجی محمد اکرم بیگ' عروۃ الوثقیٰ' میاں ریاض جاوید' میاں محمد طیب ایڈووکیٹ' ملک محمد اشرف' میاں عبداللطیف نے شرکت کی۔

اجلاس میں کہا گیا کہ اسلامی دفعات اور بالخصوص قادیانیوں سے متعلق آئینی ترمیم کو پی سی او میں تحفظ دیا گیا ہے۔ جداگانہ طریق انتخاب کی بجائے مخلوط طریق انتخاب کی آڑ میں مسلم اور غیر مسلم کا تشخص ختم کیا جارہا ہے۔ یہ اقدام دو قومی نظریہ کی نفی کے مترادف ہے۔ پاکستان کا قیام جداگانہ انتخاب کے ذریعہ عمل میں آیا تھا۔ اجلاس میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ ووٹر فارم نمبر ۴ میں مذہب کا خانہ اور عقیدہ ختم نبوت کا حلف نامہ بحال کیا جائے۔ ملک کے تحفظ' قومی سلامتی اور نظریہ پاکستان کے فروغ کے لئے جداگانہ طرز انتخاب اپنایا جائے۔ اجلاس میں پاکستان کی اسلامی نظریاتی حیثیت کے خلاف کئے جانے والے اقدامات پر تشویش کا اظہار کیا گیا اور واضح کیا گیا کہ پاکستان کو سیکولر سٹیٹ بنانے کی سازشوں کو باہمی اتحاد کے ذریعہ ناکام بنادیا جائے گا۔

اجلاس میں ایک قرارداد کے ذریعہ حالیہ کراچی کے بم دھماکے کے واقعہ کی پرزور مذمت کرتے ہوئے اس واقعہ کو پاکستان کی قومی سلامتی اور ملکی دفاع کے خلاف ایک بین الاقوامی سازش قرار دیا گیا۔ اس واقعہ کی آڑ میں دینی مذہبی اور جہادی تنظیموں کے خلاف کریک ڈاؤن کی مذمت کی گئی. حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ را اور موساد کے ایجنٹوں کے خلاف موثر کاروائی عمل میں لائی جائے اور قوم کو اصل حقائق سے آگاہ کیا جائے۔ اجلاس میں قبائلی علاقوں میں پاک امریکہ مشترکہ کمانڈو ایکشن پر تشویش کا اظہار کیا گیا اور ان اقدامات کو قومی معاملات میں مداخلت قرار دیا گیا۔ اجلاس میں دینی مدارس کے خلاف حکومتی کاروائیوں کی مذمت کی گئی اور ان دینی مراکز کا وقار بحال رکھنے کا مطالبہ کیا گیا۔ اجلاس میں ڈاکٹر غلام مرتضیٰ ملک کے بہیمانہ قتل اور دہشت گردی کے واقعہ کی بھی مذمت کی گئی۔

حضرت مولانا شاہ احمد نورانی کا اخباری بیان

چنیوٹ (اے این این' این این آئی' ثنا نیوز) اسلام دشمن طاقتیں قادیانیوں کے ایماء پر مسلمانوں کے

جذبہ جہاد کو ختم کرنے کے درپئے ہیں۔ کیونکہ قادیانی اسلام کے اہم رکن جہاد کے منکر ہیں۔ امریکہ جو قادیانیوں کا آقا ہے۔ دہشت گردی کاالزام لگاکر افغانستان کے بعد عراق پر حملہ کرنا چاہتاہے۔ قائد جمعیت علماء پاکستان علامہ شاہ احمد نورانی نے ایک انٹرویو میں کہا کہ حکومت قادیانیوں کو اتنا حوصلہ نہ دے۔ کیونکہ جو خاتم النبیین ﷺ کے وفادار نہیں۔ یہ پرویز مشرف کے ساتھ کبھی وفاداری نہیں کریں گے۔ انہیں ہوش کے ناخن لینے چاہئیں۔ انہوں نے کہاکہ ووٹر لسٹ میں قادیانیوں کا اندراج اور حلف نامہ سے مذہب کا خانہ حذف کرنا حکومت کو بہت مہنگا پڑے گا۔ کیونکہ اس نازک مسئلہ پر تمام دینی جماعتیں اکٹھی ہیں۔ انہوں نے کہاکہ امریکہ کے منہ کو مسلمانوں کا خون لگ گیا ہے۔ اب وہ دہشت گردی کے الزام میں عراق پر بھی حملہ کرے گا۔ انہوں نے کہاکہ ۱۹۷۳ء کے آئین میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا ہے۔ اس میں آئینی ترمیم کو ختم کیا گیا تو پھر حکومت کو اس کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔ (خبریں ملتان ۱۳ مئی)

قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن کا بیان

راولپنڈی (نوائے وقت رپورٹ) جمعیت علماء اسلام (ف) کے امیر مولانا فضل الرحمان نے کہا ہے کہ موجودہ حکومت امریکی ایجنڈے پر عمل پیرا ہے اور قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے کے بارے میں ۱۹۷۴ء کی آئینی ترمیم کو ختم کرنے کے درپے ہے۔ اس مقصد کے لئے بتدریج آگے بڑھ رہی ہے پوری قوم کو عقیدہ ختم نبوت اور ناموس رسالت ﷺ کے تحفظ کی جدوجہد کے لئے تیار ہو جانا چاہئے۔ اسی سلسلے میں اٹھائیس مئی کو لاہور میں جے یو آئی کے زیر اہتمام آل پارٹیز ختم نبوت کانفرنس منعقد ہو گی۔

اتوار کو اسلام آباد میں نوائے وقت سے بات چیت کرتے ہوئے انہوں نے کہاکہ ووٹر فارم سے عقیدہ ختم نبوت کو حذف کرنا خطرناک اقدام ہے۔ ہم پہلے ہی یہ کہہ رہے تھے کہ موجودہ حکومت میں قادیانی لابی بڑی اہمیت اختیار کئے ہوئے ہے۔ اب حالات اس بات کی تصدیق کر رہے ہیں۔ جنرل پرویز مشرف کو ریفرنڈم میں سوائے ربوہ کے کہیں ووٹ نہیں پڑے۔ صرف پاکستان میں نہیں بلکہ پوری دنیا میں ریفرنڈم کو ایک ڈھونگ کہا جارہا ہے۔ جس کے بعد حکومت کی پوزیشن بڑی کمزور ہو گئی ہے۔ اب آئندہ الیکشن کے بارے میں شکوک وشبہات پیدا ہو گئے ہیں۔ انہوں نے کہاکہ ملک میں امریکی مداخلت بڑھتی جارہی ہے جو ملکی داخلی خود مختاری اور قومی حمیت کے لئے چیلنج ہے۔ لوگوں میں اضطراب بڑھ رہا ہے۔ عوام رد عمل پر مجبور ہو رہے ہیں۔ پاکستان مسائل کے گرداب میں پھنستا جارہا ہے۔ ہمارا اقتدار اعلیٰ اور قومی عزت ووقار تباہ ہو کر رہ گیا ہے۔ حکومت نے

پریس ایڈوائس کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ ہم جو بات جلسوں میں کہتے ہیں۔ وہ دوسرے روز اخبارات میں نہیں آتی۔

مولانا فضل الرحمٰن نے کہا کہ پہلے گیارہ ستمبر کے واقعے کی آڑ لی گئی۔ اب کراچی میں فرانسیسیوں کی ہلاکت کی آڑ لے کر ملک بھر میں مذہبی لوگوں کے خلاف کارروائی شروع کر دی ہے۔ کیا تمام علماء کراچی کے واقعے میں ملوث ہیں؟۔ ممنوعہ تنظیموں کے نام لے کر ایسے لوگوں کے خلاف کارروائی کی جارہی ہے۔ یوں ملک کا امیج تباہ کیا جارہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت بیرونی دنیا کو خوش کرنے کے لئے قادیانیوں کے بارے میں آئینی ترمیم کو ختم کرنا چاہتی ہے۔ لیکن ہم ایسا نہیں کرنے دیں گے۔ پوری قوم عقیدہ ختم نبوت اور ناموس رسالت ﷺ کے تحفظ کے لئے کٹ مرنے کے لئے تیار ہے۔ (نوائے وقت ملتان ۱۳ مئی)

۱۴ مئی بہاول پور ختم نبوت کنونشن

بہاولپور (بیورو رپورٹ) آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت نے جداگانہ طرز انتخاب اور ووٹر فارم سے حلفیہ بیان کے خاتمے کو حکومت کی قادیانیت نوازی قرار دیا ہے اور خبردار کیا ہے کہ اسلامی شناخت ختم کرنے والے اس قسم کے اقدامات کی پوری قوت سے مزاحمت کی جائی گی۔ مجلس عمل میں شامل تمام دینی جماعتوں کا اجلاس زیر صدارت مفتی عطاء الرحمٰن منعقد ہوا۔ جس میں حکومت کے اس طرز عمل پر گہری تشویش کا اظہار کیا گیا۔ اجلاس میں ۱۴ مئی کو کل جماعتی مجلس عمل کے انتخابات منعقد کرانے کا فیصلہ کیا گیا اور طے کیا گیا کہ ۲۰ مئی کو ہونے والے کل جماعتی مرکزی مجلس عمل کے اجلاس کے فیصلوں پر سختی سے عملدرآمد کرایا جائے گا۔ دریں اثنا بہاولپور میں اجتماعات میں حکومت کی قادیانیت نوازی کی بھرپور مذمت کی گئی اور ووٹر فارم میں بیان حلفی کی شق کو شامل کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔

اجلاس میں حضرت مولانا بشیر احمد' حضرت حافظ سعید احمد صاحب جمعیت علماء اسلام کے دونوں گروپ اور جماعت اسلامی اہل حدیث اور بریلوی مکتب فکر کے نمائندوں نے شرکت کی۔ ۱۸ مئی ہفتہ صبح ۱۱ بجے پریس کانفرنس اور بعد نماز عصر جامع مسجد الصادق سے ایک احتجاجی جلوس نکالا جائے گا۔ مفتی عطاء الرحمٰن صدر مجلس عمل تحفظ ختم نبوت بہاول پور' مولانا محمد اسحاق ساقی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولپور۔

چیچہ وطنی کے علماء کرام کا بیان

چیچہ وطنی (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا عبدالحکیم نعمانی' قاری زاہد

اقبال حاجی محمد ایوب حافظ محمد اصغر عثمانی جمعیت علماء اسلام کے مولانا عبدالباقی حافظ حبیب اللہ چیمہ نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں کہا ہے کہ نئی ووٹر لسٹوں سے عقیدہ ختم نبوت کے حلف کا خاتمہ بدترین قادیانیت نوازی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکمران اگر قانون رسالت ﷺ اور عقیدہ ختم نبوت کا دفاع نہیں کر سکتے تو اقتدار چھوڑ دیں۔ انہوں نے کہا قادیانی امریکی وبرطانوی سامراج کے ایجنٹ ہیں اور امریکہ کی چھتری استعمال کر کے ناموس رسالت ﷺ کے تحفظ کے قوانین اور گستاخ رسول کی سزا کی دفعات کو ختم کرانے کی ناکام کوششوں میں مصروف ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ۱۹۷۴ء کی متفقہ آئینی ترمیم اور امتناع قادیانیت ایکٹ کو ختم کرنے کی سازشوں کو کامیاب نہیں ہونے دیا جائے گا۔ کیونکہ ناموس رسالت اور عقیدہ ختم نبوت امت مسلمہ کے لئے زندگی اور موت کا مسئلہ ہے۔ (نوائے وقت ملتان ۱۵ مئی)

روزنامہ اسلام کراچی کا اداریہ

ختم نبوت کے تحفظ کے لئے مشترکہ جدوجہد شروع کرنے کی ضرورت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ووٹر لسٹ میں عقیدہ ختم نبوت کے اقرار پر مشتمل حلف نامے کے اخراج کے خلاف حکومت کو ۲۸ مئی تک کی ڈیڈ لائن دی ہے۔ اس بات کا فیصلہ گزشتہ روز عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے مرکزی دفتر میں اعلیٰ سطحی اجلاس میں کیا گیا ہے۔ جس سے اکابر علماء کرام و مشائخ عظام اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں شیخ الحدیث حضرت مولانا سرفراز خان صفدر' وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے صدر اور جامعہ فاروقیہ کے رئیس مولانا سلیم اللہ خان' جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کے رئیس مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر اور دیگر دینی رہنماؤں نے خطاب کیا۔

اس موقع پر جمعیت علماء اسلام کے رہنما مولانا خان محمد ربانی نے اعلان کیا کہ اگر حکومت نے ہماری مقررہ ڈیڈ لائن تک اس سلسلے میں کوئی پیش رفت نہ کی تو آئندہ لائحہ عمل کا اعلان ۲۸ مئی کو کیا جائے گا۔ اجلاس میں ۲۸ مئی تک حلف نامے کے اخراج کے فیصلے کو واپس نہ لینے کی صورت میں ملک گیر تحریک کے اعلان کی قرارداد بھی منظور کی گئی۔ دریں اثناء ہمارے اسٹاف رپورٹر کے مطابق حکومت کی جانب سے قادیانیوں کے متعلق قوانین معطل کرنے' گزشتہ دنوں کوہاٹ کی ایک شرعی عدالت کے ایک فیصلے پر حکومت کی مبینہ اثر اندازی اور حدود آرڈیننس میں ترمیم کے خطرات کے خلاف متحدہ مجلس عمل میں شامل دینی جماعتوں کا پر امن احتجاج جاری ہے۔

اس سلسلے میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور جمعیت علماء اسلام کی جانب سے جمعہ کو پورے ملک میں یوم احتجاج منایا گیا۔ جس کی تمام مکاتب فکر کے مدارس کے پانچوں وفاقوں پر مشتمل اتحاد "اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ" نے بھی حمایت کی۔ علاوہ ازیں مختلف دینی جماعتوں کے رہنماؤں نے روزنامہ "اسلام" کو اپنے تاثرات ریکارڈ کراتے ہوئے تحفظ ناموس رسالت حدود آرڈیننس میں موجود اسلامی شقوں میں ترمیم اور ردوبدل کے فیصلے کو ملک میں داخلی انتشار پیدا کرنے اور ملک کو نئے بحران میں ڈالنے کی کوشش قرار دیا ہے اور حکومت کو متنبہ کیا ہے کہ اسلامی حدود تعزیرات کے خلاف ہرزہ سرائیاں کرنے کے سلسلے کو بند نہ کیا گیا تو دینی جماعتوں کے احتجاج میں شدت پیدا ہو سکتی ہے۔

پاکستان کو ایک خوشحال، مستحکم اور ترقی یافتہ اسلامی فلاحی مملکت بنانا ہر محب وطن پاکستانی کا خواب اور ہر صاحب دل مسلمان کی آرزو ہے اور اسی خواب کی تعبیر اور آرزو کی تکمیل کے لئے پاکستانی قوم نے اب تک بے بہا قربانیاں دی ہیں اور پاکستان کو ایک مضبوط دفاعی قوت بنانے کے لئے پاکستان کے غریب عوام نے بے پناہ جذبہ ایثار و قربانی کا ثبوت دیا ہے۔ لیکن بدقسمتی یہ ہے کہ پاکستان کے اب تک کے حکمرانوں نے اپنے ذاتی مفادات اور عاقبت نااندیشیوں کی بناء پر قوم کی ان خواہشات کی تکمیل کا موقع نہیں آنے دیا۔ موجودہ حکومت نے شروع ہی سے نعرہ لگایا کہ پاکستان کو کرپشن، بدعنوانی، فرقہ واریت اور لسانیت سے پاک کر کے ترقی کی منزلوں تک پہنچایا جائے گا۔

اس سلسلے میں حکومت نے بعض اہم اقدامات بھی شروع کر دیئے۔ لیکن افسوس ہے کہ ان اقدامات اور اعلانات سے ملک میں بے چینی، انتشار، خلفشار اور مسائل کم ہونے کی بجائے بڑھتے جا رہے ہیں۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ بیرونی دباؤ کے آگے جھکتے چلے جانے اور حکومت پر اثرانداز ہونے والے حلقوں میں شامل لادین عناصر کے ہاتھوں یرغمال بن جانے کی وجہ سے حکومت کے تمام اقدامات کا رخ ملک کے حقیقی مسائل کرپشن، بدعنوانی، جہالت، بیروزگاری، گروہ بندی و فرقہ واریت کی جانب ہونے کی بجائے ملک کی نظریاتی اساس اور اسلامی تشخص کی طرف ہو گیا ہے اور پوری قوم کے متفقہ آئین کے اہم حصوں، توہین رسالت سے متعلق قانون، امتناع قادیانیت آرڈیننس، حدود آرڈیننس اور دیگر اسلامی شقوں کے خاتمے کے لئے استعماری قوتوں کے کارندے سرگرم عمل ہیں اور یہ جاننے کے باوجود کہ ناموس رسالت کا مسئلہ پاکستان کے ۹۸ فیصد مسلمانوں کے ایمان کا جزو اور ان کے تمام طبقات اور گروہوں کا مشترکہ و متفقہ مسئلہ ہے۔ ایسے اقدامات کئے گئے ہیں جن سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت بیرونی دباؤ کا شکار ہو کر ختم نبوت سے متعلق قوانین کو ختم کرنا چاہتی ہے۔ وزیر ستوں

سے ختم نبوت سے متعلق حلف نامے کا خاتمہ اس کی واضح مثال ہے۔

علاوہ ازیں گزشتہ دنوں کوہاٹ کی ایک شرعی عدالت کی طرف سے پاکستان میں پہلی بار رجم کے شرعی حکم کے اجراء کا حکم سامنے آیا تو پاکستان میں اس محکم شرعی حکم کے بارے میں جو طوفان بدتمیزی برپا کیا گیا اس سے دین دشمن عناصر کے بڑھتے ہوئے اثرورسوخ اور صورتحال کی سنگینی کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ یہ صورتحال پاکستان کے تمام دردمند مسلمانوں کے لئے باعث تشویش ہے۔ پاکستان کی تاریخ گواہ ہے کہ قوم نے اپنی تمام تر کمزوریوں اختلافات اور گروہ بندیوں کے باوجود حبیب کبریا حضور خاتم النبیین ﷺ کی ناموس پر آنچ نہیں آنے دی ہے اور یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ سب سے زیادہ مالی و جانی قربانیاں پاکستانی عوام نے ختم نبوت کے تحفظ کے لئے دی ہیں۔ اس لئے حکومت کا بین الاقوامی اسلام دشمن قوتوں کے دباؤ میں آکر ختم نبوت سے متعلق قوانین کو ختم یا معطل کرنا انتہائی درجے کا غیر دانشمندانہ اقدام ہے۔ حکومت کو چاہئے کہ وہ اس سلسلے میں عوام میں پیدا ہونے والے شکوک و شبہات کے فوری ازالے کے لئے ضروری اقدامات کرے اور پاکستان کی دینی و سیاسی جماعتوں کا بھی فرض بنتا ہے کہ وہ تحفظ ختم نبوت کے سلسلے میں متحد ہو کر جدوجہد کریں اور پاکستان کے مسلمانوں کی قیادت کا فریضہ سرانجام دے کر اپنی دینی و ملی ذمہ داریاں نبھائیں۔ (۱۶ مئی ۲۰۰۲)

۷ مئی رحیم یار خان میں ختم نبوت کنونشن

رحیم یار خان (بیورو رپورٹ 'نامہ نگار) عقیدہ ختم نبوت مسلمانوں کے ایمان کا حصہ ہے موجودہ حکمرانوں نے اس حساس مسئلہ کو چھیڑ کر انتہائی غیر ذمہ داری کا ثبوت دیا ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی کال پر عوام سڑکوں پر نکل آئیں گے جو حکمرانوں کے زوال کا باعث بنے گا۔ ان خیالات کا اظہار مجلس تحفظ ختم نبوت کی جانب سے منعقدہ ایک کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے مقررین نے کہا خطاب کرنے والوں میں جے یو آئی کے صوبائی جنرل سیکرٹری مولانا رشید احمد لدھیانوی' پاکستان پیپلز پارٹی کے صدر چوہدری نجف اقبال وڑائچ' سابق ایم پی اے میاں امتیاز احمد' جمعیت اہل حدیث کے قاری ثناء اللہ' وکلاء برادری کے نمائندہ چوہدری سرور اختر' جماعت اسلامی کے چوہدری عبدالرزاق' انجمن تاجران کے صدر چوہدری ظفر اقبال' علامہ عبدالرؤف ربانی' حافظ محمد اکبر اعوان' مولانا مطیع الرحمٰن درخواستی' مولانا منظور احمد نعمانی اور دیگر شامل تھے۔

مولانا رشید احمد لدھیانوی نے کہا عقیدہ ختم نبوت پر مسلمانوں کے تمام مسالک متفق ہوئے۔ ۲۸ سال بعد اس حساس مسئلے کو چھیڑ کر حکومت نے نادانی کا ثبوت دیا۔ اگر حکومت نے اپنے اس الزام کو واپس نہ لیا تو

عوام سڑکوں پر آجائیں گے۔ چوہدری نجف اقبال وڑائچ نے کہا عقیدہ ختم نبوت کیلئے ہماری جان بھی حاضر ہے۔ میاں امتیاز احمد نے کہا یہ عقیدہ ہمارے ایمان کی بنیاد ہے جس کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا۔ قاری ثناء اللہ نے کہا میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں کو یقین دلاتا ہوں کہ جہاں آپ کا پسینہ گرے گا وہاں ہمارا خون ٹپکے گا۔ ریاض احمد نوری نے کہا اگر ۲۸ مئی تک حکومت نے یہ اقدام واپس نہ لیا تو پھر ہتھکڑیاں ہمارا زیور قید و بند اور پھانسیاں ہمارا اعزاز ہوں گی۔ چوہدری ظفر اقبال نے کہا تاجر برادری وقت آنے پر پورے ملک کو سیل کر دے گی۔ مولانا عبدالصمد نے کہا وقت آگیا ہے کہ پاکستان کے مسلمان اپنی ایمانی غیرت کا ثبوت دیں۔ (نوائے وقت ۱۸ مئی ملتان)

اداریہ نوٹ روزنامہ جنگ لاہور

ووٹر لسٹوں سے ختم نبوت کے حلف نامے کا اخراج

ان اطلاعات پر ملک کی دینی جماعتوں، عوامی حلقوں اور علمائے کرام کی جانب سے سخت تشویش اور غم و غصہ کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ اکتوبر ۲۰۰۲ء کے انتخابات کے لئے نئی ووٹر لسٹوں کی تیاری کے لئے مسلم ووٹروں کے فارم سے عقیدہ ختم نبوت کے حلف نامے کو خارج کر دیا گیا ہے۔ واضح رہے کہ اس دانستہ یا نادانستہ غلطی کی طرف توجہ دلانے کے لئے علمائے کرام اور دینی جماعتوں کی جانب سے ۱۰ مئی کو یوم احتجاج منایا جا چکا ہے اور ۲۸ مئی کو مجلس عمل میں شامل جماعتوں کے سربراہان اور دیگر علمائے کرام کی طرف سے ایک مشترکہ اجلاس کے انعقاد کا اعلان بھی کیا گیا ہے۔ جس میں مسلم ووٹر لسٹ سے مذکورہ حلف نامے کے حذف کئے جانے سے پیدا ہونے والی صورتحال پر غور کر کے لائحہ عمل طے کیا جائے گا۔

اس میں شک نہیں کہ بعض سیاسی جماعتیں ملک میں مخلوط طریقہ انتخاب کی حمایت کرتی رہی ہیں اور غالباً اسی بنا پر آئندہ انتخابات کے لئے جداگانہ طرز انتخاب کی بجائے مخلوط طریقہ انتخاب اختیار کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ لیکن طریقہ انتخاب میں تبدیلی سے متعلق کوئی فیصلہ کرتے ہوئے اس بات کو پیش نظر رکھا جانا چاہئے تھا کہ اس سے اسلامی دفعات بالخصوص عقیدہ ختم نبوت سے متعلق آئینی ترامیم متاثر نہ ہوں جنہیں پی سی او میں بھی شامل کیا گیا ہے۔ مسلم ووٹر لسٹوں کے فارم سے عقیدہ ختم نبوت سے متعلق حلف نامے کو خارج کر دینے سے یہ ممکن ہو گیا ہے کہ عقیدہ ختم نبوت پر یقین نہ رکھنے والا کوئی شخص اپنا نام بطور مسلمان ووٹر لسٹوں میں درج کرا سکتا ہے جو بجائے خود پی سی او کی خلاف ورزی بھی ہے۔ حکومت کو اس سلسلے میں کسی تامل، تاخیر کے بغیر

علمائے کرام کے نمائندوں کو اعتماد میں لے کر آئندہ انتخابات میں مسلم ووٹروں کے لئے ختم نبوت کے حلف نامے کی پوری پوری پابندی کا واضح اعلان کرنا چاہئے۔ (۱۸ مئی روزنامہ جنگ لاہور)

ادارتی نوٹ روزنامہ پاکستان

عقیدہ ختم نبوت ﷺ کے حلف کا خاتمہ

پاکستان کی سبھی دینی جماعتوں اور خصوصاً عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اس بات پر گہری تشویش کا اظہار کیا ہے کہ الیکشن کمیشن نے ووٹروں کے اندراج کے لئے جو نیا فارم جاری کیا ہے اس میں عقیدہ ختم نبوت کا حلف نامہ ختم کر دیا گیا ہے جو ۱۹۷۴ء میں پارلیمنٹ کی طرف سے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کے دستوری فیصلہ کے بعد اس کے عملی تقاضے پورے کرنے کے لئے اختیار کیا گیا تھا۔

الیکشن کمیشن کی طرف سے نئے فارم کے اجراء سے جس میں "عقیدہ ختم نبوت کا حلف" ختم کر دیا گیا ہے۔ سرکاری ریکارڈ میں مسلمانوں اور قادیانیوں کے درمیان فرق ختم ہو گیا ہے اور قادیانیوں کو مسلمانوں میں شامل کرنے کی راہ ہموار ہو گئی ہے۔ اس طرح قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیئے جانے کا دستوری فیصلہ عملاً ختم ہو گیا ہے جو دستور کی کھلی خلاف ورزی ہے۔

ہم صدر مشرف کی حکومت سے گزارش کریں گے کہ انتخابات براہ راست کرائیں یا بالواسطہ' مخلوط انتخابات کا طریقہ رائج کیا جائے یا جداگانہ انتخابات کا۔ مگر ووٹرز فارم میں عقیدہ ختم نبوت کی شق ختم کرنے کے فیصلہ پر نظر ثانی کریں اور اس عقیدہ کے اعلان اور حلف کے بغیر فارم منسوخ قرار دیں۔ تاکہ اس معاملہ میں لوگوں میں مذہبی اشتعال پیدا نہ کیا جا سکے۔ ہمیں توقع ہے کہ وفاقی حکومت اس طرف فوری توجہ دے گی اور اس امر کا انتظار نہیں کرے گی کہ لوگ سڑکوں پر آئیں تو فیصلہ بدلا جائے۔ (روزنامہ پاکستان)

بقیہ شب برأت

اور تو سچ ہی فرماتا ہے کہ اللہ جو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور جو چاہتا ہے لکھ دیتا ہے۔ اور اسی کے پاس کتاب تقدیر ہے۔ اے اللہ! تجھ سے اس تجلی کے واسطے سے (سوال کرتا ہوں) جو شعبان کی پندرھویں رات میں (جس میں ہر حکمت والے معاملے کا فیصلہ کیا جاتا ہے) نازل ہوتی ہے کہ تو ہم سے ہر مصیبت ٹال دے جو ہم جانتے ہیں اور جو ہم نہیں جانتے اور جس کو تو زیادہ جانتا ہے۔ بے شک تو ہی عزت و بزرگی والا ہے اور درود و سلام ہو ہمارے آقا محمد ﷺ اور آپ کی آل اور اصحاب پر۔"

"وما ارسلنک الا رحمۃ للعالمین"

غلام فرید شاکر

محبوب کل ختم الرسل ﷺ کی خصوصیات

تمام انبیاء سابقین پر جو فضیلتیں اور خصوصیتیں ہمارے پیغمبر و آقا خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو رب جلیل کی بارگاہ سے عنایت ہوئیں ان کا احاطہ کرنا تو بہت مشکل ہے البتہ ذریعہ شفاعت و نجات سمجھتے ہوئے چند ایک کا ذکر خیر کر دیا ہے۔ اللہ جل شانہ قبول و مقبول فرمائے۔ آمین!

- .... آپ ﷺ ہی کا روح (نور) تمام مخلوقات سے پیدائش و پیغمبری میں پہلے ہے۔
- .... آپ ﷺ ہی پر ایمان لانے کا عہد و پیمان اللہ تعالیٰ نے باقی پیغمبروں سے لیا۔
- .... آپ ﷺ ہی نے سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کے اقرار میں بلیٰ کہا۔
- .... آپ ﷺ ہی باعث تخلیق کائنات و مخلوقات ہیں۔
- .... آپ ﷺ ہی خاتم النبیین ہیں آپ کے بعد کسی پیغمبر یا نبی کا بنتا قطعی طور پر ناممکن ہے۔
- .... آپ ﷺ ہی کی امت آخری اور آپ ہی کی شریعت آخری شریعت ہے جو قیامت تک باقی رہے گی۔
- .... آپ ﷺ ہی کا اسم شریف ملائکہ درود شریف کے ساتھ یاد کرتے ہیں۔
- .... آپ ﷺ ہی کا اسم شریف عرش مجید پر اور آسمان و جنت میں لکھا ہے۔
- .... آپ ﷺ ہی کا اسم شریف اذان و اقامت نماز آخر التحیات میں یاد کرنے کا حکم ہے۔
- .... آپ ﷺ ہی کی خوشخبری کتب سابقہ میں انبیاء سابقین کی زبانی دی گئی۔
- .... آپ ﷺ ہی کی دنیوی پیدائش کے وقت شیاطین آسمانوں سے روکے گئے۔
- .... آپ ﷺ ہی کی پشت مبارک پر مہر ختم نبوت موجود تھی جو بالکل دل کے سامنے تھی۔
- .... آپ ﷺ ہی کے ہزار اسماء مبارکہ ہیں جو اپنی جگہ کتب سیر میں لکھے ہوئے ہیں۔
- .... آپ ﷺ ہی کے بہت سے اسماء لطیفہ اللہ تعالیٰ کے اسماء مبارکہ کے ساتھ مشترک ہیں۔

۞ .... آپ ﷺ ہی کا اسم شریف احمد ﷺ ہے پہلے کسی کا نہیں ہوا۔

۞ .... آپ ﷺ ہی پر سفر کی حالت میں ملائکہ مقربین سلام کیا کرتے تھے۔

۞ .... آپ ﷺ ہی تمام بنی آدم سے حقیقی حسن میں زائد تھے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کا حسن گویا آپ کے حقیقی حسن کا ایک حصہ تھا۔

۞ .... آپ ﷺ ہی نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو اصلی صورت میں دیکھا۔

۞ .... آپ ﷺ ہی کے وجود مسعود کی برکت سے شیاطین کا چوری آسمانوں پر جانا بند ہوا۔

۞ .... آپ ﷺ ہی معراج جسمانی سے تا مقام ’’قاب قوسین ‘‘مشرف ہوئے۔

۞ .... آپ ﷺ ہی نے شب معراج میں تمام پیغمبروں کو امامت کرائی۔

۞ .... آپ ﷺ ہی کے لشکر میں فرشتوں کا بڑا گروہ داخل ہو کر ممد و معاون ہوا۔

۞ .... آپ ﷺ ہی وہ امی نبی ہیں جن کو پیغمبری اور کتاب مقدس ملی۔

۞ .... آپ ﷺ ہی کی کتاب (قرآن مجید) کو تحریف سے محفوظ رکھنے کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا۔

۞ .... آپ ﷺ ہی کو دائمی معجزہ یعنی قرآن مجید عطا ہوا۔

۞ .... آپ ﷺ ہی کو اللہ تعالیٰ نے کثرت سے معجزات عطا فرمائے۔

۞ .... آپ ﷺ ہی تمام کائنات کے پیغمبر و رسول ہیں۔

۞ .... آپ ﷺ ہی کا وجود مبارک تمام جہانوں کے لئے رحمت ہے۔

۞ .... آپ ﷺ ہی کی عمر مبارک کی اللہ تعالیٰ نے قسم کھائی۔

۞ .... آپ ﷺ ہی کے اعضاء مبارکہ کی اللہ تعالیٰ نے جدا جدا تعریف فرمائی۔

۞ .... آپ ﷺ ہی کا اسم مبارک اللہ تعالیٰ نے وصف رسالت کے ساتھ یاد فرمایا۔

۞ .... آپ ﷺ ہی کو دونوں مرتبے حبیب اور خلیل کے عطا ہوئے۔

۞ .... آپ ﷺ ہی کو دونوں بزرگیاں کلام الٰہی اور دیدار الٰہی شب معراج میں نصیب ہوئیں۔

۞ .... آپ ﷺ ہی کا رعب و دبدبہ آپ کے اعداء پر اللہ تعالیٰ نے ڈال دیا تھا۔

۞ .... آپ ﷺ ہی کی ازواج مطہرات تمام عورتوں سے افضل ہیں۔ ان کا ثواب دوسری عورتوں سے زیادہ ہے۔

علامہ انور شاہ کشمیریؒ

قادیانیت کے بارہ میں علامہ انور شاہ کشمیریؒ کی آخری وصیت

علامہ سید انور شاہ کشمیری قدس سرہ العزیز شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند کو مرزائیت سے اس قدر نفرت تھی اور وہ اس فتنہ کو امت محمدیہ کے لئے اس حد تک خطرناک سمجھتے تھے کہ اپنی وفات سے صرف چند دن پہلے جبکہ مرض کا سخت دورہ پڑا ہوا تھا پالکی میں سوار ہو کر جامع مسجد دیوبند میں تشریف لائے اور قوم کو اپنی آخری وصیت سنائی جو درج ذیل ہے۔ آج جبکہ یہ فتنہ پورے عالم اسلام کے لئے ایک چیلنج ہے ہم علماء اور دیگر مسلمانوں کو ان کا احساس فرض تازہ کرانے کے لئے یہ نادر الوداعی خطبہ پیش کر رہے ہیں۔

حامداً ومصلیاً ومسلما ۔ السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ! محمد انور شاہ کشمیری عفا اللہ عنہ بحیثیت ایمان واسلام واخوت دینی اور امت مرحومہ محمدیہ ﷺ کے اعضاء ہونے کے لحاظ سے کافہ اہل اسلام خواص و عوام کی عالی خدمت میں عرض گزار ہے کہ اگرچہ فتنے اور طرح طرح کے حوادث اور واردا تیں اس دین سماوی پر وقتاً فوقتاً گزرتی رہی ہیں اور باوجود اس کے کہ آخری پیغام خدائے برحق کا یہ ہے کہ :

”الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا ۔ “آج کے دن میں نے دین تمہارا کمال کو پہنچایا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور اسلام پر ہی تمہارا دین ہونے کے لئے راضی ہوا۔

”ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین وکان اللہ بکل شیئی علیما ۔ “...... ”نہیں محمد کسی کے باپ تمہارے مردوں میں سے لیکن ہیں رسول خدا کے اور خاتم پیغمبروں کے اور خدا ہر چیز کا اپنے امور میں سے عالم ہے۔“

اور اس کے قطعی الدلالۃ ہونے پر بھی امت محمدیہ کا اجماع منعقد ہو گیا اور ختم نبوت کا عقیدہ دین محمدی کا اساسی اصول قرار پایا جس امت نے ہم تک یہ آیت پہنچائی اس نے یہ مراد بھی پہنچائی اور اسی دعویٰ پر مسیلمہ کذاب اور اسود کاذب کو قتل کیا اور بڑا کفر دونوں کا یہ دعویٰ قرار دے کر کذاب مشتہر کیا اور باقی جرائم کو کذب کے تحت

رکھا مگر پھر بھی حکم حدیث نبوی بہت سے دجالوں نے نبوت کے دعوے کئے اور ان کی حکومتیں بھی رہیں اور بالآخر واصل جہنم ہوئے۔ ہمارے اس منحوس زمانہ میں جو یورپ کی افتاد سے ایمان اور خصائل ایمان کی فنا کا زمانہ ہے۔ منشی غلام احمد قادیانی کا فتنہ در پیش ہے اور گزشتہ فتنوں سے مزید اور شدید ہے اور حکومت وقت بھی بمقابلہ مسلمانوں کے قادیانی جماعت کی امداد و اعانت کر رہی ہے۔ یہ جماعت بہ نسبت یہود و نصاریٰ اور ہنود کے اہل اسلام کے ساتھ زیادہ عداوت رکھتی ہے۔ کوئی چیز ان کے اور اہل اسلام کے درمیان مشترک اور اتحادی باقی نہیں رہی۔ منشی غلام احمد قادیانی جو اس زمانہ کا دجال اکبر ہے بیس جزو وحی قرآن مجید پر اضافہ کرتا ہے۔ کوئی ان کی اس بیس جزو وحی کا انکار کرے اور ان کو نبی نہ مانے وہ ان کے نزدیک کافر ہے اور اولاد زنا ہے اور کوئی اسلامی تعلق مثل جنازہ کی نماز اور نکاح کے اس کے ساتھ جائز نہیں۔ پھر قرآن مجید کی تفسیر اس نے کل اپنے قبضہ میں رکھی ہے۔ دوسرے کسی کا کوئی حصہ نہیں لگتا۔ جیسے فارسی مثل ہے:

خوردن زمن لقمہ شمردن از تو

اس تفسیر کے مطابق خواہ کل امت کے خلاف ہو سب اس کے نزدیک گمراہ ہیں۔ حدیث پیغمبر اسلام کی جو اس کی وحی کے موافق نہ ہو اس کی نسبت اس کی تصریح ہے کہ ردی کے ٹوکرے میں پھینک دی جائیں ان دو اصول اسلام یعنی کتاب اور سنت کی تو اس کے نزدیک یہ حالات ہے اور حسب تصریح اس کے اس پر شریعت بھی نازل ہوئی ہے اور بمقابلہ اس عقیدہ اسلامیہ کے کہ بعد ختم نبوت کے آئندہ کوئی شریعت نہ ہوگی۔ صریح ادعا شریعت کیا ہے۔ اور نیز اس کا اعلان ہے کہ آئندہ حج قادیان کا ہوا کرے گا۔ نیز جہاد شرعی اس کے آنے سے منسوخ ہو گیا ہے اور پیغمبر اسلام ﷺ کے معجزات تو تین ہزار ہی نقل ہوئے ہیں منشی غلام احمد قادیانی کے تین لاکھ اور دس لاکھ تک ہیں۔ جن میں تحصیل چندہ کی کامیابی بھی شمار ہے اور اس کے اشعار ہیں:

زندہ شد ہر نبی بآمدنم
ہر رسولے نہاں بہ پیرہنم
آنچہ حق داد ہر نبی راجام
داد آں جام مرا بہ تمام

نیز اپنی مسیحیت کی تولید میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کہ جن پر ایمان جزو دین محمدی ہے۔ ایسی توہین کی ہے کہ جس سے دل اور جگر شق ہوتا ہے اور اس کے نزدیک تحقیقی توہین ہے۔ الزامی یا بقول نصاریٰ تو درکنار رہی توہین عیسیٰ علیہ السلام میں علاوہ اپنی تحقیقی کے ایک اور طریقہ بھی اختیار کیا ہے کہ نقل نصاریٰ کے سر رکھ کر توہین سے اپنا دل ٹھنڈا کرتا ہے۔ "گفتہ آید در حدیث دیگراں۔" یہ معاملہ بیشتر اسی پیغمبر برحق کے ساتھ

کیا ہے تا کہ عظمت ان کے لوگوں کے دلوں سے اتار دے اور خود مسیح بن بیٹھے۔ اس واسطے ہنود کے پیشواؤں کے ساتھ ایسا نہیں بلکہ توقیر کی ہے۔ اور ایسے ہی بزرگان اسلام امام حسینؓ وغیرہم کی تحقیر اور تعلّی میں کوئی دقیقہ نہیں چھوڑا۔ غرض یہ کہ اس دجال کی دعوت اس کے نزدیک سب انبیاء علیہم السلام اور رسول ﷺ سے بڑھ چڑھ کر اور افضل واکمل ہے۔ علمائے اسلام نے اس فتنہ کے استیصال میں خاصی خدمتیں کیں مگر وہ خدمتیں انفرادی اور خصوصی تھیں۔ اس وقت کہ ایک لطیفہ غیب سے نمودار اور نمایاں ہوا ہے کہ مجاہد ملت جناب سامی القاب مولوی ظفر علی خان صاحب دام ظلہ اس خدمت کا فرض ادا کر رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے اس وقت جناب ممدوح اور ان کے رفقاء جناب مولوی عبدالحنان صاحب اور جناب مولوی لال حسین صاحب اختر اور احمد یار خان صاحب سیر و حوالات ہیں۔ ہم کو کچھ حمیت اور حمایت اسلام سے کام لینا چاہئے۔ اہل خطہ کشمیر سمجھ اور بوجھ لیں کہ جو کچھ قادیانی جماعت ان کی امداد کر رہی ہے۔ وہ اہل خطہ کے ایمان کی قیمت ہے اور ناممکن ہے کہ کوئی امداد اور ہمدردی اس فرقہ کی ایمان خریدنے کے سوا ہو:

دانی کہ چنگ وعود چہ تقریر کنند
پنہاں خواید بادہ کہ تکفیر می کنند

اور جن لوگوں نے اس فرقہ کے ساتھ کسی قسم کی رواداری برتی ہے وہ خطرہ میں ہیں۔ یہ نہ سمجھیں کہ یہ کوئی معمولی بیعت ہے بلکہ ایک چھوٹی پیغمبری سے ایک بڑی پیغمبری قادیانی میں تحویل ہوتا ہے اور جس کا جی چاہے ان عقائد ملعونہ قادیانی کا ثبوت ہم سے لے لے اور اس شدید وقت میں کہ وطن کو بے خبر کرے ایمان پر چھاپہ مارا گیا ہے۔ کچھ غیرت ایمانی کا ثبوت دے جن حضرات نے اس احقر سے حدیث شریف کے حروف پڑھے ہیں جو تقریباً دو ہزار ہوں گے۔ وہ اس وقت کچھ ہمدردی اسلام کی کر جائیں اور کلمہ حق کہہ جائیں اور انجمن دعوت وارشاد میں شرکت فرمائیں۔

اس فرقہ کی تکفیر میں توقف یا اس وجہ سے ہے کہ صحیح علم نصیب نہیں ہوا اور اب تک ایمان اور کفر کا فرق ہی معلوم نہیں اور نہ کوئی حقیقت محصلہ ایمان کی ان کے ذہن میں ہے اور یا کوئی مصلحت دنیاوی دامن گیر ہے۔ ورنہ اسلام کوئی نسبی اور نسلی لقب نہیں ہے جیسے یہود اور ہنود کہ زائل نہ ہو اور جو کوئی بھی اپنے آپ کو مسلمان کہے بس وہ قوم نسبی لقب یا ملکی وشہری نسبت کی طرح لاینفک ہی رہے بلکہ (اسلام) عقائد اور عمل کا نام ہے اور ضرورت قطعیہ اور متواترات سے متوارثہ میں کوئی تاویل یا تحریف بھی کفر والحاد ہے۔ زندقہ والحاد اس کو کہتے ہیں کہ سچے دین کو گڑبڑ کر دے اور یہ کھلے کفر سے بدتر ہے۔ یہی اس دجال کی تعلیم کا حاصل ہے جب کوئی ایک حکم قطعی اور متواتر شرعی کا انکار کر دے وہ کافر ہے خواہ اور بہت سے کام اسلام کے کرتا ہو: ”ان اللہ لیئو ید الدین بالرجل الفاجر۔“ اسی میں وارد ہوا ہے حق تعالیٰ صحیح علم اور صحیح سمجھ اور توفیق عمل نصیب کرے۔ آمین!

جماعتی سرگرمیاں

ادارہ

حضرت مولانا بشیر احمد اور حضرت مولانا محمد حسین کا تبلیغی دورہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ حضرت مولانا بشیر احمد اور حضرت مولانا محمد حسین نے میرپور ماتھیلو گھوٹکی اور پنو عاقل کا تبلیغی دورہ کیا۔ مختلف مساجد میں عقیدہ ختم نبوت اور قادیانیوں کی سرگرمیوں سے مسلمانوں کو آگاہ کیا۔ میرپور ماتھیلو میں علمائے کرام سے ملاقاتیں کیں۔ حضرت مولانا محمد سلطان' حضرت مولانا محمد اسحٰق لغاری اور دوسرے علمائے کرام نے بھرپور تعاون کا یقین دلایا۔ گھوٹکی میں جامع مسجد قاسم العلوم' پنو عاقل جامع مسجد عیدگاہ مہاجروں والی' مسجد قادریہ میں بیانات ہوئے۔

سکھر میں قادیانی ووٹوں کا اخراج

حضور سرور کائنات ﷺ کے باغیوں کو ایک مرتبہ پھر شکست فاش ہوگئی۔ ووٹر فارم سے حلف نامہ حذف ہوتے ہی قادیانیوں نے اپنے نام مسلمانوں میں لکھوانا شروع کردیئے۔ کہ صدر پاکستان جنرل پرویز مشرف نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور ملک بھر کے علمائے کرام کے مطالبے پر جب حلف نامہ ختم نبوت بحال کردیا تو پورے پاکستان میں مسلمانوں نے قادیانیوں کے نام مسلم لسٹوں میں تلاش کرنا شروع کردیئے۔ پورے پاکستان کی طرح سکھر ڈویژن میں بھی یہ کام تیزی سے ہوا اور حضرت مولانا حق نواز اعوان' حضرت مولانا محمد حسین ناصر' جناب سکندر ذوالقرنین' جناب علی محمد' جناب محمد رضوان' جناب محمد عمران نے کئی درجن قادیانیوں کے نام مسلم لسٹوں میں تلاش کئے۔ ریوائزنگ افسر سیشن کورٹ کو درخواست دی۔ یکم جولائی تک جب قایانی عدالت میں پیش نہ ہوئے تو ریوائزنگ افسر نے ان کے نام مسلمان لسٹوں سے نکال کر غیر مسلموں میں داخل کرنے کا حکم جاری کردیا۔ اس موقع پر جناب قاری خلیل احمد' حضرت مولانا عبدالمجید' جناب آغا سید محمد شاہ اور شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد مراد مدظلہ نے خطاب کیا۔

اسی طرح جیکب آباد میں قادیانی ووٹروں کے نام مسلمانوں کی فہرست سے خارج کردیئے گئے۔ اس کوشش میں جمعیت علمائے اسلام کے جناب ڈاکٹر اے جی انصاری' جناب حافظ میر محمد' جناب زاہد حسین رند حضرت مولانا محمد حسین ناصر پیش پیش رہے۔

قادیانیوں کو امتناع قادیانیت آرڈیننس کا پابند کیا جائے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چیچہ وطنی کے رہنماؤں حضرت مولانا عبدالحکیم نعمانی' جناب حاجی محمد ایوب

جناب قاری محمد زاہد اقبال نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں قادیانیوں کی غیر آئینی ارتدادی سرگرمیوں پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کی اسلام و ملک دشمن سرگرمیوں کا تدارک کیا جائے۔ قادیانیوں کو امتناع قادیانیت آرڈیننس کا پابند بنایا جائے۔ انہوں نے تعلیمی اداروں کی مجکاری کے نوٹیفیکیشن کی واپسی کے عمل کو خوش آئندہ قرار دیا اور کہا کہ جس لابی نے یہ لابنگ کی ہے اس کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جائے۔

حضرت مولانا خدا بخش مدظلہ اور حضرت مولانا غلام مصطفیٰ کا تبلیغی دورہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما حضرت مولانا خدا بخش مدظلہ اور حضرت مولانا غلام مصطفیٰ نے جامع مسجد حذیفہ چنیوٹ میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حضور خاتم الانبیاء ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری پیغمبر ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی جھوٹا اور مکار تھا۔ انہوں نے مرزا قادیانی کے کفر کو تفصیلاً بیان کیا۔

اسی طرح مولانا مدظلہ کے مختلف مساجد میں بیانات ہوئے۔ جن میں مدرسہ امدادیہ چنیوٹ' جامع مسجد تقویٰ چھنی قریشیاں' جامع مسجد ختم نبوت مسلم کالونی' مدرسہ فیض العلوم چنیوٹ شامل ہیں۔

حضرت مولانا غلام مصطفیٰ نے مدرسہ فیض العلوم چنیوٹ میں تمام مکاتب فکر کے علمائے کرام کا اجلاس جو مجلس عمل ختم نبوت کی طرف سے بلایا گیا تھا اس کی صدارت کی اور خطاب کرتے ہوئے کہا کہ تعلیمی ادارے قادیانیوں کو واپس کیے گئے تو مسلمان بچوں کا مستقبل تاریک ہو جائے گا۔ مولانا نے کہا کہ اس سے حالات خراب ہونے کا اندیشہ ہے۔ جامع مسجد صدیق اکبر چنیوٹ میں اجتماعی جمعۃ المبارک سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا پوری دنیا میں ختم نبوت کا کام اور تبلیغ اور قادیانیوں کے کفر کا مقابلہ جاری رہے گا۔ جامع مسجد خاتم النبیین لاہور روڈ میں مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی طرف سے بلائے گئے اجلاس سے بھی حضرت مولانا غلام مصطفیٰ نے خطاب کیا۔

قادیانیوں کی سرگرمیوں کے خلاف مظاہرہ

ملکی آئین کے خلاف قادیانیوں کی سرگرمیوں پر جیکب آباد میں مظاہرہ کیا گیا۔ تفصیلات کے مطابق جمعیت علمائے اسلام' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور جمعیت طلبائے اسلام کی طرف سے مدنی مسجد جیکب آباد سے جے یو آئی کے صوبائی رہنما ڈاکٹر اے جی انصاری' ختم نبوت کے مرکزی رہنما حضرت مولانا بشیر احمد' حضرت مولانا محمد حسین ناصر' جے ٹی آئی کے صوبائی رہنما زاہد حسین رند کی قیادت میں ایک بڑا مظاہرہ کیا گیا۔ مظاہرین نے سندھ' بلوچستان اور پنجاب کے سنگم انڈس ہائی وے پر دھرنا دیا اور شہر کی اہم شاہراہوں کوئٹہ روڈ میونسپلٹی روڈ' حضرت مولانا عبید اللہ سندھی چوک' سول ہسپتال روڈ' قائداعظم روڈ اور ڈی سی چوک پر مارچ کرتے ہوئے قادیانیوں کے

خلاف نعرے لگائے۔

بعد ازاں پریس کلب کے سامنے رہنماؤں نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانیوں کے خلاف 1954ء کی تحریک میں 10 ہزار مسلمان شہید ہوئے۔ لیکن آج موجودہ حکومت کے دور میں ان کی سرگرمیاں تیز ہو گئی ہیں۔ اور آج بھی مرزا طاہر برطانیہ میں بیٹھ کر مسلمانوں کے دشمن اسرائیل کے ساتھ مل کر پاکستان کی سلامتی کے خلاف کوشش کر رہا ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ جیکب آباد سمیت پورے ملک میں قادیانیوں کی سرگرمیوں کو ختم کیا جائے۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی مولانا عبدالستار حیدری کا تبلیغی دورہ بھکر اور لیہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور حضرت مولانا عبدالستار حیدری نے گزشتہ دنوں ضلع بھکر اور ضلع لیہ کا تبلیغی دورہ کیا۔ اس دوران انہوں نے مختلف مقامات پر ختم نبوت کانفرنسوں اور تقریبات سے خطاب کیا۔ ان رہنماؤں نے تحصیل کروڑ کے علاقہ شہنہ والا' چک 172/TDA' مدرسہ احیاء العلوم پنج گرائیں' جامع مسجد کرنال لیہ' مدرسہ صدیق اکبر کوٹ سلطان' دارالعلوم عیدگاہ نور مسجد کروڑ' عیدگاہ و مسجد خلفائے راشدین بہل' دارالہدیٰ' جامع مسجد فرقانیہ' جامعہ رشیدیہ بھکر' جامع مسجد مدنی فتح پور' جامع مسجد صدیق اکبر' جامع مسجد ہسپتال والی چوک اعظم' مدرسہ حیات العلوم' جامع مسجد بلال منڈا خیل' مدنی مسجد ڈاکٹر محبوب قریشی والی' عیسیٰ خیل' نور مسجد ڈسٹرکٹ ہسپتال والی' میانوالی اور دیگر مختلف اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی فتنہ ایک سازش کے تحت پھر سر اٹھانے کی کوشش کر رہا ہے۔ مسلمانوں کا یہ فریضہ ہے کہ نوجوان نسل کو اس فتنہ کے کفریہ عقائد سے آگاہ کرے۔ حضرت مولانا عبدالستار حیدری نے حضرت مولانا عبدالحکیم' حضرت مولانا عبدالجلیل نقشبندی' جناب ڈاکٹر محمد عبداللہ' جناب محمد افتخار' جناب ڈاکٹر رانا حفیظ اللہ' جناب قاری عبداللطیف' حضرت مولانا فضل الرحمٰن' جناب سید مصباح الزماں' حضرت مولانا عبدالرحیم اشعر' حضرت مولانا نذیر احمد' جناب ڈاکٹر عالمگیر' حضرت مولانا عبدالرحیم سمیت متعدد جماعتی احباب و بزرگوں سے ملاقاتیں کیں۔

قادیانی کی غنڈہ گردی

مرزائیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کرنے والے مظفر گڑھ شہر سے تعلق رکھنے والے مسلمان جناب ڈاکٹر جاوید اقبال خان کو مورخہ 17 اگست 2002ء بروز ہفتہ کے دن ان کے مرزائی والد ڈاکٹر اقبال احمد خان نے ختم نبوت کی تبلیغ کرنے کی سزا دینے کے لئے گھر پر غنڈے بلوا کر زدوکوب کروایا۔ جبکہ جناب ڈاکٹر صاحب ریڑھ کی ہڈی کے عارضہ میں مبتلا ہونے کی وجہ سے کافی حد تک معذور ہیں۔ جناب ڈاکٹر جاوید اقبال صاحب نے جماعتی احباب سے استقامت کی دعا کی اپیل کی ہے۔

دین حق کا اثر

16 ماہ میں سندھ کے پانچ ہزار غیر مسلموں کا قبول اسلام

ملک بھر کی طرح سندھ اور کراچی کی اقلیتی برادری کی نوجوان نسل میں فطرت کے عین مطابق آفاقی دین اسلام تیزی سے مقبولیت پارہا ہے۔16 ماہ پندرہ دن دوران اندرون سندھ کے 14 اضلاع سے کراچی آکر اور شہر کے مختلف غیر مسلم مذاہب کے پانچ ہزار افراد مشرف بہ اسلام ہوئے۔ شہر کے مختلف چھوٹے بڑے جامعات اور متعدد شعبہ ہائے افتاء کے اعداد وشمار سے مرتب کردہ روزنامہ ''اسلام'' کی ایک تحقیقاتی رپورٹ کے مطابق یکم محرم الحرام 1422 ھ سے 15 جمادی الاولیٰ 1423 ھ کے دوران اسلام قبول کرنے والوں میں دو ہزار چار سو عیسائی' دو ہزار ایک سو ہندو' تین سو قادیانی' ذکری فرقے کے ایک سو' آغا خانی' اسماعیلی پچاس' روافض کے تیس اور سکھ سمیت دیگر مذاہب کے دس افراد شامل ہیں۔

جائزہ رپورٹ کے مطابق مجموعی طور پر ان نو مسلموں میں 99 خاندانوں نے اسلام قبول کیا۔ نو مسلم عیسائی برادری کی بیشتر تعداد کراچی کے مضافات کی ہے۔ جبکہ ہندوؤں کی اکثریت کا تعلق اندرون سندھ کے 14 اضلاع کی متعدد تحصیلوں اور علاقہ جات سے ہے۔ مجموعی طور پر نوجوانوں کی تعداد 60 فیصد ہے۔ ادھیڑ عمر معمر اور شادی شدہ جوڑوں کی تعداد 20 فیصد ہے۔ مجموعی طرپر نو مسلموں نے علمائے کرام کو اسلام قبول کرنے کی سات اہم وجوہ بتائی ہیں۔ جن میں خاص اسلامی تعلیمات سے مسلمانوں کی حضور ﷺ سے سچی محبت دیکھ کر' اسلام کا باقی مذاہب سے تقابل کرکے' مسلمانوں کا عیسائیوں کے ساتھ حسن سلوک' برادری کے نو مسلموں کو دیکھ کر ہندو اور عیسائی مذہب میں طلاق نہ ہونے کی وجہ سے' مسلمان مرد اور خواتین سے شادی کرنے کے لئے اپنے مذہب سے ناآشنائی اور خلاف عقل فلسفوں سے تنگ آکر اسلام قبول کرنے والوں کی تعداد دس فیصد ہے۔ یوں ان ہزاروں نو مسلموں نے دور حاضر میں دین اسلام کے خلاف عالمی ناپاک سازشوں کے باوجود اسلام کی عالمگیر حقیقت کو تسلیم کرکے یہ باور کرایا ہے کہ 14 سو سال بعد بھی دین اسلام کی کشش میں کمی نہیں آئی بلکہ مزید مقبولیت پارہا ہے۔

قادیانیت سے توبہ چنیوٹ کے غیر مسلم خاندان نے اسلام قبول کرلیا

قادیانی خاندان نے قادیانیت سے تائب ہوکر نبی آخرالزماں ﷺ کے جھنڈے تلے پناہ لے لی۔

تفصیلات کے مطابق لیاقت کالونی پی اے ایف روڈ سرگودھا میں قادیانی گھرانے نے جن میں محمد افضل، نسیم اور اس کی سالی کے علاوہ اس کے سالے نے بھی اہلیان محلہ و معززین کی موجودگی میں حضرت مولانا امان اللہ سیالوی خطیب جامع مسجد غوثیہ لیاقت کالونی میں اسلام قبول کر لیا۔

جیکب آباد کے چار قادیانیوں کا قبول اسلام

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ حضرت مولانا بشیر احمد اور سکھر مجلس کے مبلغ حضرت مولانا محمد حسین ناصر نے جیکب آباد کا دورہ کیا۔ جمعیت علمائے اسلام کے صوبائی رہنما جناب ڈاکٹر عبدالغنی انصاری، جناب حافظ میر محمد اور جناب زاہد حسین رند نے بھرپور تعاون کیا۔ حضرت مولانا بشیر احمد، جناب ڈاکٹر اے جی انصاری، اور حضرت مولانا محمد حسین ناصر نے پریس کانفرنس میں صحافیوں اور دوسرے مسلمانوں کو قادیانیوں کے عقائد سے آگاہ کیا۔ قادیانیت زدہ افراد تک لٹریچر پہنچایا۔ حضرت مولانا محمد حسین ناصر، جناب حافظ میر محمد، جناب ڈاکٹر اے جی انصاری، جناب زاہد حسین رند، حضرت مولانا غلام نبی بروہی کی کوششوں سے ان چار نوجوانوں نے جنہیں قادیانیوں نے بہلا پھسلا کر مرتد بنادیا تھا سینکڑوں لوگوں کی موجودگی میں مرزائیت پر لعنت بھیج کر اسلام قبول کر لیا۔ ان کے نام یہ ہیں۔ جناب محمد علی کورائی، جناب صلاح الدین کورائی، جناب طوطل کورائی، جناب احمد علی کورائی۔

حافظ آباد میں قادیانی کا قبول اسلام

حضرت مولانا محمد الطاف خطیب جامع مسجد قدیم اور جناب حافظ عبدالوہاب کی کوششوں سے جناب ذوالفقار احمد ولد سلطان احمد قوم جٹ مانگٹ اور محترمہ شاہدہ پروین دختر نذر محمد قوم مانگٹ نے ان حضرات کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ استقامت کی دعا ہے۔

قصور میں قادیانی کا قبول اسلام

قصور سے آمدہ اطلاعات کے مطابق جناب جمال الدین آرمی میں ملازمت کے دوران کسی قادیانی کے ہتھے چڑھ گئے اور بیالیس سال تک قادیانی رہے۔ ریٹائرڈمنٹ کے بعد اولاد اور اہلیہ محترمہ کی مسلسل کوششوں کے بعد جناب پروفیسر بشیر الدین کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ اسی طرح گمبٹ سے آمدہ اطلاعات کے مطابق قادیانی عبادت گاہ کے امام جناب محمد نواز نے مجاہد ختم نبوت جناب علامہ احمد میاں حمادی اور حضرت مولانا حفیظ الرحمٰن کی جدوجہد سے قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کر لیا۔

ادارہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مطبوعات

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جس نے ہمیشہ ملت اسلامیہ کی اپنی انفرادیت اور خصوصیات وامتیازات کی بناء پر مستحکم اور ٹھوس خدمات سرانجام دی ہیں فتنہ قادیانیت کی تردید اور عقیدہ ختم نبوت کے حوالے سے مسلم امہ اور خصوصاً بر صغیر پاک وہند کے مسلمانوں کے فکر وعقیدہ اور کردار وعمل کو سنوارنے کی حتی المقدور کوشش کی ہے۔ اس سے ہر صاحب بصیرت واقف ہے اور ایک صدی پر پھیلی ہوئی اس کی خدمات عالم اسلام کے چپہ چپہ پر نمایاں طور پر دکھائی دیتی ہیں۔ اس نے ادنیٰ مداہنت کے بغیر قرآن وسنت کے برخلاف کسی طرح کا سمجھوتہ نہیں کیا۔ اس کا زبان وقلم ہمیشہ باطل کے خلاف نبرد آزما رہا ہے۔ فتنہ قادیانیت کے خلاف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابرین نے بہت سے مناظرے اور مباحثے کئے اور اس کے رد میں بہت ساری کتابیں لکھیں۔ بر سبیل تذکرہ چند کتابوں کے نام یہ ہیں تاکہ قارئین ان سے فائدہ اٹھا سکیں۔ کتابوں کے نام درج ذیل ہے:

نمبر	نام کتاب		مصنف	قیمت
1	خاتم النبیین (فارسی + اردو)		حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ	100
2	مقدمہ قادیانی مذہب و قادیانی قول و فعل		جناب پروفیسر محمد الیاس برنیؒ	150
3	قادیانی مذہب		" "	200
4	تحفہ قادیانیت	جلد اول	حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ	200
5	تحفہ قادیانیت	جلد دوم	" "	200
6	تحفہ قادیانیت	جلد سوم	" "	200
7	تحفہ قادیانیت	جلد چہارم	" "	200
8	احتساب قادیانیت	جلد اول	حضرت مولانا لال حسین اخترؒ	100
9	احتساب قادیانیت	جلد دوم	حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ	150
10	احتساب قادیانیت	جلد سوم	حضرت مولانا حبیب اللہ امرتسریؒ	150

11	احتساب قادیانیت جلد چہارم	حضرت کشمیریؒ، حضرت تھانویؒ، حضرت عثمانیؒ، حضرت میر ٹھیؒ	200
12	احتساب قادیانیت جلد پنجم	حضرت مولانا محمد علی مونگیریؒ	200
13	احتساب قادیانیت جلد ششم	جناب علامہ قاضی سلیمانؒ، یوسف چشتیؒ	200
14	احتساب قادیانیت جلد ہفتم	حضرت مولانا سید محمد علی مونگیریؒ	200
15	رئیس قادیان	حضرت مولانا محمد رفیق دلاوریؒ	150
16	سوانح مولانا تاج محمودؒ	جناب صاحبزادہ طارق محمود صاحب	175
17	مسئلہ رفع ونزول عیسیٰ علیہ السلام	حضرت مولانا عبداللطیف مسعود صاحب	120
18	تحریف بائبل بزبان بائبل	〃 〃	100
19	قومی تاریخی دستاویز	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	150
20	قادیانیت کے خلاف قلمی جہاد	〃 〃	50
21	قادیانی شبہات کے جوابات	〃 〃	100
22	آئینہ قادیانیت	〃 〃	100

بقیہ: امام بخاریؒ

امام صاحبؒ مطلق تھے۔ آپ کی بائیس تصنیفات ہیں۔ بخاری شریف لکھ کر اپنے اساتذہ امام احمد بن حنبلؒ اور ابن المدینیؒ کے سامنے پیش کیا۔ یہ کتاب امام صاحب نے سولہ سال میں مکمل فرمائی۔ امام بخاری کے عہد تک احادیث کے بہت سے مجموعے تیار ہوگئے تھے۔ لیکن ان سب میں صحیح وضعیف ہر طرح کی روایات تھیں۔ آپ نے صحیح مجموعہ تیار کرنے کے لئے ارادہ کیا۔ امیر المومنین فی الحدیث اسحٰق بن راہویہؒ نے اس ارادہ کو اور زیادہ قوی کردیا۔ ایک دن آپ نے امام بخاریؒ سے فرمایا کہ احادیث صحیحہ کا تم مجموعہ تیار کردیتے۔ امام بخاریؒ کے دل میں یہ بات بیٹھ گئی۔ امام بخاریؒ نے الجامع الصحیح کو مسجد نبوی میں تصنیف کیا۔ امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ میں ہر حدیث کے درج کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ سے استخارہ کرتا تھا۔ دو رکعت نفل پڑھتا تھا۔ جب صحت پر انشراح ہوجاتا تب اسے اپنی کتاب میں درج کرتا تھا۔

اس اہتمام کی وجہ سے بعض لوگوں کا قول ہے کہ انہوں نے اسے براہ راست آپ ﷺ سے سنا۔ تراجم

بقیہ صفحہ 64: پر

ادارہ

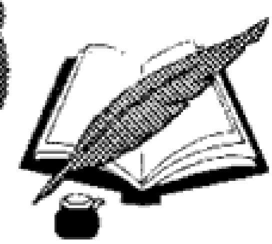

تبصرہ کتب

تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے

نام کتاب : ذخیرۃ الجنان فی فہم القرآن

صفحات : ۳۴۰

قیمت : ۲۲۵

ناشر : میر محمد لقمان برادران سٹیلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ

مخدوم العلماء حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر صاحب دامت برکاتہم اس وقت پاکستان کے سب سے بڑے شیخ الحدیث ہیں۔ آپ نے سالہا سال تک گکھڑ منڈی کی جامع مسجد میں درس قرآن دیا۔ حضرت مولانا محمد نواز بلوچ نے سورۃ بقرہ کے دروس کو اس جلد میں جمع کیا ہے۔ کتاب کی اہمیت کے لئے حضرت شیخ الحدیث کے اسم گرامی کے بعد مزید کسی تعارف کی ضرورت نہیں۔ خدا کرے کہ یہ تمام دروس جمع ہو جائیں تو اسلامیان عالم کے اردو داں طبقہ کے لئے بہت بڑا علمی ذخیرہ ہوگا۔ کتاب کی شان کے مطابق کتابت وطباعت کا اہتمام کیا گیا ہے۔

نام کتاب : تدریس القرآن فی استفادۃ الطالبان

تالیف : حافظ قاری عبدالجبار مجاہد صاحب

صفحات : ۱۶۰

قیمت : درج نہیں

ملنے کا پتہ : مدرسہ فیض القرآن اندرون کچا دروازہ گوجرانوالہ

زیر نظر کتاب ۲۲ سال سے خدمت قرآن کرنے والے ایک ماہر فن استاذ کی تالیف ہے۔ جنہوں نے اپنی ۲۲ سالہ تدریسی دور میں استاذ' طالب علم' مہتمم' والدین میں کہاں کہاں کیا کیا خامیاں محسوس کیں اور تدریس کے فرائض سرانجام دینے والے استاذ کو قدم قدم پر جو رکاوٹیں' پریشانیاں نظر آتی ہیں۔ بعض اوقات استاذ خدمت قرآن سے ہی دستبردار ہو جاتا ہے۔

قاری صاحب موصوف نے تمام پریشانیوں کا حل تجویز فرمایا ہے۔ آداب قرآن‘ تجوید و قرات کی اہمیت‘ تجوید کے بنیادی وضروری قوائد‘ حروف کے مخارج‘ صفات‘ معلم قرآن کے اوصاف‘ قاعدہ پڑھانے کا معیار اور طریقہ ابتداء کے لفظ صاف صاف پڑھنے کی عادت‘ قرآن کریم یاد کرنے کا بہترین طریقہ‘ تعلیمی اوقات کی پابندی‘ امتحانات کی پابندی‘ گردان کی اہمیت جیسے اہم موضوعات پر سیر حاصل اور مفید بحث کی گئی ہے۔ طلبہ اساتذہ حضرات کے لئے یکساں مفید ہے۔ کاغذ کمپوزنگ‘ جلد مناسب ہے۔

بقیہ: امام بخاریؒ

کو نبی کریم ﷺ کے مزار مبارک اور منبر شریف کے درمیان بیٹھ کر تحریر کیا۔ غرض کتاب کا تمام مسودہ مسجد نبوی میں فائنل کیا۔ علماء حدیث کا قول ہے فقہ البخاری فی تراجمہ اور واقعۃً تراجم بخاری ہی کتاب کا نچوڑ ہے۔ لیکن ترجمۃ الباب کے ساتھ حدیث کا تعلق تلاش کرنا بس یہ علماء ہی کا کام ہے۔ حدیث کی تلاش بخاری سے بہت مشکل امر ہے اس لئے کہ امام صاحب ادنیٰ مناسبت سے بھی حدیث لاتے ہیں۔ اصل اس مناسبت کو تلاش کرنا ہی کام ہے۔

بخاری میں بائیس روایات ثلاثی ہیں اور ان میں بیس ثلاثیات کے شیوخ حنفی ہیں۔ دو کی تحقیق نہیں۔ حضرت امام بخاریؒ نے حضرت امام ابو حنیفہؒ اور حضرت امام جعفر صادقؒ سے امتیازی کرم فرمایا ہے۔ جبکہ حضرت امام ابو حنیفہؒ کے شاگردوں کی روایات کو لائے ہیں۔ بعض صغیر ابن تلانذہ کی روایات بھی لائے ہیں۔ امام شافعیؒ کے شاگردوں سے موطا کا سماع بھی کیا۔ لیکن امام مالک کی صرف پانچ روایات لائے ہیں اور وہ بھی حضرت امام شافعیؒ کے حوالہ سے۔

امام محمدؒ کے شاگرد ہیں۔ لیکن ان کی صرف دو روایات لائے ہیں۔ امام مسلمؒ امام بخاریؒ کے شاگرد ہیں لیکن مسلم میں ان کے حوالہ سے کوئی روایت نہیں لائے۔ اس لئے اگر امام ابو حنیفہؒ کی کوئی روایت نہیں لائے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کے نزدیک ان آئمہ کی روایات کا چار سو عالم تذکرہ تھا۔ ان کی روایات کے ضائع ہونے کا اندیشہ نہ تھا۔ محدثین وہ روایات لائے جن کو ان کے نزدیک زیادہ جمع کرنے کی بہت زیادہ ضرورت تھی تاکہ وہ محفوظ ہو جائیں۔ لامع الداری میں ہے سو سے زیادہ بخاری کی شروحات و حواشی اور متعلقات کا تذکرہ ملتا ہے۔ ان میں سب سے زیادہ شہرت فتح الباری کو ہوئی۔ لامع الداری حضرت گنگوہی کے بخاری شریف کے دروس کے افادات ہیں۔

خوشخبری

ایک تحریک...وقت کا تقاضہ

بحمدہ تعالیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اپنے اکابر کے مجموعہ رسائل پر مشتمل احتساب قادیانیت کے نام سے اس وقت تک سات جلدیں شائع کی ہیں۔

(۱)......احتساب قادیانیت جلد اول مجموعہ رسائل	حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
(۲)......احتساب قادیانیت جلد دوم مجموعہ رسائل	حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ
(۳)......احتساب قادیانیت جلد سوم مجموعہ رسائل	حضرت مولانا حبیب اللہ امرتسریؒ
(۴)......احتساب قادیانیت جلد چہارم مجموعہ رسائل	حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ
	حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ
	حضرت مولانا سید بدر عالم میرٹھیؒ
	حضرت مولانا علامہ شبیر احمد عثمانیؒ
(۵)......احتساب قادیانیت جلد پنجم مجموعہ رسائل	صحائف رحمانیہ ۲۴ عدد خانقاہ مونگیر
(۶)......احتساب قادیانیت جلد ششم مجموعہ رسائل	جناب علامہ سید سلمان منصورپوری
	جناب پروفیسر یوسف سلیم چشتیؒ
(۷)......احتساب قادیانیت جلد ہفتم مجموعہ رسائل	حضرت مولانا محمد علی مونگیریؒ

(یہ سات جلدیں شائع ہو چکی ہیں)

اللہ تعالیٰ کو منظور ہے تو جلد ہشتم و نہم حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کے مجموعہ رسائل پر مشتمل ہوگی۔ جلد دہم میں مرزا قادیانی کے نام نہاد قصیدہ اعجازیہ کے جوابات میں امت کے جن فاضل علماء نے عربی قصائد تحریر کئے وہ شامل اشاعت ہوں گے۔ اس سے آگے جو اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا۔

طالب دعا!

(مولانا) عزیز الرحمٰن جالندھری

مرکزی دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

فرما گئے یہ ہادی
لا نبی بعدی
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دار المبلغین کے زیر اہتمام
مدرسہ ختم نبوۃ مسلم کالونی
چناب نگر
زیر سرپرستی
مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم
شاہ نفیس الحسینی
سالانہ
ردِ قادیانیت و عیسائیت کورس
نامور علماء و مناظرین و ماہرین فن لیکچر دیں گے
یکم تا ۲۵ شعبان ۱۴۲۳ھ
بمطابق
۸ اکتوبر تا یکم نومبر ۲۰۰۲ء
کورس میں شرکت کے خواہشمند حضرات کے لیے کم از کم درجہ رابعہ یا میٹرک پاس ہونا ضروری ہے
شرکاء کو کاغذ قلم، رہائش، خوراک، نقد وظیفہ منتخب کتب کا سیٹ دیا جائے گا
کورس کے اختتام پر امتحان ہوگا۔ کامیاب ہونے والوں کو اسناد دی جائیں گی۔ نیز پوزیشن حاصل کرنیوالوں کو اضافی کتب اور نقد انعام دیا جائے گا
داخلہ کے خواہشمند سادہ کاغذ پر درخواست ارسال کریں جس میں نام، ولدیت، مکمل پتہ اور تعلیمی تفصیل لکھی ہو موسم کے مطابق بستر ہمراہ لانا انتہائی ضروری ہے
حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ دفتر مرکزیہ حضوری باغ روڈ ملتان
04524/212611 061/514122

Monthly *Laulak* Multan Regd. No. M-108

اسلام زندہ باد — ختم نبوۃ زندہ باد

31 اکتوبر — یکم نومبر 2002

۲۴، ۲۵ شعبان ۱۴۲۳ھ

بروز جمعرات، جمعۃ المبارک

بمقام مسلم کالونی چناب نگر

فرما گئے یہ ہادی لانبی بعدی

۲۱ ویں سالانہ دو روزہ عظیم الشان ختم نبوۃ کانفرنس

زیر صدارت

مخدوم المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ

امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

عنوانات

- توحید باری تعالیٰ
- سیرت خاتم الانبیاء
- مسئلہ ختم نبوۃ
- حیات عیسیٰ علیہ السلام
- عظمت صحابہ و اہل بیت
- اتحاد امت

ردِ قادیانیت اور جہاد جیسے اہم موضوعات پر علماء، مشائخ، قائدین، دانشور اور قانون دان خطاب فرمائیں گے اہل اسلام سے شرکت کی درخواست ہے

نوٹ: سالانہ ردِ قادیانیت و عیسائیت کورس مدرسہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں ۹ شعبان تا ۲۵ شعبان منعقد ہوگا۔ ان شاء اللہ

دفتر مرکزیہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان

فون نمبرز: ملتان — 061/514122، چناب نگر — 04524/212611

طابع: محمد امان اللہ قادری دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ